تم میرے ہوتے ہو کون
بقلم وردہ زوہیب
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تم میرے ہوتے ہو کون

از

وردہ زوہیب

www.novelsclubb.com

صبح کے ساڑھے چھ بجے کا لگا ہوا الارم مسلسل بج رہا تھا۔اس نے ایک آنکھ کھول کر موبائل تلاش کرنا چاہا۔جو کہ بیڈ پر ہی کہیں روپوش تھا۔سارے بیڈ پر ہاتھ مار رہی تھی کہ کہیں سے موبائل برآمد ہو جائے۔موبائل اس کے پیروں کے سامنے سے برآمد ہوا۔وہ جو بیڈ پر گھڑی کی سوئیوں کی طرح گول گول گھومتی ہوئے سوتی تھی اسی وجہ سے موبائل بھی گردش میں تھا۔اس نے الارم بند کیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اتنی اچھی نہیں تھی کہ اتنے سویرے جاگتی۔لیکن آج اسے ہر حال میں "بھوت" سے پہلے جاگنا تھا۔سات بجے "بھوت" کے جاگنے کا وقت تھا۔اس سے پہلے کہ وہ ناشتے کی ٹیبل پر موجود ہوتا۔اسے اس کی نظروں سے چھپ کر یونیورسٹی کے لیے نکلنا تھا۔وہ اٹھی اور جلدی سے واش روم گئی منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔لباس تبدیل کیا۔نیلی جینز پر سیاہ رنگ کا کرتا جو کہ گھٹنوں تک آ

www.novelsclubb.com

رہا تھا اور سیاہ رنگ کا دوپٹہ پہنا۔ قدیم ٹیلی فون کی تاروں پر جیسے گھنگریالے بال اونچی پونی ٹیل میں باندھے۔ میک اپ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔

اگر "بھوت" نے دیکھ لیا تو صلواتیں سنائے گا۔ میک اپ کا تھوڑا سا سامان اس نے اپنے بیگ میں ڈالا۔ یہ بیگ اس نے کچھ دن پہلے خاص کر یونیورسٹی جانے کے لیے خریدا تھا۔ اپریل کا مہینہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا موسم سرما وقت سے پہلے ہی آرہا ہے۔ اس نے چپل پہنی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔ لاؤنج میں جھانکا کہ کہیں "بھوت" ناشتے کی ٹیبل پر تو موجود نہیں ہے۔ اس نے دیکھا وہ سیڑھیوں سے اترتا آرہا ہے تیزی سے اپنی ٹائی ٹھیک کرتا ہوا. غالباً وہ آفس جانے کے لئے تیار تھا.

"منحوس آدمی۔۔ آج 10 منٹ پہلے ہی جاگ گیا۔" اس نے آہستہ سے دروازہ بند کیا۔ فرار کا کوئی اور راستہ ڈھونڈنے لگی۔ اس کے کمرے سے ایک کھڑکی پیچھے کچن کی طرف کھلتی تھی۔ اس کھڑکی میں سلاخیں نہیں لگی ہوئی تھیں۔ کمرے کی باقی

www.novelsclubb.com

دونوں کھڑکیوں میں سلاخیں تھیں۔ کھڑکی چھوٹی تھی وہ جائزہ لینے لگی کہ اس کو پھلانگ سکتی ہے یا نہیں۔

"میں بھی تو چھوٹی سی ہوں" اس نے زیر لب کہا اور کھڑکی پھلانگنے کی کوشش کی اور کامیاب بھی ہو گئی۔

"آؤچھ" کھڑکی پھلانگتے ہوئے اس کا پاؤں تھوڑا سا مڑ گیا تو اس کی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ لیکن اس نے اپنی چیخ پر قابو پایا کہ کہیں "وہ" سن نہ لے۔ وہ کچن کے پچھلے دروازے سے نکل کر کار پورچ تک آئی۔ جہاں "بھوت" کی گاڑی کھڑی تھی۔ اس کو یاد آیا۔ اس نے اپنے بیگ سے ایک پن نکالا۔۔ اور گاڑی کا ٹائر پنچر کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ تھوڑی دیر میں اسے محسوس ہوا کہ ٹائر کی ہوا نکل رہی ہے۔ اس نے پن واپس بیگ میں رکھا اور ہاتھ جھاڑے۔ ایک سکون سا اس کے اندر اتر گیا۔ جب تک وہ "بھوت" کا کوئی نقصان صبح صبح نہ کر دے اسے مسرت نہیں ملتی تھی۔ وہ تیزی سے گیٹ کھول کر باہر نکل آئی. خوش قسمتی یہ کہ رکشا

www.novelsclubb.com

وہاں پہلے ہی موجود تھا. اس نے رکشے والے کو اشارہ کیا. رکشے والا سامنے آکر رکا تو اس نے یونیورسٹی کا نام بتایا۔

"کتنے لوگے ؟"اس نے اپنی موٹی موٹی آنکھیں دکھا کر رکشے والے سے پوچھا۔

"تین سو۔"رکشے والا بولا تو اسے تپ چڑھ گئی۔

"جنت جانے کے پیسے نہیں پوچھے ہیں. "اس نے دانت چبا کر کہا۔

"آپ کی مرضی باجی میں چلتا ہوں۔"رکشے والا نئی نویلی دلہن کی طرح نخرے دکھا کر جانے لگا تو اس نے روک لیا اور رکشے میں بیٹھ گئی۔فی الحال اسے جلد اس جہنم سے نکلنا تھا۔بعد کی بعد میں دیکھی جائیگی۔

رکشہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔آج اس کے انٹری ٹیسٹ کا رزلٹ تھا۔اور کل "بھوت" نے اسے آخری دھمکی دی تھی۔اگر وہ پاس نہ ہوئی تو۔۔وہ اسے زندہ درگور کر دے گا۔اور وہ جانتی تھی وہ یقینا ایسا کرے گا۔

یونیورسٹی پہنچ کر وہ تیزی تیزی سے بھاگتی ہوئی اندر آئی جہاں پہ کامیاب طلبہ کے نام درج تھے لسٹ میں۔ لیکن وہاں رش بہت زیادہ تھا۔اس سے پہلے کہ اس کے گھر سے فون آجاتا۔اسے اپنا نام لسٹ میں دیکھنا تھا۔رش کو ہٹانے کے لیے اس نے ایک زوردار چیخ ماری۔

"سانپ سانپ بھاگو بھاگو۔۔"اس نے تیز آواز میں کہا تو سب ادھر ادھر ہو گئے۔وہ مطمئن سا ہو کر چلتی ہوئی آگے آئی۔اور اپنا نام تلاش کرنے لگی۔سب نے اسے غصے سے گھورا جس کی اسے قطعاً کوئی پرواہ نہیں تھی۔شروع سے انگلی لسٹ پر رکھی۔پھر آہستہ آہستہ انگلی کو نیچے سرکاتی ہوئی جا رہی تھی۔جیسے جیسے انگلی نیچے ہوتی جا رہی تھی اس کی جان نکلتی جا رہی تھی۔اسے اپنا وجود گردن تک دیواروں میں چنوایا ہوا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بالآخر سیکنڈ لاسٹ نمبر پر اس کا نام تھا۔اس کے خیالوں کی دیوار ایک دم سے گر گئی تھیں۔وہ زندہ درگور ہونے سے بچ گئی تھی۔اسی وقت اس کا موبائل تھرتھرایا۔

"بھوت کالنگ". لکھا ہوا تھا۔اس نے اس کا نمبر بھی اسی نام سے سیو کر رکھا تھا۔اس نے ایک لمبا سانس اندر لے جا کر باہر نکالا۔دل تھام لیا۔اس نے محسوس کیا اس کے ہاتھ لرز رہے ہیں۔پاؤں میں کپکپی طاری ہو گئی ہے۔ہمت کر کے اس نے کال اٹینڈ کی۔

"کہاں ہو تم؟"آگے سے بھاری آواز میں پوچھا گیا تھا۔

"میں یونیورسٹی آئی ہوں."وہ جلدی میں بولی۔

"لسٹ میں نام ہے؟."بھاری آواز ایک بار پھر سے مخاطب ہوا تھا۔

"جی پاس ہو گئی ہوں۔"اس نے جلدی میں کہاں۔

"ہمم"آگے سے صرف یہی جواب آیا۔اور کال کٹ گئی۔

اس کا سانس بحال ہوا۔اس نے پھر سے ایک لمبی سانس اندر لے جا کر منہ کے ذریعے باہر نکالی ہونٹوں کا گول دائرہ بناتے ہوئے۔

■ ■ ■ ■

نوفل نے کھڑکی سے نیچے جھانکا، نیچے دیکھ کر چونک گیا۔رابیل تقریباً کچن کے پچھلے دروازے سے تیزی سے نکل کر باہر کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک ہادی کی گاڑی کے سامنے آکر رک گئی۔وہاں اس نے کیا حرکت کی کہ وہ نہیں دیکھ پایا کہ کار پورچ کی چھت بیچ میں حائل تھی۔اس نے نوٹ کیا وہ کچھ منٹ وہاں کھڑی رہی۔پھر اس کے بعد ہاتھ جھاڑتے ہوئی باہر نکل گئیں اور رکشہ پکڑ کر رکشے والے سے تھوڑی بحث مباحثے کے بعد رکشے میں سوار ہو گئی۔نوفل اس کی یہ ساری کارروائی ملاحظہ فرما چکا تھا۔

"اچھا تو میڈم میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی۔ابھی نیچے جا کے بتاتا ہوں بھائی کو۔م مزا ہی جانا ہے آج تو۔"نوفل نے شیطانی شکل بناتے ہوئے کہا اور نیچے کی طرف بھاگا۔

www.novelsclubb.com

ہادی تیزی سے سیڑھیاں اُترتا ہوا آیا نیچے ناشتے کی میز تک آیا اور کُرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ وہ عجلت میں لگ رہا تھا۔ آسیہ بی بی ناشتہ لگا چکیں تھیں۔ وہ بھی بیٹھ گیں۔

"پھپھو باقی سب کہاں ہیں؟" ہادی نے چائے کپ میں بھرتے ہوئے آرام سے پوچھا۔

"جاگ گئے ہونگے۔ لیکن ابھی باہر نہیں نکلے۔" آسیہ بی بی نے کہا۔

"اُن تینوں چوہوں سے کہیں کے اپنے بلوں سے نکل آئیں۔" ہادی سخت تاثرات کے ساتھ بولا۔

تھوڑی دیر میں کومل بھی آگئی۔ وہ سست روی سے آکر بیٹھ گئی۔ کالج جانے کے لئے تیار تھی۔ نیند سے بوجھل آنکھیں ساری رات جاگنے کی چغلی کھا رہیں تھیں۔ آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔ جیسے نیند پوری نہ ہونے پر ہوتے ہیں۔

"ساری رات لگتا ہے "پڑھائی" کرتی رہی ہو۔۔تمہاری آنکھیں بتا رہیں ہیں۔"
ہادی نے اُسکی آنکھوں کو نوٹ کرتے ہوئے کہا تو وہ چونک گئی۔پھر خود کو سنبھالتے ہوئی چائے پینے لگی۔

اوپر کے پورشن سے نوفل اپنے مخصوص انداز میں سیڑھیاں اُترتا ہوا آرہا تھا۔ایک سیڑھی مس کر دیتا اور دوسری پر چھلانگ لگتا ہوا سیٹیاں بجاتا ہوا۔بہت خوشگوار موڈ میں دکھائی دے رہا تھا۔کوئی گانا گنگناتا ہوا آکر بیٹھ گیا ناشتے کی میز پر۔

"یہ کیا بیہودہ حرکت تھی؟"ہادی نے آنکھیں دیکھا کر پوچھا۔

نوفل نے سوالیہ انداز میں شانے اُچکائے لیکن زبان سے کچھ نہیں کہا۔

"یہ سیٹیاں بجانے والی۔۔"ہادی نے پھر کہا۔

"میرا منہ میری مرضی۔"نوفل نے کہا اور ناشتا شروع کیا۔

"تمہارا یہ منہ میں ایک مکے سے توڑنے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔اور مرضی اس گھر میں صرف میری چلتی ہے۔" ہادی نے کہا تو نوفل جو تھوڑی دیر پہلے ٹارزن بنا ہوا تھا اُسکے غبارے میں سے ہوا ایک سیکنڈ میں نکل گئی۔

"رابیل کہاں ہے؟اسے ساتھ لیکے جانا۔" ہادی نے نوفل کو ہدایت دی۔

"وہ محترمہ جا چکی ہیں مجھ سے پہلے میری بائیک پر لعنت بھیج کر رکشے میں۔کھڑکی سے دیکھا مینے اسے دس منت پہلے فرار ہوتے ہوئے۔وہ بھی پیچھے کچن کی سائڈ سے برآمد ہوئی تھی۔پتہ نہیں کتنے چور راستے بنا رکھے ہیں اُسنے نکلنے کے۔" نوفل نے رابیل سے اپنی ازلی دشمنی نکالتے ہوئے چغلی لگائی۔

ہادی نے ایک دم سے فون کر کے پوچھا کے کہاں ہے وہ اور لسٹ میں نام ہے کہ نہیں۔

"بس اتنا؟بھائی آپ نے پوچھا تو نہیں کہ وہ رکشے پر کیوں گئی وہ بھی چھپ کر اور ناشتہ بھی نہیں کیا"۔رابیل کو ڈانٹ نہیں پڑی تو نوفل کو مزہ نہیں آیا۔

"گھر آئے گی تو پوچھ لونگا۔" ہادی نے آرام سے کہا۔ جانتا تھا آسیہ پھپھو کے سامنے وہ رابیل کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

■ ■ ■ ■

وہ یونیورسٹی سے نکل ہی رہی تھی کہ گیٹ پر نوفل سے ٹکرا ہوا۔ اُسنے ایک نظر نوفل پر ڈالی اور تیزی سے آگے بڑھنا چاہا لیکن نوفل نے بائیک اُسکے آگے لے جا کر اُسکا راستہ روکا۔

"بھائی بہت غصے میں تھے۔ مینے انہیں بتایا کہ تم کیسے چھپ کر فرار ہوئی تھیں پیچھے کچن کی سائڈ سے۔ وہ کہہ رہے تھے تم گھر آؤ گی تو تمہاری کلاس لینگے۔" نوفل نے اسے ڈرانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"عورتوں والی لگائی بھجھائی کی عادت تو پرانی ہے تمہاری۔ لیکن یہ بدلہ ادھار رہا۔ سود سمیت واپس کرونگی۔ اور تمہارے اس ہٹلر بھائی کو تمہاری یونی کے معاشقوں کی داستان سناؤں گی۔ تم کیا سمجھتے ہو صرف تم ہی میری جاسوسی پر یہاں مامور کیے

گئے ہو؟ مجھے بھی اس کھڑھوس نے کہا ہے کہ میں تمہاری پل پل کی خبریں اسکو دوں۔ جو یارانے چل رہے ہیں تمہارے اور جو چل کر ختم ہو چکے ہیں اور جو مستقبل میں چلنے والے ہیں۔" وہ بھی رابیل تھی۔ دھمکی دے کر چلتی بنی۔

وہ پھر بائیک گول گھما کر اُسکے پیچھے آیا۔ وہ تیزی سے چلنے لگی۔ وہ اُسکے چلنے کی رفتار سے بائیک گھسیٹ رہا تھا۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا۔ تم تو ناراض ہی ہو گئیں۔ میری پیاری بہنا۔۔۔" نوفل نے کہا۔

"خبردار جو مجھے بہن کہا تو۔۔ نہیں ہُوں میں تمہاری بہن۔" رابیل نے رُک کر اپنی شہادت کی انگلی اور اپنی موٹی موٹی آنکھیں اسے دکھا کر کہا۔

"اچھا پیاری دوست۔" نوفل پھر بولا۔

"ہمم اپنے پے آئی تو پھڑ پھڑانے لگے۔۔۔" وہ پھر چلنے لگی۔نوفل بھی پھر سے اُسکے پیچھے ہو لیا۔

"ویسے بھائی تمہارا یقین کرینگے نہیں۔" نوفل نے یقین سے کہا تو رابیل نے موبائل نکل کر اسے دکھایا۔

"یہ کس لیے ہے۔۔یقین دلانے کے لیے۔" رابیل نے کہا۔اور رکشے والے کو اشارہ کیا۔اور شاہی سواری میں سوار ہو گی۔نوفل دیکھتا رہ گیا۔

"میں اس لڑکی سے نہیں جیت سکتا۔۔لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں ہمیشہ۔نوفل نے کہا اور بائیک واپس گھمائی۔

■■■■■■

www.novelsclubb.com

معاذ گیٹ کھول کر گھر کے اندر داخل ہوا۔اور بائیک برآمدے میں کھڑی کر کر اندر آ گیا کچن کی طرف۔رات کے دس بج رہے تھے۔اور اسے زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی۔کھانا بنانے والا تو یہاں کوئی نہیں تھا۔اُسنے فرج سے انڈا نکالا اور

آملیٹ بنانے لگا۔ صبح کا بنا ہوا پراٹھا جو کے اُسنے خود ٹیڑھا میڑھا بنایا تھا وہ گرم کیا اور لاؤنج میں پڑے تخت پر بیٹھ کر کھانے لگا۔(چچا جی سو گئے ہونگے۔)اُسنے خود سے ہی کہا۔وہ اکثر خود سے ہی ہمکلام ہوتا تھا۔گھر میں اسے اور چچا ریاض کے سوا کوئی نہیں تھا۔ چھوٹا سا دو کمروں کا یہ کواٹر تھا جو سرکار کی طرف سے ریاض صدیقی کو ملا ہوا تھا۔دنیا میں اُسکا واحد سہارا اُسکے چچا ریاض ہی تھے۔اُسکے والدین بس کے حادثے میں جانبحق ہو چکے تھے۔اُسکے بعد ریاض صدیقی نے اُسکی کفالت کی تھی۔وہ اُسکے بھائی کی ایک ہی نشانی تھی۔وہ اس پر جان چھڑکتے تھے۔اسے تعلیم دلوائی۔اور آج اس نے یونیورسٹی میں انٹری ٹیسٹ پاس کیا تھا اور وہ بہت خوش تھا۔اُسنے عزم کیا تھا کے وہ ایک دن کچھ بن کر دکھائے گا۔پڑھائی کے علاوہ بھی اُسکے کچھ مشغلے تھے۔لکھا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔اپنے جذبات کی عکاسی شاعری اور ناولز کے ذریعے کرتا تھا۔ناولز میں وہ زندگیاں جیتا تھا جو اُسکی خواہش تھی جینے کی۔اُن کرداروں کو لکھتا تھا جو حقیقت میں اسے نظر نہیں آتے تھے۔اُسکی

www.novelsclubb.com

شخصیت غریب ہونے کے باوجود سحر انگیز تھی۔اسے کسی کو متوجہ کرنے کے لئے برانڈڈ کپڑے، جوتے مہنگی گھڑی، خوشبو، گاڑی اور بنگلے کی ضرورت نہیں تھی۔ اُسکی سحر انگیز آنکھیں ہی مقابل کو چاروں شانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔اُسکے چہرے پر ہمیشہ ہلکی سے داڑھی رہتی تھی۔وہ کبھی کلین شیو میں نظر نہیں آتا تھا۔کلف لگے کاٹن کے قمیض شلوار میں بھی وہ مردانا وجاہت کا شاہکار لگتا تھا۔قسمت میں پیسہ نہیں تھا۔لیکن اُسکی گڈ لک ورثے میں اسے اپنے باپ دادا سے ملی تھی۔

وہ کھانا ختم کر چکا تھا۔اٹھا اور چچا ریاض کے کمرے کا دروازہ کھولا آرام سے۔وہ گہری نیند سو چکے تھے۔آج اسے آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ورنہ سونے سے پہلے وہ اپنے پیارے چچا سے لمبی گفتگو ضرور کرتا تھا۔اُنکے بچپن اور جوانی کے قصے، اُنکی سرکاری نوکری کی روداد، اُنکی ناکام شادی کی داستان۔۔سب اسے ازبر ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اُسنے آہستہ سے دروازہ بند کیااور اپنے کمرے میں چلا آیا۔یہ کمرہ اُسکی جائے پناہ تھا۔یہ چھوٹا سا گھر اسے عزیز تھا۔اُسکے کمرے میں ایک جگہ مخصوص تھی لکھنے کے لئے۔وہ مختلف اخبارات میں کالم وغیرہ بھی لکھتا تھا۔ادب کی دنیا میں اس کا ایک نام بن چکا تھا۔بہت سے لوگ اس کا نام جانتے تھے۔لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس سے آج تک دیکھا نہیں تھا۔اس نے اپنا آپ اپنے قارئین پر ظاہر نہیں کیا تھا۔اس کی ذات اس کی قارئین کے لیے ایک معمہ تھی۔لڑکیاں اس کے ناول پڑھ کر اس کی پرستار تو بن چکی تھیں۔اور اس کو دیکھنے کی بھی خواہش مند تھیں۔لیکن وہ اپنے پرستاروں سے چھپتا پھرتا تھا۔وہ ایسا ہی تھا۔نہ جانے کتنے رجسٹر کے صفحات اب تک وہ کالے کر چکا تھا۔وہ محبت پر لکھتا تھا۔ایک اسی جذبے پر جس سے ابھی وہ خود گزرا نہیں تھا۔وہ محبت جیسے حسین جذبے کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔مگر محبت کی نہیں جاتی،ہو جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے انتظار تھا۔اس ذات کا جو اُسکا وجود محبت سے معطر کر دے۔ نیند تو اسے آ رہی تھی لیکن سونے سے پہلے جب تک وہ کاغذ پر کچھ لکھ نہ لے اسے نا نیند آتی تھی نہ چین۔ صبح اس کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔وہ نئے ماحول اور نئی جگہ کے لیے کافی پر جوش بھی تھا۔

■■■■■■

رابیل گھر واپس آئی اور آرام سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔دوپہر کے اس وقت وہ پر سکون تھی۔عبدالہادی گھر پر نہیں ہوتا تھا اس وقت۔وہ آفس میں ہوتا تھا۔وہ سارا دن ہی آفس میں رہتا تھا۔بس رات کو گھر آتا تھا۔سارا دن اس کا پر سکون گزرتا تھا۔وہ پورے گھر میں دندناتی پھرتی تھی۔ لیکن جیسے ہی رات ہوتی تھی۔اور عبدالہادی کی گاڑی کی ہارون کی آواز آتی تھی۔وہ اپنے کمرے میں چھپ جاتی۔عبدالہادی اس کے کمرے میں نہیں آتا تھا۔اور نہ ہی نوفل۔دو سال پہلے اس نے آسیہ پھپھو سے فرمائش کر کے اپنا الگ کمرہ سیٹ کیا تھا۔وہ بچپن سے آسیہ بی بی

www.novelsclubb.com

کے ساتھ سوتی تھی ان کے کمرے میں۔ لیکن اسے اپنے کمرے کی خواہش جاگی تو اس نے آسیہ بی بی سے اس خواہش کا اظہار کیا۔ آسیہ بی بی سوچ میں پڑ گئیں۔ بہت منت سماجت کرنے کے بعد اس کو اپنا الگ کمرہ مل گیا۔ آسیہ بی بی نے کہا تھا کہ اسے تسلی نہیں ہو گی اگر وہ اکیلی سوئے گی تو۔ پھر انہوں نے رابیل سے وعدہ لیا کہ وہ ہر وقت اپنے کمرے کا دروازہ لاک رکھے گی۔ اور عبدالہادی اور نوفل کو بھی آسیہ بی بی نے وارننگ دی تھی کہ کوئی بھی رابیل کے کمرے میں قدم نہیں رکھے گا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس چڑیل کے کمرے میں جانے کا۔" نوفل نے یہ جواب دیا تھا۔

"آپ کو لگتا ہے کہ میں اس کے کمرے میں جاؤنگا؟ میں اس کی شکل دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جلد از جلد اس گھر سے دفان ہو جائے۔ اور آپ اسے کمرہ الگ کر کے دے رہی ہیں۔ اور اوپر سے مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ میں اس

www.novelsclubb.com

کے کمرے میں نہ جاؤں؟ آپ کو لگتا ہے کہ میں اس کے کمرے میں جاؤں گا؟"

آسیہ بی بی کی اس بات پر عبدالہادی برہم ہو گیا تھا۔

بظاہر تو وہ آرام سے لگ رہی تھی۔ لیکن اپنی صبح والی حرکت پر تھوڑا پریشان بھی تھی۔ اور اسے نوفل پر غصہ بھی بہت آ رہا تھا۔ اس نے خود سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ عبدالہادی کا خوف اپنے اندر سے نکال کر پھینک دے گی۔ اور اسی عہد کو پورا کرنے کے لیے آج صبح صبح اس نے اتنا بڑا معرکہ سر کر لیا تھا۔ اس کا انجام کیا ہو گا وہ نہیں جانتی تھی۔ اس کی یہ حرکت عبدالہادی کے لیے ایک پیغام تھی کہ "میں تم سے نہیں ڈرتی"۔ لیکن جیسے جیسے ہی سورج ڈوبنے لگا ساتھ ساتھ اس کا دل بھی ڈوب رہا تھا۔ رات ڈھل چکی تھی اور عبدالہادی کے گھر آنے کا وقت آ گیا تھا۔ اس نے خود کو کمرے میں بند کر دیا۔ اور بہت ساری ہمت اپنے اندر جمع کی۔ سب سے پہلے تو وہ اسے یہ موقع ہی نہیں دینا چاہتی تھی کہ اس کے سامنے جائے۔ اور اگر وہ سامنے آپ بھی گیا اور اس کو کچھ کہہ بھی دیا تو آج اس نے عہد کیا تھا کہ عبدالہادی کو

www.novelsclubb.com

کھری کھری سنائے گی۔آج خوف کی ساری دیواریں گرادے گی۔لیکن بے وقوف لڑکی نہیں جانتی تھی کہ وہ آج پھر سے کمرے میں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔صرف عبدالہادی کے خوف سے۔او پچھلے دو سال سے پریکٹس کر رہی تھی۔اس خوف کو اپنے اندر سے نکالنے کی۔لیکن وہ نہیں جانتی تھی۔کہ بچپن کے واقعات اور بچپن کی خوف ساری زندگی انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔انسان چاہ کر بھی اس خوف سے نہیں نکل پاتا۔انسان کا بچپن اس کی ساری زندگی پر حاوی ہوتا ہے۔

اس نے ٹائم نوٹ کیا۔عبدالہادی اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا ہو گا۔عبدالہادی اور نفل دونوں اوپر کے پورشن میں رہتے تھے۔اور رابیل کومل اور آسیہ بی بی نیچے کے پورشن میں رہتیں تھیں۔یہ فیصلہ آسیہ بی بی کا تھا۔

www.novelsclubb.com

گرمی کا موسم شروع ہو چکا تھا۔اس بار گرمیاں اپریل میں ہی نمودار ہو گئی تھیں۔اسی بڑھتی ہوئی گرمی کی وجہ سے اسے پیاس لگی۔وہ ٹھنڈا پانی پینے کی طرف سے کچن میں آئی۔پوری تسلی کی کہ عبدالہادی اپنے کمرے میں اوپر چلا گیا

ہے۔اس نے فریج کھولا اور پانی بھرنے لگی۔پانی پی کر اس نے گلاس رکھا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

اُفّف ان قدموں کی آہٹ کو وہ سینکڑوں میں پہچان سکتی تھی۔ان قدموں کی آہٹ بھی مخصوص قسم کی تھی۔اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔اس نے محسوس کیا کہ وہ آہستہ آہستہ چل کر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا ہے۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔سارے دن کی جمع کی ہوئی ہمت جواب دینے لگی تھی۔

"اگر مجھے یونیورسٹی میں تمہارے کسی بھی چکر کا پتہ چلا تو میں تمہارے چہرے پر تیزاب پھینکنے سے پہلے ایک لمحہ بھی نہیں سوچوں گا کہ تم میرے پاس کسی کی امانت ہو۔" وہ اپنی وحشی آنکھیں اس پر جما کر بولا۔اس نے گردن موڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کتنی دعائیں کیں تھیں اس نے کہ یہ آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں۔دنیا میں شاید ہی کسی چیز سے اسے اتنا خوف آتا تھا جتنا ان آنکھوں سے آتا تھا۔

اس نے عبدالہادی کی آنکھوں میں دیکھا. اسے خود سے کیا ہوا عہد یاد آیا. اپنے خوف کی دیوار گرانے کا عہد۔۔ عبدالہادی کو یہ بتانے کا عہد کے وہ اس سے نہیں ڈرتی ہے اب۔ وہ کہنا چاہتی تھی اس سے کہ تم کون ہوتے ہو میرے چہرے پر تیزاب پھینکنے والے؟ تم کون ہوتے ہو مجھ پر اتنی پابندیاں لگانے والے؟ تم کون ہوتے ہو آخر؟ لیکن اس کے سارے کے سارے الفاظ اس بار بھی اس کے دل میں ہی رہ گئے۔ وہ اس کی آنکھوں کی حدت تک برداشت نہیں کر پائی اور اپنی آنکھیں جھکا لیں۔ ہاتھ سے پکڑے ہوئے گلاس پر اپنی گرفت مضبوط کی۔ کچھ بولنے کے لئے۔

"میں نے آج تک کوئی ایسا کام کیا ہے جو آپ مجھے یہ دھمکی دے رہے ہیں؟" بہت ساری ہمت جمع کر کے اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

"آج تک تو نہیں کیا لیکن اب ضرور کرو گی۔" آگے سے جواب آیا تھا۔

"کیوں اب ایسا کیا ہو گیا؟" رابیل نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اب تم نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے۔وہاں کا ماحول۔۔وہاں کی مخلوط پڑھائی۔۔ وہاں کی رنگینیاں۔۔میں بالکل بھی اس چیز کے حق میں نہیں تھا۔لیکن پھپھو کی ضد کے آگے ہار مان گیا۔"عبدالہادی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں کسی انسان کو جاننے کے لیے آٹھ سال کافی ہوتے ہیں۔میں کیسی ہوا تنا تو آپ جان ہی گئے ہوں گے اب تک۔"آج رابیل سارے حساب برابر کرنا چاہتی تھی۔اسی لیے وہاں کھڑی رہی۔تاکہ اس کے ہر سوال کا جواب دے۔اور اس کو یہ باور کرائے کہ اب اس کے اندر بہت ساری ہمت آگئی ہے۔

"رابیل انصاری میرا ماننا ہے کہ "خون" بولتا ہے۔"عبدالہادی نے لفظ خون پر زور دے کر کہا۔تو رابیل نے ایک زخمی نظر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے مت دیکھو میری طرف۔میں تمہیں صرف یہ باور کرانا چاہتا ہوں۔کہ تمہاری ذرا سی غلطی۔میری ساری عمر کی کمائی ہوئی عزت کو ملیامیٹ کر سکتی ہے۔کوئی نہیں جانتا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو۔یہ دنیا تمہیں میرے گھر

کے ایک فرد کے طور پر پہچانتی ہے۔ تمہارا ایک غلط قدم ہمارے پورے خاندان کی بدنامی کا باعث ہو گا۔ تم جو کرو گی وہ کومل کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہو گا۔ لوگ صرف اتنا سمجھتے ہیں کہ تم آسیہ پھپھو کے مرحوم شوہر کی بھتیجی ہو۔ ہمارے خاندان میں سے ہی ہو۔ رابیل انصاری کوئی نہیں جانتا کہ تم کون ہو۔ دنیا تمہیں ہمارے حوالے سے جانتی ہیں۔" عبدالہادی نے کہا تو رابیل کا روم روم جل اٹھا۔ اس نے تھوک نگلا اور پھر سے کچھ بولنے کی ہمت جمع کی۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کی توقعات پر کبھی بھی پورا نہیں اتروں گی۔ میرا وعدہ ہے آپ سے۔ میں اس گھر سے جاؤ گی تو عزت کے ساتھ جاؤں گی۔ نہ اپنی عزت کبھی خراب کروں گی نہ آسیہ پھپھو کی۔۔" رابیل نے کہا۔ اسے محسوس ہوا اس کے پاؤں میں لرزش شروع ہو چکی ہے۔ وہ ہمت ہار رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"جو حرکت تم نے آج صبح کی ہے اس کے بعد میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔" عبدالہادی نے کہا تو رابیل نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"ایک بد چلن اور آوارہ ماں کی بیٹی سے اور امید ہی کیا لگا سکتا ہوں میں۔۔"

عبدالہادی نہ طنزیہ مسکراہٹ سے کہا اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

رابیل نے اپنے ہاتھ پر پکڑا ہوا گلاس زور سے زمین پر مارا۔ شیشہ ٹوٹنے کی آواز سیڑھیاں چڑھتے ہوئے عبدالہادی نے سن لی تھی۔ وہ ایک پل کو رُک گیا۔ ایک گہری سانس لی۔۔ اور آگے بڑھ گیا۔

رابیل تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی اور زور سے دروازہ بند کیا۔ "ٹھاہ" کی آواز پورے گھر میں گونج اٹھی تھی۔

■ ■ ■ ■

آج اس کہ یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔ سر نعیم پتہ نہیں کیا بولے جا رہے تھی رابیل کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اُسنے ایک ہاتھ سے جماہی روکنے کی ناکام کوشش کی۔ پھر کلاس کے اطراف میں نظر گھما کر سب کا جائزہ لینے لگی۔ (شاید میرا ہیرو یہاں ہی مل جائے) اُسنے دل میں سوچا۔ کچھ لڑکے اسے ہیرو ٹائپ لگے تھے۔

لیکن پھر اچانک اسے ہادی کی کل رات والی دھمکی یاد آئی۔وہ خطرناک ترین دھمکی۔۔

اسکو ایک کرنٹ سا لگا۔۔وہ جانتی تھی ہادی ایسا ضرور کریگا۔وہ اپنے ارمانوں پر فاتحہ پڑھ کر پھر سے سر نعیم کی طرف متوجہ ہوئی۔

وہ چاہتی تو ہادی سے چھپ کر یہاں اپنا ہیرو تلاش کر لیتی لیکن ہادی کا مقرر کردہ جاسوس نوفل پہلے سے یہاں موجود تھا۔

(میں ہادی کے مرنے کی دعائیں کیوں مانگتی ہوں؟میں خود اپنے ہاتھوں سے اسے کیوں نہیں مار دیتی؟)اچانک ایک شیطانی خیال اُسکے دماغ میں جلوہ افروز ہوا تھا۔(یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا؟)اسکو افسوس ہوا۔وہ کلاس میں تو تھی لیکن جسمانی طور پر۔۔ذہنی طور پر تو وہ کہیں اور ہی ہوتی تھی ہر وقت۔اُسکا دماغ چوبیس میں سے بارہ گھنٹے بس ہادی کو سوچتا تھا۔

سوچے سوچتے اُسکی نظر کلاس میں موجود ایک لڑکے اور ٹھہر گئی۔ وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔ سفید رنگ کے کلف لگے کپڑوں میں وہ روشن پیشانی والا لڑکا غور سے لیکچر سن رہا تھا۔ اُسکی سیاہ چمکدار آنکھیں سر نعیم پر مرکوز تھیں۔ بلکل ہلکی سی داڑھی اسے مزید پرکشش بنا رہی تھی۔ لیکن رابیل اُسکے خدوخال میں نہیں بلکہ کسی اور سوچ میں گم ہو گئی تھی۔

(مینے اسے کہاں دیکھا ہے۔؟) وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ (نہیں مینے اسے نہیں دیکھا۔۔ مینے اس جیسا کوئی دیکھا ہے۔۔ لیکن کہاں؟) وہ اُلجھن کا شکار ہو گئی۔ (کیا اسکی شکل کسی فلمی اداکار جیسی ہے؟) اُسنے ذہن پر زور دیا کہ وہ کسی ہیرو سے تو مشابہت نہیں رکھتا۔ (نہیں۔۔ مینے اسے دیکھا ہے۔۔ نہیں نہیں۔۔ مینے اس جیسا کوئی دیکھا ہے۔۔ مگر کہاں) وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس لڑکے کو محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ اُسنے نظر گھما کے دیکھا تو رابیل اسے دیکھتی جا رہی تھی۔ اُسکے یوں اچانک دیکھنے پر رابیل چونک گئی اور اپنی نظریں نیچے ریجسٹر پر جھکا

www.novelsclubb.com

لیں اور پیں اٹھا کر کچھ لکھنے لگی۔رابیل کو حد درجہ شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔(وہ کیا سوچے گا۔۔کہ میں کیوں اسے دیکھ رہیں تھی۔۔)رابیل کو پچھتاوا ہوا۔(اتنا لو سٹینڈرڈ نہیں میرا جو اسے دیکھوں۔۔پتہ نہیں کس خوش فہمی میں مبتلا ہو گیا ہو گا وہ۔(تم بھی رابیل ہر ایرے غیرے کو دیکھ لیتی ہو)اُسنے خود کو ملامت کی۔

****

"پھوپھو آپ نے کہا کہ وہ اس گھر میں رہے گی میں نے آپ کی بات مان لی۔آپ نے کہا اسے الگ کمرہ چاہیے میں نے اجازت دے دی۔آپ نے کہا وہ اچھے تعلیمی ادارے میں پڑھے گی میں نے اس کا سارا خرچہ اٹھایا۔آپ نے کہا جو آسائشیں کومل کو میسر ہیں وہ ساری کی ساری اسے میسر ہوں،میں نے آپ کی یہ بات بھی مان لی۔آپ نے اسے اتنا سر چڑھ آیا۔میں چپ چاپ برداشت کرتا رہا۔آپ نے کہا کہ وہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرے گی۔میں نے دل پر پتھر رکھ کر آپ کی یہ بات بھی مان لی۔حالانکہ میں اس کے حق میں بالکل بھی نہیں تھا۔اب آپ بھی

www.novelsclubb.com

اسے سمجھائیں کہ وہ میری بات مانے۔وہ یونیورسٹی جائے گی بھی نوفل کے ساتھ اور واپس بھی اسی کے ساتھ آئے گی۔میں ہر گز اسے اجازت نہیں دوں گا کہ وہ رکشوں میں گھومتی پھرے۔میری زمانے میں ایک عزت ہے۔وہ میرے گھر سے نکلتی ہے صبح صبح۔۔اڑوس پڑوس کے لوگ اسے میرے گھر کا فرد سمجھتے ہیں۔وہ ہمارے خاندان کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے۔پڑوسی دیکھیں گے تو کیا سوچیں گے۔کہ اکیلی لڑکی رکشے میں آجارہی ہے۔اس طرح تو میری ساخت متاثر ہو گی۔"عبدالہادی رات کو آسیہ بی بی کے کمرے میں بیٹھا ہوا ان کی گود میں سر رکھے کہہ رہا تھا۔

"میں نے سمجھا دیا ہے وہ آئندہ ایسی حرکت نہیں کرے گی۔جب میں تم سے کہتی ہوں کہ میں ہوں اس کو سنبھالنے کے لیے،تو تم کیوں پریشان ہوتے ہو اس کے حوالے سے؟"آسیہ بی بی نے اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں پریشان ہوں اس کے حوالے سے پھوپھو۔ میں صاف صاف کہہ رہا ہوں مجھے اس پر بھروسہ نہیں ہے۔ خامخواہ میں یہ رابیل نامی طوق آپ نے پچھلے آٹھ سال سے اپنے اور میرے گلے میں لٹکایا ہوا ہے۔ ہر وقت مجھے اس کی طرف سے دھڑکا لگا رہتا ہے۔ کہ یہ لڑکی ابھی کچھ غلط کر دے گی۔" عبدالہادی اس وقت آٹھ سالہ بچے کی طرح آسیہ بی بی کی گود میں سر رکھے ان سے شکوہ کرتا جا رہا تھا۔ جب وہ آسیہ بی بی کے پاس ان کے کمرے میں ہوتا۔ تو وہ اٹھائیس سال کا مرد نہیں بلکہ آٹھ سال کا بچہ بن جاتا تھا۔

آسیہ بی بی بیوہ تھیں۔ اور بے اولاد بھی تھیں۔ شادی کے دس سال انہیں اولاد نہیں ہوئی۔ اور پھر ان کے شوہر بھی وفات پا گئے۔ تب سے لے کر وہ اپنے بھائی کے گھر میں رہ رہی تھیں۔ انہوں نے عبدالہادی، نوفل اور کومل کو اپنی اولاد کی طرح سمجھا اور پالا تھا۔ پھر جب رابیل اس گھر میں آئی۔ تو اسے بھی سینے سے لگا لیا۔ آسیہ بی بی

www.novelsclubb.com

کو خدا نے اولاد نہیں دی تھی۔ لیکن ان کے اندر ماما کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

آسیہ بی بی کو رابیل کی ماں کے کہے ہوئے آخری الفاظ پچھلے آٹھ سال سے یاد تھے۔ جو نے اپنی موت سے صرف 15 منٹ پہلے آسیہ بی بی کو کہے تھیں۔

(میری بیٹی آپ کے پاس میری امانت ہے۔ میرے واپس آنے تک۔۔۔ اپنے بھائی کے بچوں اور میری بیٹی کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیجئے گا۔ میں اسے آپ کے سائے میں چھوڑ کر جا رہی ہو۔ میرے واپس آنے تک میری امانت میں خیانت مت کیجئے گا۔) یہ آخری الفاظ آسیہ بی بی کو کہہ کر رابیل کی ماں دوبارہ کبھی واپس آئی ہی نہیں تھی اس گھر میں۔ اور تب سے لے کر آسیہ بی بی نے اس امانت کو سامبھ سامبھ کر رکھا ہوا تھا۔ آسیہ بی بی نیک خاتون تھیں۔ اپنے رب سے ڈرنے والی۔ وہ سمجھتی تھیں کہ خدا روزِ محشر اس سے سوال کرے گا رابیل کے متعلق۔

www.novelsclubb.com

"ہادی تمہیں میری پرورش پر بھروسہ نہیں ہے۔؟" ہادی کی باتوں سے آسیہ بی بی کا دل دکھا تھا۔

"آپ جتنی اچھی پرورش کر لیں پھوپھو۔ لیکن خون اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے۔" عبدالہادی نے کہا تو آسیہ بی بی کا دل زخمی ہو گیا۔

"مت کرو ایسی باتیں ہادی۔ وہ بیچاری اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ کیوں ایک مری ہوئی عورت کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہو؟ کیوں اس بے چاری کی روح کو عذاب دیتے ہو؟" آسیہ بی بی نے افسوس سے کہا۔ ہادی ہنوز اُن کی گود میں سر رکھے ہوئے تھا۔

"اور جو عذاب میری اور میری ماں کی روح کو ملے ہیں اس عورت کی وجہ سے؟ اُنکا کیا؟ کیا میری ماں انسان نہیں تھی؟ کیا قصور تھا میری ماں کا؟ وہ عورت آئی اور پل بھر میں میرا ہنستا بستا گھر اجاڑ کر چلی گئی۔ کیسے بھول سکتا ہوں میں وہ قیامت کے لمحات؟ رابیل کی شکل میں مجھے وہ عورت نظر آتی ہے۔ اس کا سایہ ابھی بھی اس گھر

میں رابیل کی صورت میں موجود ہے۔اور جب تک یہ نحوست ہمارے گھر میں ہے۔تب تک مجھے دھڑکا لگا ہی رہے گا اس کے حوالے سے۔۔۔"عبدالہادی نے اس بار اُنکی گود سے سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔آسیہ بی بی نے دیکھا اس کی آنکھوں کے کنارے سرخ ہو گئے تھے۔وہ جب بھی رابیل کی ماں کو یاد کرتا تھا۔اس کی آنکھوں میں اسی طرح سے وحشت آجاتی تھی۔

("تم ایسے تو نہیں تھے ہادی۔۔تم تو ایک بہت معصوم اور پیارے سے لڑکے تھے ۔۔تمہیں کیا ہو گیا ان آٹھ سالوں میں؟کہاں سے تمہارے اندر اتنی نفرت اور وحشت آگئی ہے؟")یہ باتیں آسیہ بی بی نے اپنے دل میں کہیں تھیں۔ہادی کے سامنے زبان سے نہیں۔وہ یہ سب باتیں کہہ کر ہادی کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھیں۔وہ جانتی تھی ہادی ذہنی طور پر پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہے۔

"اچھا تم بیٹھو میں تیل سے تمہارا سر مالش کر دیتی ہوں۔نیند اچھی آئے گی تم کو۔" آسیہ بی بی نے اس کا موڈ خوشگوار کرنے کے لیے کہا۔اور سائیڈ ٹیبل سے تیل نکال

www.novelsclubb.com

کر اس کے سر پر ملنے لگیں۔وہ نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔اور آسیہ بیبی بیڈ پر بیٹھ کر اب اس کے سر پر تیل مالش کرتی جا رہی تھیں۔عبدالہادی کو اب سکون مل رہا تھا۔

"آپ کے دل کی طرح آپ کے ہاتھ بھی نرم ہیں۔بہت سکون ملتا ہے مجھے۔جب آپ میرے سر پر اس طرح سے مالش کرتی ہیں تو۔میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی آپ کو بہت لمبی زندگی دے۔میں آپ کی بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ماں باپ کے بعد آپ ہی میرا سہارا ہیں۔اگر آپ نہ ہوتی تو ڈیڈ کی موت کے بعد میں ٹوٹ جاتا اندر سے۔مگر آپ نے مجھے اور میرے بہن بھائیوں کو سنبھالا۔" ہادی بند آنکھوں سے کہتا جا رہا تھا۔تیل مالش کی وجہ سے اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا یہ بتاؤ تم نے رابیل کو کچھ کہا تو نہیں نہ؟"آسیہ بی بی نے تصدیق چاہی تو ہادی ابرو اچکائے۔

اسی وقت دروازہ کھلا اور رابیل تیزی سے اندر آئی۔ پھر ایک دم سے عبدالہادی کو دیکھ کر چونک گئی۔ اور سوچنے لگی کہ کس بہانے سے واپس جاؤں۔

ہادی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"میں چلتا ہوں پھپھو مجھے نیند آ رہی ہے ہے۔" ہادی ایک دم سے کھڑا ہوا۔ اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بیٹا کوئی کام تھا۔" آسیہ نے رابیل سے پوچھا۔

"سر پر تیل مالش کروانا تھا آپ سے سر دکھ رہا تھا میرا۔ مگر اب تو آپ کے ہاتھ ہی گندے ہو گئے۔" رابیل کہہ کر واپس چلی گی۔ آسیہ اس کا مطلب سمجھ گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

■ ■ ■ ■ ■

معاذ اس لڑکی کی نظروں سے پریشان تھا۔ اگر ایسا ایک بار ہوتا تو وہ نظر انداز کر دیتا لیکن ایسا بار بار ہونے لگا تھا۔ وہ لڑکی اس سے دیکھتی تھی۔ کیوں دیکھتی تھی اسے

نہیں معلوم۔کلاس کے علاوہ بھی اسے محسوس ہوتا کہ وہ لڑکی سے دیکھ رہی ہوتی تھی۔(کیا وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے؟)معاذ نے سوچا۔پھر اپنی ہی سوچ کو رد کر دیا۔وہ لڑکی دکھنے میں کسی امیر گھرانے کی لگتی تھی۔شکل سے بھی اچھی تھی۔اس کو بھلا کیا ضرورت تھی معاذ جیسے ایک غریب لڑکے میں دلچسپی لینے کی۔لیکن پھر بھی معاذ اس لڑکی کی نظروں سے پریشان تھا۔وہ لڑکیوں کی طرف نہیں دیکھتا تھا۔اس کی سوچ عام لڑکوں سے مختلف تھی۔وہ ایک لکھاری تھا۔بہت گہرا سوچتا تھا۔اس نے آج تک نظر بھر کر اس لڑکی کو دیکھا بھی نہیں تھا۔اس کے خدوخال کیسے تھے اس نے غور نہیں کیا تھا۔اس نے صرف محسوس کیا تھا کہ وہ اس کو دیکھتی ہے۔کچھ بولتی بھی نہیں۔اور اگر معاذ کبھی اس کو دیکھ لے،تو حقارت سے نظریں دوسری طرف پھیر لیتی تھیں۔جیسے کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔وہ مغرور لگتی تھی۔کلاس میں کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی۔نہ ہی تو اس نے کسی سے آج تک دوستی کی تھی۔وہ ایک کونے میں جا کر بیٹھ جاتی تھی۔اور کلاس ختم

www.novelsclubb.com

ہونے کے بعد وہ دوسری ڈیپارٹمنٹ کے ایک سینئر لڑکے کے ساتھ گھومتی تھی۔وہ اسی لڑکے کے ساتھ آتی جاتی تھی یونیورسٹی۔وہ لڑکا اس کا کون تھا یہ اندازہ لگانا مشکل تھا۔ کبھی ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ دونوں بہن بھائی ہیں۔اور کبھی معاذ کا یہ خیال غلط ثابت ہو جاتا تھا۔ کبھی اس لڑکے سے اس طرح سے بات کرتی تھی جیسے دونوں کے بیچ بہت گہری دوستی ہے۔اور کبھی دونوں بات ہی نہیں کرتے تھے کئی کئی دنوں تک۔اس نے اتنا اندازہ لگا ہے کہ شاید وہ دونوں آپس میں کزنز ہیں۔

رابیل نے کلاس کی لڑکوں میں سے نہ کسی سے دوستی کی تھی۔اور نہ ہی آج تک کسی سے بات کی تھی بلاضرورت۔لڑکوں سے تو کیا اس کی کسی لڑکی سے بھی کوئی دوستی نہیں تھی۔معاذ کے لیے اب وہ لڑکی ایک پراسرار شخصیت بن گئی تھی۔

معاذ کو فطری طور پر اس لڑکی میں دلچسپی محسوس ہونے لگی تھی۔دلچسپی کی سب سے پہلی وجہ تو یہ تھی کہ وہ معاذ کو دیکھتی تھی۔دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ کسی سے

www.novelsclubb.com

بھی بات نہیں کرتی تھی۔اور اگر کوئی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا تو آگے سے اچھی خاصی "عزت افضائی" کر دیتی تھی۔اور اتنی زیادہ "عزت افزائی" کے بعد کسی لڑکے میں اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ دوبارہ اس سے بات کرے.

معاذ اس کے نام کے علاوہ وہ اور کچھ بھی نہیں جان پایا تھا۔

اس کو شاید معلوم نہیں تھا کہ کلاس کی لڑکوں نے اس کا نام " گھنگریالے بالوں والی چڑیل "رکھا تھا۔کچھ ہی عرصے میں سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ الگ ٹائپ کی لڑکی ہے۔ہو فرینک ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔پھر آہستہ آہستہ سب نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔معاذ کو اس کی یہ بات بہت اچھی لگی تھی۔وہ بہت محتاط رہتی تھی۔لڑکوں سے بلاوجہ بے تکلف ہونے والی لڑکیاں معاذ کو پسند نہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

آج بھی معاذ نے نوٹ کیا کہ وہ اسے دیکھ رہی ہے۔اب معاذ اس کی طرف نہیں دیکھتا تھا اس کو چونکانے کے لیے۔اسے یہ باور کراتا تھا کہ وہ نوٹ ہی نہیں کر رہا ہے اس کی نظروں کو۔

لیکچر ختم ہونے کے بعد وہ لائبریری میں گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسنے دیکھا کہ رابیل اسی لڑکے کے ساتھ لائبریری میں داخل ہوئی۔دونوں ایک ساتھ بیٹھ گئے۔ان کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ ان دونوں کے مابین کوئی سنجیدہ گفتگو ہو رہی ہے۔رابیل اور اس لڑکے سے ناراض لگ رہی تھی۔

رابیل نے معاذ کو نوٹ نہیں کیا تھا۔اس وقت اس کی توجہ کا مرکز صرف وہ لڑکا تھا۔آج معاذ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ براؤن کلر کے گھنگریالے بال،جو کہ کافی لمبے بھی تھے۔اس کے بال قدرتی گرالیتے تھے یہ تو نظر آرہا تھا۔لیکن قدرتی براؤن نہیں تھے۔شاید اس نے ڈائی کروائے تھے۔آنکھیں بڑی اور خوبصورت تھیں۔ہونٹ بھی مانتے تھے جیسے کوئی انگریزی فلموں کی ہیروئن ہوں۔گوری

www.novelsclubb.com

چٹی۔۔۔معاذ آج اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔اس کے خدوخال،اس کے بال،اس کی آنکھیں۔۔معاذ کسی خیال میں کھو گیا۔

"میں نے اس لڑکی کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے" بہت دیر سوچنے کے بعد معاذ نے اپنے دل میں کہا تھا۔

کہ جب وہ گھر واپس آیا۔تب بھی وہ رابیل کے بارے میں ہی سوچتا جا رہا تھا۔(میں نے آخر اسے کہاں دیکھا ہے؟)وہ اچھی خاصی الجھن میں پڑ چکا تھا۔

گھر میں تھوڑا شور تھا۔ریاض چاچا کے شاگرد بیٹھے ہوئے تھے۔شام کے وقت ریاض چاچا کالج کے لڑکوں کو ٹیوشن پڑھاتے تھے۔کبھی کبھی معاذ بھی ان کی مدد کر دیتا تھا۔وہ بھی ان کو پڑھاتا تھا۔ریاض صدیقی سرکاری نوکری سے ریٹائر ہو چکے تھے۔لیکن انہوں نے گھر خالی نہیں کیا تھا۔سرکار کو عرضی لکھنے کے بعد وہ اس گھر میں رہ رہے تھے۔ریٹائرمنٹ کی جتنے پیسے تھے۔وہ سب معاذ یونیورسٹی کی تعلیم

کے لیے سیو کر کے رکھے تھے۔ورنہ اتنی مہنگی یونیورسٹی میں پڑھائی معاذ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

ریاض صاحب کے شاگرد ٹیوشن کے بعد بھی ان کے گھر میں کافی دیر تک بیٹھے رہتے تھے۔ کبھی ان سے باتیں کرتے تھے۔ کبھی ان کے کام کر لیا کرتے تھے۔ان کے شاگردوں کو ریاض صاحب کی کمپنی پسند تھی۔اس لیے وہ ٹیوشن کے علاوہ بھی ان کے گھر میں دن میں کئی چکر لگاتے تھے۔گھر میں کوئی خواتین نہیں تھی اس لیے ان کے گھر کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ کبھی کوئی اسٹوڈنٹ چائے لے کر آتا۔تو کبھی کھانا۔ کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔۔

معاذ گھر پر نہیں ہوتا تھا تو ریاض صاحب کے حوالے سے بے فکر رہتا تھا۔وہ کبھی اکیلے نہیں ہوتے تھے۔ان کے شاگرد اسی کالونی کے تھے۔

"کن خیالوں میں گم ہو بھتیجے؟"آج ریاض صاحب نے اسے بہت گہری سوچ میں دیکھا تو پوچھ ہی ڈالا۔

معاذ ان کے سوال پر چونک گیا.

"آپ کو کیسے پتہ کہ کسی سے خیال میں گم ہوں؟" معاذ نے حیرت سے پوچھا۔

"بیٹا آپ کی عمر اور ہمارا تجربہ.." ریاض صاحب نے جواب دیا۔

"میں اس فقرے سے اتفاق نہیں کرتا۔ جیسے کہ علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔" کے جوانوں کو پیروں کا استاد کر" میں علامہ اقبال سے اتفاق کرتا ہوں۔" معاذ نے سامنے پڑی پلاسٹک کی کُرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔" ریاض صاحب نے اپنی عینک ذرا نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"اب میں آپ کو کیا بتاؤں کہ میں کن خیالوں میں کھویا ہوا ہوں.." اس نے ایک آہ بھر کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے میں یہ امید تو نہیں کر سکتا کہ تم کسی صنف نازک کی خیالوں میں کھوئے ہوئے ہو۔ تمہاری شکل اور تمہاری پریشانی بتا رہی ہے کہ تم کسی گہری سوچ میں ہو۔ تھوڑا بہت پریشان بھی لگ رہے ہو۔ مجھے بتا شاید میرے پاس تمہارے مسئلے کا کوئی حل ہو۔" ریاض صاحب نے پھر سے اپنی نظریں کتاب پر جماتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ نہیں بولوں گا۔ ایک لڑکی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔" معاذ نے کہا تو ریاض صاحب نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تم جانتے ہو نہ کہ میں نے اپنی عمر بھر کی جمع پونجی لگا کر تمہیں داخلہ لے کر دیا ہے۔" ریاض صاحب نے اسے یاد دلایا۔

"ارے نہیں چاچو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" معاذ ایک دم سے بولا۔

"تو پھر کیسی بات ہے؟" انہوں نے پھر اپنی نظریں کتاب پر مرکوز کر لیں تھیں۔

"کلاس میں ایک لڑکی مجھے مسلسل گھورتی تھی۔میں اس کی نظروں سے پریشان تھا کافی دن سے۔لیکن آج جب مجھے موقع ملا اسے دیکھنے کا۔تم مجھے یہ احساس ہوا کہ میں نے اس لڑکی کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔اور میں صبح سے اس سوچ میں مستغرق ہوں کہ میں نے اسے آخر کہاں دیکھا ہے۔" معاذ نے اپنے دل کا حال بتایا۔

"کسی لڑکی کا تمہیں مسلسل گھورنا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔تمہاری شکل کی وجہ سے اکثر لڑکیاں تمہیں دیکھتی ہو نگی۔اس میں اتنی پریشانی والی کونسی بات ہے؟ جب میں جوان تھا نا تو لڑکیاں مجھے بھی ایسی دیکھتی تھیں۔یہ اچھی شکل یہ خدوخال ہمیں ورثے میں ملے ہیں۔اور میری اس کی شکل کو دیکھ کر تمہاری چچی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ریاض صاحب نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔شاید بے اختیار ان کی منہ سے نکل گیا تھا۔

معاذ کو بہت دکھ ہوتا تھا جب بھی اختیار ان کے منہ پر چاچی کا ذکر آجاتا تھا۔

"آپ میری بات نہیں سمجھے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔" معاذ نے ایک دم بات بدل دی۔ وہ ہر وہ موضوع بدل دیتا تھا۔ جو اس کی چچا کو اداس کر دے۔

"ہاں تو دیکھا ہو گا کہیں۔ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔" انہوں نے کتاب واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" صحیح کہہ رہے ہیں آپ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔" معاذ نے کہا اور بات ختم کی۔ وہ اس موضوع کو چھیڑنا نہیں چاہتا تھا چچا کے سامنے۔

■■■■■

وہ تیز رفتار میں بھاگتی ہوئی جا رہی تھی۔ تیز بہت تیز۔ اُسکے ایک پاؤں سے جوتا نکل کر پیچھے کہیں رہ گیا تھا۔ یہ ایک جنگل نما کوئی علاقہ تھا۔ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ بس آواز سنائی دے رہی تھی۔ اُسکی جو اُسکے پیچھے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ وہ خود کو بچپن میں دیکھتی ہے۔ وہ ۱۴ سال کی ہے۔ اچانک اس کی

شرٹ کسی درخت کی شاخ میں پھنس جاتی ہے وہ چھڑانے کی کوشش کرتی ہے۔جب تک اسے محسوس ہوتا ہے کہ جو وجود اُسکے پیچھے ہے وہ قریب پُہنچ چکا ہے۔وہ بیس سالہ لڑکا۔۔اُسکے ہاتھ میں رسی ہے۔وہ اسے پکڑ کر رسی سے اُسکا گلا گونٹنا شروع کرتا ہے۔وہ دونوں ہاتھوں سے رسی کو پکڑ کر خود کو بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ہادی بھائی مجھے مت مارو،ہادی بھی مجھے مت مارو۔۔اُسکے وہ چیخ کر کہتی ہے کھانسی جارہی ہے۔اچانک اُسکی آنکھ کھل جاتی ہے۔

رابیل اک جھٹکے سے جاگ گئی۔وہ تیز تیز سانسیں لیتی جارہی تھی۔اُسنے اَپنا ہاتھ اپنے گلے میں پھیرا۔تصدیق کرنے کے لئے کہ یہ خواب ہی تھا۔بہت مشکل سے اس کی حالت نارمل ہوئی۔اس کا گلا خشک ہورہا تھا۔اس کو شدید پیاس لگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھی اور پانی پینے کی غرض سے کچن تک آئی۔بنا چپل پہنی ماربل پر چلتی ہے چلتی ہوئی۔۔فریج کھولا اور پانی کی ٹھنڈی بوتل نکالی۔اور گلاس میں پانی بھرا۔سامنے

پڑے کُرسی پر بیٹھ کر پینے لگی۔پہلے اسے روز آنہ ایسے خواب آتے تھے۔لیکن اب کافی سالوں سے یہ خواب آنا بند ہو گئے تھے۔آج پھر ویسا ہی خواب۔وہ نڈھال سے ہو کر بیٹھی رہی کچن میں ہی۔گہری سوچ میں گم۔

"ہادی تم میرا سارا بچپن کھا گئے۔میں چاہ کر بھی اب اس فیز نہیں نکل پا رہی ہوں۔ان دو سالوں میں میرے اندر اتنی ہمت تو آگئی ہے کہ میں زمانے سے مقابلہ کر سکوں۔لیکن میں تم سے نہیں جیت سکتی۔تمہارے مظالم نے مجھے باغی بنا دیا ہی ہادی۔میں اس گھر سے جاؤنگی ضرور۔۔لیکن جاتے جاتے تم کو تباہ و برباد کر کے ہی جاؤں گی۔اپنے بچپن کے سارے قرض تم سے سود سمیت وصول کروں گی دیکھنا۔اور اس نام نہاد عزت کی رٹ جو تم میرے سامنے لگاتے پھرتے ہو نا۔۔ایک چٹکی میں تمہاری اس عزت و ناموس کو مسل کر رکھ دونگی۔لیکن ایسے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔تمہاری آٹھ سالوں کی بنائی ہوئی عزت،،کاروبار،سکون سب کچھ تباہ کر کے ہی دم لونگی۔"رابیل زیرِ لب بولتی

www.novelsclubb.com

جارہی تھی۔اُسکے اندر وحشت ہی وحشت تھی۔وہ کافی دیر وہاں بیٹھی رہی۔قریبی مسجد سے فجر کی اذان بلند ہوئی۔وہ اٹھی اور نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگی۔

روشنی اندھیرے کو چیر کر پھیلنے کو تیار نظر آرہی تھی۔اُسنے سلام پھر کے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے۔

"یااللہ ہادی کو برباد کردے" یہ سب سے پہلی دعا ہوتی تھی اُسکی۔وہ نماز کی پابندی نہیں کرتی تھی۔لیکن کبھی جو پڑھ لیتی تو اسی دعا سے شروع کرتی تھی۔

"یااللہ میرے دل سے ہادی کا خوف ختم کردے۔"اُسنے پھر کہا۔

"یااللہ پھپھو کو لمبی عمر عطا کر۔" یہ اُسکی خاص دعا تھی جو وہ نماز کے علاوہ بھی مانگا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جائے نماز لپیٹ کر اٹھی۔اور دوپٹہ کھینچ کر اتارتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

"مجھے پڑھائی میں اب بہت محنت کرنی ہو گی۔ مجھے بہت آگے جانا ہے۔ بہت پیسہ کمانا ہے۔ اور ان آٹھ سالوں میں ہادی نے جتنا خرچہ مجھ پر کیا ہے وہ سب اُسکے منہ پر نہیں مارا تو را بیل نام نہیں میرا۔ ہر وقت بس ایک ہی رٹ لگاتا رہتا ہے۔۔ مینے اتنا خرچہ کیا، مینے یہ کیا، مینے وہ کیا۔۔ اسی لیے مینے پھپھو سے یونیورسٹی میں داخلے کی ضد کی تھی۔ گرلز کالج کی پڑھائی کی اتنی اہمیت نہیں۔" وہ اب یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

تیار ہو کر وہ باہر ناشتے کی میز پر آئی۔ جہاں ابھی صرف پھپھو ہی موجود تھیں۔

"آج سویرے جاگ گئیں؟" آسیہ بی بی اسے دیکھ کے حیران ہوئیں۔ وہ کیا بتاتی کے اُسکا جلاد بھتیجا خواب میں جگانے آ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس پھپھو برا خواب دیکھ لیا پھر بعد میں نیند نہیں آئی۔" اُسنے کہا اور بیٹھ گئی۔

"اب جاگ ہی گئی ہو تو ناشتہ بنانے میں میری مدد کرو۔ ابھی صرف چائے ہی بنائی ہے۔" آسیہ نے کہا اور کچن چلی گئیں۔

"میں پہلے چائے پی لوں۔" اُسنے پیچھے سے آواز لگائی۔اور کپ میں چائے بھرنے لگی۔دل تو اُسکا نہیں کرتا تھا ساتھ بیٹھ کر کھانا یاں ناشتہ کرنے کو لیکن ابھی اسے وہی کرنا تھا جو ہادی چاہتا تھا۔کیوں کے ہادی اُسکی فیسیں بھرنے والا تھا۔جب تک مطلب نہیں نکل جاتا اس نے زہر کا یہ گھونٹ پینا ہی تھا۔

وہ اطمینان سے چائے پی رہی تھی۔ابھی ہادی کے آنے میں وقت تھا۔پونے سات بج چکے تھے ابھی ۱۵ منٹ تھے اُسکے نیچے آنے میں۔وہ چائے پی اور کچن میں آسیہ کے پاس آئی۔

"ارے اب تو مینے تیار بھی کے دیا بس تم لگالو ناشتہ۔" آسیہ بی بی نے کہا۔تو ہو ناشتہ لگانے لگی۔

www.novelsclubb.com

گھڑی سات بجا چکا تھا۔اُسنے دیکھا ہادی نیچے آرہا ہے۔وہ اس سے پہلے کمرے میں جانا چاہتی تھی لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔وہ اسے دیکھ چکا تھا۔وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔ ہادی اسے نوٹ کیے بغیر بیٹھ گیا۔آسیہ نے اُسکے کپ میں چائے انڈیلی۔

چائے پیتے ہوئے ہادی کی نظر رابیل پر گئی جو سر جھکائے بس آملیٹ کو کانٹے سے کچلتی جا رہی تھی۔

"رزق کی بیحرمتی وہی کرتے ہیں جنکو مفت کا کھانا ملا ہو۔" ہادی نے اچانک کہا تو رابیل چونک گئی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ کوئی اُسکی یہ حرکت نوٹ کر سکتا ہے۔پھر اُسنے ہادی کے الفاظ پر غور کیا تو اسے آگ لگ گئی بہت مشکل سے اپنا غصّہ ضبط کیے بیٹھی رہی۔

(کر کو غرور بیٹا کر لو۔۔جتنا غرور کرنا ہے اپنے پیسے پر کر لو۔۔بہت کم وقت رہ گیا ہے اب۔۔جلد تمہارے تکبر کی یہ عمارت بھی زمین بوس ہونے والی ہے۔۔ایک بار میری تعلیم مکمل ہونے دو۔پھر دیکھنا سارا حساب کتاب برابر کر دونگی۔)رابیل نے دل میں کہا۔

www.novelsclubb.com

■■■■■

آج رابیل نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ معاذ کو نہیں دیکھے، لیکن یہ کوشش ناکام ہوتی دکھائیں دے رہی تھی۔ معاذ بظاھر اُسکی نظروں سے بے نیاز بیٹھا لیکچر سن رہا تھا۔ لیکن آج اُسکا بھی سارا دہان رابیل پر تھا۔ وہ ظاہر کی نہیں باطن کی آنکھ سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کے جو وہ سوچ رہا ہے رابیل بھی وہی سوچ رہی ہے۔

دیکھتے دیکھتے رابیل کے ذہن میں ایک دم جھماکا ہوا۔ اُسکے دماغ کی رگیں تن گئیں۔ اُسنے معاذ سے نظریں ہٹا کر رجسٹر پر مرکوز کر لیں۔ اسکو محسوس ہوا اُسکے دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ رابیل کی حالات غیر ہونے لگی۔

(کہیں یہ "وہ" تو نہیں۔۔۔) رابیل نے زیرِ لب کہا۔ اور پھر اسے یاد آیا کے اُسے سب معاذ کہہ کر پکارتے تھے۔ رابیل کا گلا خشک ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

لیکچر کے بعد جب معاذ باہر گیا تو وہ حنان کے پاس آئی جو معاذ کے ساتھ بیٹھتا تھا۔

"بات سنیں۔" اُسنے حنان کو مخاطب کیا تو حنان ایک پل کو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوا اور پھر سنبھل کر بولا۔

"جی سنائیں." حنان نے آرام سے کہا۔

"آپ کے ساتھ جو بیٹھے ہوتے ہیں معاذ۔۔اُنکا پورا نام کیا ہے؟" رابیل نے "ٹو دی پوائنٹ" بات کی۔

"اُنکا نام معاذ صدیقی ہے۔" حنان نے جواب دیا۔تو رابیل کے چہرے کا گورا رنگ ایک پل میں زرد پڑ گیا۔

"صدیقی" رابیل نے تھوک نگلا اور واپس اپنی جگہ اور آ کر بیٹھ گئی۔اُسکے اوسان خطا لگ رہے تھے۔وہ کسی گہری سوچ میں چلی گئی

****

رابیل گہری سوچ میں پڑ گئی۔کافی دیر کسی مجسمے کی طرح بے حس و حرکت بیٹھنے کے بعد جھٹکے سے اٹھی اور تیزی سے چلتی ہوں کلاس سے باہر نکل آئی۔

"میں گھر جا رہی ہوں میری طبیعت ٹھیک نہیں." اُسنے موبائل میں نوفل کو پیغام لکھ کر ہواؤں کی نظر کر دیا۔

دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف نوفل کے موبائل کی میسج ٹون بجی۔اُسنے موبائل دیکھا وہاں رابیل کا پیغام پڑھ کر اُسکے ہنستے ہوئی چہرے پر پریشانی چھا گئی۔وہ دوستوں کو چھوڑ کر ایک دم سے وہاں جانے لگا جہاں اس وقت رابیل اسے مل سکتی تھی۔اُسنے دیکھا وہ لمبے لمبے ڈگ بھارتی ہوئی جا رہی ہے۔وہ اس سے کافی دور نکل چکی تھی۔اُسنے "پتہ نہیں" کے انداز میں دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے۔

"اب بھائی مجھ پر غصّہ ہونگے کہ اسے اکیلے کیوں جانے دیا۔" وہ زیرِ لب بڑبڑاتا ہوا واپس جانے لگا۔

رابیل رکشہ پکڑ کر گھر کی طرف روانہ ہوئی۔وہ سخت مضطرب لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہادی لنچ کرنے کی غرض سے آج گھر آیا تھا گیٹ پر پُہنچا تو دیکھا کہ رابیل رکشے سے اتر رہی ہے۔وہ گاڑی کی اسٹیئرنگ وہیل کو تھامے اسے گھر کے اندر جاتا دیکھ رہا تھا۔وہ اتنی پریشان لگ رہی تھی کہ اُسنے ہادی کو نوٹ نہیں کیا تھا۔ہادی بھی گاڑی باہر ہی کھڑی کر کے گھر میں داخل ہوا۔

رابیل سیدھا کمرے میں گئی اور بیڈ پر چت لیٹ کر پنکھے کو دیکھے جا رہی تھی۔لیکن ذہن کچھ اور سوچ رہا تھا۔

دنیا گول ہے یہ بات آج رابیل انصاری کو سچ لگ رہی تھی۔

ہادی سیدھا چلتا ہوا اُسکے کمرے کے دروازے تک آیا اور دروازہ زور سے بجانے لگا۔رابیل کو یاد آیا کہ ہادی کی گاڑی کھڑی تھی۔وہ غالباً اسے رکشے سے اُترتا ہوا دیکھ چکا تھا۔اُسنے دروازہ نہیں کھولا تو ہادی نے اُسکے موبائل میں پیغام ارسال کیا۔

"دو منٹ باہر آؤں مجھے بات کرنی ہے۔"بھوت کے نمبر سے پیغام موصول ہوا تھا۔

"یہ میری جان نہیں چھوڑنے والا۔" وہ اٹھی اور دروازہ کھولا۔ وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ اسی کے انتظار میں تھا۔ اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور چلتا ہوا اُسکے قریب آیا۔ رابیل کا سر ہمیشہ کی طرح جھکا ہوا تھا۔ ماربل کے فرش پر اُسکے چلنے اسے اُسکے برانڈز جوتوں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

وہ کچھ ساعت تو بنا کچھ بولے اسے دیکھتا رہا۔ رابیل کو خوف ہوا کے کہیں وہ اسے تھپڑ ہی نہ مار دے۔ حالانکہ اب کافی سال ہو گئے ہادی نے اس اور ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تھا۔ جب سے ہادی کو احساس ہوا کہ وہ اب بچی نہیں رہی ہے تب سے۔ پھر بھی وہ ہادی سے کوئی بھی توقع کر سکتی تھی۔

"مس رابیل انصاری۔۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے آج یہ وعدہ خلافی کیوں کی ہے آپ نے؟" ہادی نے طنزیہ اسے آپ کہا تھا وہ سمجھ گئی۔ آگے سے خاموشی تھی۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ تو ہادی کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

www.novelsclubb.com

"عجیب لگتا ہے مجھے جب تمہارے نام کے ساتھ میں انصاری لگاتا ہوں تو۔۔مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کے تمہارا سر نیم کیا ہے۔" وہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے کہہ رہا تھا۔

رابیل اس وقت اسے کوئی جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

"میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔" ہادی نے اسے چپ دیکھا تو کہا۔

"میری طبیعت صحیح نہیں تھی۔اور نوفل کی کلاس چل رہی تھی وہ مصروف تھا۔اسی لیے نے مجبوری میں اکیلی آگئی۔" رابیل نے جواب دیا۔

"مجھے کہہ دیا ہوتا میں آجاتا لینے۔" ہادی نے کہا تو رابیل نے اس بار اسے نظر اٹھا کر دیکھا۔

"آپ اس وقت آفس میں ہوتے ہیں۔اور میرا نہیں خیال کہ آپ میرے لیے آجاتے۔اپنی مصروفیات چھوڑ کر۔" رابیل نے نظریں پھر جھکا لیں تھیں۔

"تمہیں "سنبھالنے" کے لیے میں کچھ بھی چھوڑ کر آسکتا ہوں۔" ہادی بولا۔

"اگر میری کردار کشی ہو گئی ہو تو میں جاؤں؟ میرے سر میں شدید درد ہے۔" رابیل ضبط کر کے بولی۔

ہادی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہا۔ وہ کمرے میں چلی گئی۔

"زندگی پہلے کم اجیرن تھی اس ہادی کی وجہ سے کہ اب یہ معاذ بھی آ گیا۔۔" رابیل کمرے میں ٹہلتی جا رہی تھی انگلیاں مسلتی ہوئی۔

"بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھے اس یونی میں داخلہ لیکے۔ اب میں پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتی۔ مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں یہاں آتی ہی نہیں۔ اب کیا کروں؟" وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور اپنے بال دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر بولی۔

"لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اسے مجھ سے آگے ہونا چاہئے تھا کلاس میں۔ وہ مجھ سے بڑا تھا۔ اسے مجھ سے دو سال سینئر ہونا چاہیے تھا۔" وہ اپنے آپ سے بولے جا رہی تھی۔

"کیا اسے اپنی تعلیم کچھ سال کے لیے چھوڑنی پڑی؟ کیا کوئی حادثہ ہو گیا تھا؟" وہ پریشان ہوئی۔

"کہیں ابا کو تو کچھ۔۔" اس نے جھرجھری لی۔

"اب میں کیسے پتہ کروں کہ کیا حادثہ ہوا ہو گا۔ معاذ بہت ہوشیار تھا پڑھائی میں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کی پڑھائی میں دو سال کا گیپ آ گیا ہو۔ اب میں اپنے باپ کی خیریت کیسے معلوم کرواس سے۔ میں ابا کے پاس ضرور جاؤں گی لیکن اس طرح نہیں۔ کچھ بن کر جاؤں گی۔ ابھی سے ان کے پاس چلی گئی تو میری تعلیم ادھوری رہ جائے گی۔ کچھ بھی ہو مجھے ہر حال میں اپنی ڈگری لینی ہے۔ ایک بار ڈگری میرے ہاتھ لگ جائے۔ پھر میں خود سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے باپ کے پاس چلی جاؤں گی۔" رابیل سوچ کے بھنور میں ڈوب گئی تھی۔

"اگر اُسنے مجھے پہچان لیا تو۔۔۔؟" وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے آئی۔ اور اپنے خدو خال دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کتنا بدلاؤ آیا ہے میرے چہرے میں۔۔۔دس سال میں کوئی کتنا بدل سکتا ہے؟" وہ خود کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔

" مینے تو اسے پہچان لیا۔وہ تو مجھ سے بڑا ہے۔اُسکے لیے زیادہ آسان ہے مجھے پہچاننا۔" وہ واپس بیڈ بیٹھ گئی۔

"اگر ابا کو پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں تو وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے زبردستی۔۔۔نہیں نہیں مجھے اُنکے ساتھ نہیں جانا۔۔مجھے نہیں پسند زندگی۔۔مجھے نہیں جانا غربت میں۔۔پھر میری فیسیں کون بھریگا؟ابا تو اپنے گھر کا خرچہ تک مشکل سے بھرتے تھے۔نہیں جانا مجھے اُنکے چھوٹے سے گندے سے گھر میں۔۔وہاں میری تعلیم بند کروا کر مجھے گھر کے کاموں میں لگا دینگے۔اور جب میری ماں ہی نہیں رہی اس دنیا میں تو میں کیوں ان کے ساتھ جاؤں؟اُن لوگوں سے تو آسیہ پھپھو اچھی ہیں۔میں آسیہ پھپھو کو نہیں چھوڑ سکتی میں اُن سے دور رہی تو مر جاؤں گی۔" وہ رونے جیسی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے آئینے کے قریب آئی۔

"وہ میرے بال پہچان سکتا ہے۔"اُسنے اپنے گھنگرالے بالوں کی ایک لٹ پکڑ کر کہا۔

"میں کل سے انہیں ڈھانپ کے جاؤں گی۔"اُسنے کہااور ڈریسنگ ٹیبل پر لٹکا ہوا اپنا ایک اسکارف اُتار کر اپنے چہرے کے گرد لپیٹ کر اپنے بال ڈھانپ لیے. دائیں بائیں گردن گھمانے کے بعد "ok" کیا خود کو۔"ہاں یہ صحیح ہے۔میں کل سے اسکارف پہن کر جاؤں گی۔"اُسنے کہا۔

مگر اپنی ان آنکھوں کا کیا کروں۔۔یہ تو خاص نشانی ہیں۔۔"وہ پریشان ہوئی۔

اسے ایک بھیانک زندگی نظر آرہی تھی اس گھر میں۔ایک پسماندہ زندگی۔جس میں وہ یونی کی پڑھائی جاری نہیں رکھ سکتی تھی۔جہاں اسے غریب لڑکیوں کی طرح کام کرنا ہوگا۔کھانا بنانا۔۔برتن دھونے۔۔وہ اس گھر میں آسائشوں کی عادی چکی تھی۔اسے وہاں کا سوچ کر گھٹن ہو رہی تھی۔اُسکے ابا اسے لے جائیں گے۔کہینگے

ان کے ان کی بیٹی دو نا محرم لڑکوں کے بیچ نہیں رہ سکتی۔وہ بھی بنا کسی محرم سر براہ کے۔اُنکی غیرت کا معاملہ ہو گا۔رابیل کا سر پھٹنے لگا تھا۔

سب سے بڑھ کر یہ کے اُسے ہادی کا قرض چکانا تھا۔وہ اُسکے پیسے واپس کیے بنا یہاں سے نہیں جانا چاہتی تھی۔

"ابا کسی غریب گھر میں میری شادی کروا دینگے۔کسی کلارک، کسی میٹر ریڈر، کسی اسکول ٹیچر سے۔۔یاں۔۔یاں۔۔معاذ سے۔۔نہیں نہیں۔۔مجھے ایسی زندگی نہیں چاہیے۔مجھے ابھی بہت آگے جانا ہے۔مجھے جاب کرنی ہے۔مجھے پیسہ کمانا ہے۔"وہ مزید پریشان ہوئی۔

"معاذ مجھے پہچان جائیگا۔۔۔"اُسنے ہار مانتے ہوئے کہا اور بیڈ پر نڈھال ہو کر گر گئی۔

■ ■ ■ ■

اگلے دن معاذ نے اسے دیکھا تو حیران رہ گیا۔اس نے اپنے بال سکارف میں چھپا رکھے تھے۔اور آج وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔بلکہ اس سے چھپتی

پھر رہی تھی۔آج وہ ایسی جگہ پر بیٹھی تھی جہاں سے وہ معاذ کو نہ دیکھ سکے اور نہ معاذ اسے۔اور اگر ہم اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتا تو وہ کتاب سے اپنا چہرہ چھپا لیتی اور دوسری طرف کر لیتی۔معاذ کو اس کی یہ حرکت بہت عجیب لگ رہی تھی۔

آج رابیل کے اتوار ہی بدلے ہوئے تھے۔وہ معاذ کیلئے مزید مشکوک بن گئی تھی۔وہ چاہ کر بھی اس کا خیال اپنے ذہن سے نہیں نکال پا رہا تھا۔

لیکچر کے بعد وہ لائبریری میں چلی آئی۔اور چپ چاپ بیٹھ گئی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

"پتا نہیں زندگی کو مجھ سے کیا ضد ہے۔آخری ٹھیک کیوں نہیں ہوتی ہے۔ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسری شروع ہو جاتی ہے۔اپنے باپ اور کزن کے ہوتے ہوئے پرائے گھر میں پڑی ہوئی ہوں۔اپنے ہی خونی رشتوں سے چھپتی پھر رہی ہوں۔اگر اب آپ کو پتہ چلا کہ میں ان کو بتائے بغیر اتنے سالوں سے پرائے گھر میں رہ رہی ہُوں تو وہ مجھ پر بہت غصہ کریں گے۔لیکن میں کیا کروں۔میں نے

اپنی مستقبل کے حوالے سے بہت لمبی پلاننگ کی ہوئی ہے۔اگر میں وہاں جاؤں گی تو میری ساری پلاننگ برباد ہو جائے گی۔پھر سے غربت کی چکی میں پسنا پڑے گا۔ایک ایک چیز کے لئے ترسنا پڑے گا۔اب سوچتی ہوں تو احساس ہے کہ میری ماں اسی غربت سے تنگ ہو کر ابا سے الگ ہوئی تھی۔"رابیل بظاہر کتاب کھولے اس پر نظر جمائے ہوئے تھی۔لیکن کتاب پڑھ نہیں رہی تھی اپنی سوچوں میں گم تھی۔

تھوڑی دیر بعد معاذ بھی وہاں آ گیا۔اس نے دیکھا رابیل کوئی کتاب پڑھ رہی۔لیکن اس نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو اندازہ لگایا کہ وہ کتاب نہیں پڑھ رہی ہے۔بلکہ بے حد پریشان دکھائی دے رہی ہے۔وہ چپ چاپ وہاں بیٹھ گیا وہ چپ چاپ وہاں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اُسکا سارا دھیان ن رابیل کی طرف تھا۔

"کیسے میں زندگی میں آگے بڑھ سکتی ہوں۔اتنا اعتماد بھی نہیں ہے میرے اندر کہ میں کلاس میں کسی سے ڈھنگ سے کسی سے بات ہی کر سکوں۔ کتنی تیز طرح لڑکیاں ہیں اس یونی میں۔لوگ مجھے دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ میں کوئی بہت مغرور لڑکی ہوں جو کسی سے بات نہیں کرتی۔ لیکن ان کو کیا پتا کہ میں ایک اندر سے ڈری سہمی لڑکی ہوں۔جو صرف اس وجہ سے دوسروں سے بات نہیں کرتی ہے۔کہ اس کے پاس اپنے متعلق دوسروں کو بتانے کے لئے کچھ بھی اچھا نہیں ہے۔کیا بتاؤں میں سب کو کہ میں کون ہوں کہاں سے آئی ہوں میرا کیا ماضی ہے۔میں کس کے گھر میں رہتی ہوں کہ کن لوگوں کے رحم و کرم پر ہوں۔کتنا عجیب لگے گا نا یہ بتاتے ہوئے کہ میں کسی اور کے ٹکڑوں پر پل رہی ہوں۔ بچپن میں اپنے ہی سوتیلے بھائی کے ہاتھوں مینٹلی ٹارچر ہوتی رہی ہو۔دوسروں کو سنانے کے لئے صرف یہی روداد ہے میرے پاس۔لے دے کے ساری دنیا میں ایک آخری شخص نوفل ہی ہے۔جس سے میں اپنے دل کی ہر بات کہہ سکتی ہوں۔جو میری تمام تر حقیقت سے

www.novelsclubb.com

واقف ہے۔مجھے اس سے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ سب جانتا ہے۔اور وہ ہادی کے مقابلے میں بہت اچھا ہے۔"اسے اچانک نوفل یاد آیا تو اس نے میسج کر کر کے اس کو لائبریری میں بلایا۔تھوڑی دیر بعد وہ بھی وہاں اس کے ساتھ موجود تھا۔

معاذ ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔آج وہ ان کے قریب بیٹھا تھا اور ان کی باتیں آسانی سے سن سکتا تھا۔لیکن ابھی تک رابیل نے اسے نوٹ نہیں کیا تھا۔آج کل وہ ذہنی طور پر اتنی ڈسٹرب تھی کہ ارد گرد کے لوگوں کو نوٹ ہی نہیں کر رہی تھی کون کیا کر رہا ہے۔

"کیوں بلایا ہے مجھے۔پھر سے بھائی سے ڈانٹ پڑی ہے کیا۔؟"نوفل میں بیٹھے ہوئے سوال کیا۔

معاذ بظاہر کتاب میں سر جھکائے ان کی باتیں سننے لگا۔اس کی عادت نہیں تھی دوسروں کی باتیں سننے کی۔لیکن آج اسے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا۔کونسی ایسی کشش

www.novelsclubb.com

تھی رابیل میں جو اس میں اتنی دلچسپی لے رہا تھا۔ یہ بات وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ ورنہ کسی کی باتیں سننا ایک انتہائی غیر اخلاقی حرکت لگتی تھی اسے۔ لیکن وہ آج بہت شوق سے یہ حرکت کر رہا۔

"میں تمہیں اپنی پریشانی بتا تو دوں۔ لیکن مجھے تم پر بھروسہ نہیں۔ تم کسی بھی وقت اس حوالے سے مجھے بلیک میل کر سکتے ہو۔" رابیل نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں تم مجھ پہ بھروسہ کر سکتی ہو میرے پاس تمہارے بہت ساری راز ہیں۔ جن کو میں نے اب تک تو راز ہی رکھا ہوا ہے۔" نوفل نے کہا۔

"ہاں اور تم کافی باران حوالوں سے مجھے بلیک میل کر چکے ہو۔" رابیل نے یاد دیالا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب پھوٹ بھی دو منہ سے کچھ۔۔" نوفل نے بیزار ہو کر کہا۔

"کیا میں یہاں سے کسی اور یونی میں مائی گریٹ نہیں ہو سکتی ہوں.؟" رابیل نے کہا تو نوفل سر پکڑ کے رہ گیا۔

"تم اپنے ایک بیان اور ایک ارادے پر قائم نہیں رہ سکتی ہو کیا؟ تم جانتی ہو نا کہ کتنی مشکلوں سے تمہیں اجازت ملی ہے یہاں پڑھنے کی۔اب اگر تم نے کوئی نیا شوشہ چھوڑا تو بھائی یقیناً تمہیں گھر بیٹھا دیں گے۔اور مجھے بہت برا لگے گا تمہیں کچن میں برتن دھوتے ہوئے دیکھنا۔" نوفل ہر سنجیدہ بات کو بھی مذاق کا عنصر دیتا تھا۔یہ اس کا خاص انداز تھا۔وہ مذاق ہی مذاق میں میں بہت ساری سنجیدہ باتیں کر جاتا تھا۔تاکہ کسی کو برا بھی نہ لگے اور بات بھی سمجھ آجائے۔

"میں تمہیں بتاؤں گی کہ میں کس لیے پریشان ہوں مگر ابھی نہیں۔مجھے صحیح وقت کا انتظار کرنا ہو گا۔اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ساری دنیا گھوم پھر کر مجھے آخر میں تم کو یہ بات بتانی ہے۔" رابیل نے صاف گوئی سے کہا تو نوفل ہنسنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"چلو جب تمہیں لگے کہ مجھے بتانا چاہیئے تو بتا دینا۔" نوفل نے کہا۔اور وہ دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ معاذ نے ساری باتیں سن لی اور اب اس کا ذہن بہت کچھ سوچ رہا۔

■ ■ ■ ■

"پھپھو آپ کو میں زیادہ پیاری ہوں یا رابیل؟" کومل نہ جانے کتنی بار آسیہ بی بی سے یہ سوال کر چکی تھی آج تک۔اور آسیہ بی بی ہر بار اسے ایک ہی جواب دیتی تھیں۔ لیکن پھر بھی کومل یہ سوال پوچھنے سے باز نہیں آتی تھی۔

"ہر بار کہتی ہو کہ تم میری دائیں آنکھ ہو اور رابیل میری بائیں آنکھ ہے۔" آسیہ بی بی نے جواب دیا۔ کومل ان کے کمرے میں ان کے ساتھ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔اس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

"اب ہر بار یہ جواب دے کر مجھے ڈال دیتی ہیں۔پتا نہیں کیوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ رابیل سے محبت کرتی ہیں۔اصولاً تو آپ کو مجھ سے زیادہ

www.novelsclubb.com

محبت کرنی چاہیے میں آپ کی سگی بھتیجی ہو اور وہ سوتیلی۔ مگر آپ ہمیشہ رابیل کو مجھ پر ترجیح دیتی آئی ہیں۔" کومل نے شکوہ کیا۔

"ایسی بات نہیں ہے بیٹا مجھے سب ہی بچے بہت پیارے ہیں۔ بس رابیل بن ماں باپ کی بچی بے سہارا ہے۔ تو مجھے اس سے زیادہ ہمدردی ہے۔" آسیہ بی بی نے کہا۔

"بن ماں باپ کی تو میں بھی ہوں پھپھو۔" کومل بولی۔

"ہاں لیکن تم بے سہارا نہیں ہوں تمہارے دو دو جوان بھائی تمہارے ساتھ ہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ یہ گھر تمہارا اپنا ہے۔" آسیہ بی بی نے کہا۔

"لیکن بھائی تو رابیل کے بھی ہیں اور یہ گھر رابیل کا بھی ہے۔" کومل نے معصومیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم نہیں سمجھو گی بیٹا۔ تمہارے بھائی تمہارے محرم ہیں۔ لیکن وہ رابیل کے محرم نہیں ہیں۔" آسیہ بولیں۔

"لیکن رابیل کی امی نے ہمارے ڈیڈ سے شادی کی تھی۔تو اس طرح سے وہ ہماری بہن ہوئی نہ۔۔اور ہادی اور نوفل کی بھی بہن ہوئی۔" کومل ہمیشہ یہاں پر آکر اٹک جاتی تھی اسے یہ باتیں سمجھ نہیں آتی تھیں۔

"رابیل کے ماں باپ الگ ہیں اور ہادی اور نوفل کے ماں باپ الگ ہیں۔اسلام کی رو سے وہ اس کے لیے نامحرم ہیں۔ہم کتنا بھی کسی کو بھائی کہہ لیں یاں سوتیلا بھائی کہہ لیں۔لیکن شریعت کے حساب سے وہ اس کے بھائی نہیں ہے۔وہ اس کے لیے نامحرم ہیں۔" آسیہ نے واضح کرنا چاہا۔

"پتا نہیں ایک تو مجھے یہ آپ کی مشکل مشکل باتیں سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔" کومل نے بیزاری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے جب میری بات سمجھ میں نہیں آتی ہے تو تم ان باتوں میں پڑتی ہی کیوں ہو؟اپنے ننھے سے دماغ پر اتنا زور مت ڈالو۔پہلے اسے اچھی طرح سے بڑا ہونے دو۔" آسیہ بی بی نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔کومل نے منہ بنالیا۔

■ ■ ■ ■

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ہادی اپنے کمرے کی گیلری میں بیٹھا چائے کے گھونٹ بھرتا جا رہا تھا۔اپریل کا وسط چل رہا تھا۔یہ موسم اسے بہت اچھا لگتا تھا۔وہ اس موسم سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔نا گرمی تھی نہ سردی تھی۔تھوڑی سی گرمی کہہ سکتے ہیں۔اس نے چائے کا کپ آدھا چھوڑ دیا اور گیلیری کی ریلنگ کو پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔نیچے آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھنے لگا۔اس کی نظر نیچے لان میں گئی جہاں پر رابیل نوفل کے ہمراہ ٹہل رہی تھی۔دونوں میں کوئی خوشگوار گفتگو ہو رہی تھی۔نوفل کچھ کہتا جا رہا تھا اور رابیل زور زور سے ہنستی جا رہی تھی۔پھر کبھی رابیل کچھ کہتی اور نوفل ہنسنے لگتا۔کبھی رابیل اتنا ہستی اور ہنستے ہنستے نوفل کو دور اپنے ہاتھوں سے دھکا دے دیتی۔

www.novelsclubb.com

ہادی ان دونوں کی یہ دوستی اور بے تکلفی کافی سالوں سے دیکھتا آرہا تھا۔اسی نوفل کی اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ اسے رابیل سے نفرت نہیں تھی۔حالانکہ اس کے خیال سے نوفل کو رابیل سے نفرت ہونی چاہیے تھی۔

ان دونوں کے قہقہے کافی بلند تھے۔ان دونوں کو دیکھتے دیکھتے ہادی ماضی کے جھروکوں میں جھانکنے لگا۔۔۔۔

■■■■

بیس سالہ عبدالہادی اپنی ماں کے غم میں نڈھال بیٹھا تھا۔اس کی ماں کو مرے ہوئے ابھی دو مہینے بھی پورے نہیں ہوئے تھے۔وہ لاؤنج بیٹھا تھا کہ اچانک سامنے کا دروازہ کھلا۔سامنے اس کے ڈیڈ کسی عورت سمیت اندر داخل ہوئے۔وہ عورت نک سک سے تیار تھی۔اس عورت کا ہاتھ ایک بچی نے پکڑا ہوا تھا جس کی عمر بارہ تیرہ سال لگتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے والد جمشید انصاری اس عورت کو اپنے ہمراہ لائے اور ہادی کے سامنے لا کر کھڑا کیا۔ آسیہ کی کچن سے برآمد ہوئی اور دیکھ کر حیران رہ گئی۔ ہادی جو چپ چاپ اپنی ماں کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ ان کو دیکھ کر چونک گیا۔ اور حیرت سے کھڑا ہوا۔

"عبدالہادی یہ ہے تمہاری نئی مام۔" جمشید انصاری نے پرجوش ہو کر اس عورت کا تعارف کروایا۔ ہادی کے سر پر جیسے آسمان گرا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

ابھی ایک دم سے آگے بڑھا اور اس عورت کا گلا گھونٹنے لگ گیا اپنے دونوں ہاتھوں سے۔ ایک دم ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ جمشید اور اس یہ دونوں چھڑانے لگے۔ یہ سب دیکھ کر وہ بارہ سالہ بچی زور زور سے رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"امی کو مت مارو۔" وہ معصوم سی بچی زور زور سے کہتی جا رہی تھی ہادی سے لیکن کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔

"چھوڑ دو اسے ہادی یہ تمہاری ماں ہے۔" جمشید صاحب نے ہادی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔ عورت اب بری طرح سے کھانس رہی تھی اپنا گلا پکڑ کر۔

"ہادی بیٹا سنبھالو خود کو." آسیہ نے کہا۔

"میری ماں کو مرے ہوئے ابھی دو مہینے نہیں ہوئے اور آپ اس گھٹیا عورت کو اس گھر میں لے آئے وہ بھی شادی کر کے ؟اس عورت کا سوچ سوچ کر میری ماں کا بی پی شوٹ کر گیا۔ میری ماں کے دماغ کی نس پھٹ گئی۔ برین ہیمرج تک پہنچا دیا اس عورت نے میری ماں کو۔اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ میری ماں ہے ؟" ہادی غصے سے دھاڑا اور ایک بار پھر سے اس عورت پر حملے کے لیے تیار تھا لیکن آسیہ بی بی نے اسے تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"شہرین تم اپنے کمرے میں چلو۔ میں بعد میں ہادی کو سمجھا لوں گا۔اس وقت یہ غصے میں ہے۔" جمشید انصاری کہتے ہوئے شہرین کو اوپر کمرے میں لے گئے۔

ہادی غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ پھر اس کی نظر اس بچی پر گئی۔

"اسے تو میں جان سے مار دوں گا۔" وہ کہہ کر تیزی سے اس بچی کی جانب بڑھا۔اور اس کا گلا دبوچنے لگا۔وہ بچی زور زور سے چیخ رہی تھی۔

آسیہ بی بی ایک دم سے آگے بڑھیں اور اس بچی کو چھڑانے لگیں۔

"ہادی اس سب میں اس معصوم کا کیا قصور ہے۔" آسیہ بی بی نے بچی کو ہادی کی گرفت سے آزاد کیا۔

او بچی ایک دم سے آسیہ بی بی سے لپٹ گئی۔

"ہادی بیٹا خود کو سنبھالو ہوش کے ناخن لو۔۔۔کیوں آپے سے باہر ہو گئے ہو؟ تم تو سمجھدار ہو سب سے بڑے ہو۔تم نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو سنبھالنا ہے۔اگر تمہیں اس طرح سے بے قابو ہو گئے تو کیا بنے گا سب کا۔؟" آسیہ بی بی نے بچی کو خود سے لگاتے ہوئے کہا۔بچی بہت بری طرح سے رو رہی تھی سسکیاں لے کر۔

ہادی اب اپنی سرخ آنکھیں اس بچی پر جمائے ہوئے تھا۔اس بچی کو ہادی آنکھوں سے بے حد خوف آرہا تھا۔وہ معصوم سی بچی اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔اسے تو یہ تک نہیں معلوم تھا کہ ہادی نے اس پر حملہ کیا کیوں۔۔وہ سہم کر آسیہ بی بی سے لپٹ گئی۔

وہ بچی بھی اب ہادی کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی خوف سے۔ہادی کی آنکھوں کے کنارے سرخ تھے۔ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا سارا خون اس کی آنکھوں میں اتر آیا ہے۔اس بچی کو وہ آنکھیں اس قدر خوفناک لگی تھیں۔بس وہ ایک لمحہ تھا کہ اس کے دل میں ان آنکھوں کا خوف بیٹھ گیا۔

آسیہ بی بی اس بچی کو اپنے کمرے میں لے آئیں۔وہ بچی ان سے اس قدر لپٹی ہوئی تھی کہ الگ ہونے کو تیار ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا آپ آرام سے ہو جاؤ کوئی تمہیں کچھ نہیں کرے گا۔" آسیہ خود سے اسے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن وہ بچی آسیہ کو چھوڑ ہی نہیں رہی تھی۔ آسیہ نے پھر اس بچی کو اپنے حصار میں لے لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟" آسیہ نے اس کے بال سہلاتے ہوئے پوچھا وہ اس کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ بچی کا دل زور زور سے دھڑک رہا ہے اب تک۔ انہیں بہت افسوس ہوا ہادی کی اس حرکت پر۔ انہیں ہادی سے ایسی امید بلکل بھی نہیں تھی۔ ہادی نے تو آج تک کبھی مکھی بھی نہیں ماری ہو گئی۔ یہ اچانک اسے کیا ہو گیا کہ اسے اس کے اندر اتنی ساری وحشت آگئی۔ آسیہ ایک دم سے بے حد پریشان ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"میرا نام بیلا ہے۔" اس بچی نے ڈرتے ہوئے اپنا نام بتایا۔

"بہت پیارا نام ہے بیٹا آپ ڈرو نہیں۔" آسیہ نے کہا تھوڑی دیر میں وہ بچی روتے روتے آسیہ کی گود میں سو گئی۔ آسیہ نے اسے بیڈ پر لٹایا۔ اور اس کی طرف دیکھنے

لگی۔ گھنگریالے بالوں والی ایک بہت پیاری بچی تھی۔اس معصوم کا دل بہت بری طرح سے دہل گیا تھا ہادی کی اس حرکت پر۔آسیہ افسوس سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

■ ■ ■ ■

ہادی اپنے ماضی کے جھروکوں سے نکل آیا۔اسے احساس ہوا کہ اس کی چائے ٹھنڈی ہو چکی ہے۔نوفل اور رابیل بھی دونوں اندر چلے گئے تھے۔

ہادی اپنے کمرے میں آیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا۔

■ ■ ■ ■

معاذ سونے کے لیے لیٹا تو اسے رابیل کا خیال آیا۔رابیل اور نوفل کی باتیں سن کے اسے اندازہ ہوا تھا کہ رابیل مغرور نہیں بلکہ پریشان ہے۔اور یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ اس نے بہت مشکل سے داخلہ لیا ہے۔اور اُسکا کوئی بھائی ہے جو اسکے حق میں نہیں تھا۔وہ ان سب کے علاوہ بھی کافی الجھنوں میں تھی معاذ سمجھ گیا تھا۔کلاس

www.novelsclubb.com

میں سب سے الگ تھلگ رہنے کی بھی یہی وجہ تھی کہ اُسکی نجی زندگی مشکلات کا شکار تھی۔

معاذ کو احساس ہوا کہ اسے اس لڑکی سے بات کرنی چاہیے۔۔وہ ایسا کیوں چاہتا تھا ۔۔یہ وہ نہیں جانتا تھا۔۔بس اسے لگا اُسنے اس لڑکی سے بات نہیں کی تو وہ سکون سے نہیں رہ پائے گا۔۔۔اب معاذ صدیقی کے لیے رابیل سے بات کرنا ضروری ہو گیا تھا۔۔۔

****

تمہیں رابیل سے نفرت محسوس نہیں ہوتی ہے؟"ایک دن اس نے نوفل سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کسی سے نفرت کرنے کے لیے کوئی وجہ ہونا ضروری ہے اور میرے پاس رابیل سے نفرت کرنے کے لئے کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔"نوفل کے جواب پر وہ حیران ہو گیا تھا۔

"کیا یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ اس کی ماں نے ہمارا گھر برباد کر دیا۔اس کی ماں کی وجہ سے ہماری ماں مر گئی۔؟"ہادی نے کہا۔

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں واقعی ایسا ہوا ہے رابیل کی ماں کی وجہ سے ہماری ماں مر گئی۔اس کی ماں نے ہمارا ہنستا بستا گھر اجاڑ دیا۔لیکن پھر بھی اس میں رابیل کا کوئی قصور نہیں ہے۔"نوفل نے جواب دیا۔

"ان دونوں ماں بیٹی کے قدم اس گھر میں پڑے اور ہمارے ڈیڈ بھی چلے گئے۔" ہادی نے پھر کہا۔

"آپ کی بات صحیح ہے لیکن میں پھر کہتا ہوں اس میں رابیل کا کوئی قصور نہیں ہے۔"نوفل نے سخت اثرات کے ساتھ کہا۔وہ بہت کم سنجیدہ ہوتا تھا مگر آج اسے عبدالہادی کی باتیں بہت بری لگ رہیں تھیں۔

"رابیل نے صرف ان آسائشوں کی وجہ سے یہاں رہنے کا فیصلہ کیا۔حالانکہ اسے اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے تھا۔یہ چیز اس کے اندر کے لالچ کو ظاہر کرتی

ہیں۔ تمہیں نہیں لگتا کہ اس کی یہ حرکت قابل نفرت ہے۔"؟ہادی اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔ یا شاید وہ نوفل کو کریدرہا تھا۔ شاید وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ واقعی رابیل قابل نفرت ہے یا ں نہیں۔

"اس نے یہاں رہنے کا فیصلہ صرف پھپھو کی وجہ سے کیا تھا۔اور پھپھو کی بھی یہی خواہش تھی کہ وہ ان کے ساتھ رہے۔اور وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اسے یاد بھی نہیں نہیں تھا کہ اس کے ورثاء کہاہیں۔"نوفل پھر اس کی حمایت میں بولا۔

ہادی سوچ میں پڑ گیا۔ حیرت سے اس کی شکل کو دیکھ رہا تھا۔ وہ عمر میں اس سے چار سال چھوٹا تھا۔ لیکن آج اسے لاجواب کرتا جارہا تھا۔

"میرے خیال میں جو انسان ہمارے گھر کی بربادی کا ذمہ دار ہے۔اس کی اولاد کے لیے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔اور نہ ہی تو ہمارے دلوں میں اس کے لئے کوئی نرم گوشہ ہونا چاہیے۔"ہادی نے کہا تو نوفل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہاں آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن میں پھر بھی یہی کہوں گا کہ..اس۔۔میں ۔۔رابیل۔۔کا۔۔کوئی قصور۔۔نہیں۔۔ہے۔"اپنے آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے نوفل نے کہااور وہاں سے چلا گیا۔

■ ■ ■ ■

رابیل رات کو اپنے کمرے میں بیٹھ کر پڑھائی کر رہی تھی۔آسیہ بی بی سو گئی تھیں۔اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا ہلکی سی آواز میں۔اس نے وقت دیکھا رات کے گیارہ بج رہے ہیں۔

(اس وقت کون ہو سکتا ہے پھوپھو تو سو گئی ہیں۔۔اور کومل آتی نہیں میرے کمرے میں۔)رابیل نے پریشان ہو کر سوچا۔وہ اٹھی اور اس نے دروازہ کھولا سامنے عبدالہادی کھڑا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

"اندر آسکتا ہوں دو منٹ کے لئے۔"ہادی نے اجازت مانگی۔

www.novelsclubb.com

رابیل اُسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔وہ کبھی بھی اس کے کمرے میں نہیں آیا تھا خاص کر اتنی رات کو۔

"اگر تمہاری حیرت ختم ہو گئی ہو تو اندر آ جاؤں؟۔"رابیل کو اس طرح خاموش دیکھ کر ہادی بولا۔

رابیل نے دروازے کے سامنے سے ہٹ کر اس کو اندر آنے کا راستہ دیا۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

(پتا نہیں اب کون سا پہاڑ میرے سر بے گرانے کے لیے آیا ہے۔)رابیل کو اندیشوں نے گھیر لیا۔

ہادی آہستہ سے چلتا ہوا اس کے بیڈ تک آیا اور اس کے ہاتھ میں جو فائل تھی اس نے زور سے بیڈ پر پھینک دی۔رابیل حیرت سے اس کو اور پھر فائل کو دیکھ رہی تھی۔

صبح پھپھو نے بتایا تھا کہ آج تمہاری اکیسویں سالگرہ ہے۔میں کب سے اس دن کے انتظار میں تھا۔سوچا آج تمہاری سالگرہ کا "تحفہ" تمہیں دے دوں۔"ہادی نے لفظ تحفہ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

رابیل حیرت کا مجسمہ بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

"بیٹھ جاؤ۔"ہادی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ چپ چاپ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"یہ اس گھر کے کاغذات ہیں۔کب سے میں نے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔میرے ڈیڈ نے یہ گھر تمہاری ماں کو حق مہر میں لکھ کر دیا تھا۔اور قانون کے مطابق ان کے مرنے کے بعد یہ گھر تمہاری ملکیت ہو گا۔سوچا تمہیں تمہاری امانت دے دوں جو اتنے سالوں سے میں نے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ویسے ماننا پڑے گا تمہاری ماں تھی بہت شاطر عورت۔ضرور نکاح کرنے سے پہلے انہوں نے یہ شرط رکھی ہو گی ڈیڈ کے سامنے۔خیر میں چلتا ہوں۔نیا گھر مبارک ہو رابیل انصاری۔۔۔"ہادی نے کہا اور اس کے کمرے سے نکل گیا۔

رابیل حیرت سے ان کاغذات کو دیکھ رہی تھی۔ عبدالہادی اس کے سر پر آسمان گرا کر گیا تھا۔

■ ■ ■ ■

معاذ نے آج پورا ارادہ کیا تھا رابیل سے بات کرنے کا۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا، کے صبح وہ یونیورسٹی آئی تھی۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد چلی گئی۔ وہ کہاں گئی معاذ یہ نہیں جانتا تھا۔ پھر سارا دن ہی وہ باہر رہی۔ اور آخری لیکچر اس نے واپس آکر اٹینڈ کیا۔ پھر اسی لڑکے کے ساتھ بائیک پر چلی گئی۔ اس کی اس حرکت سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس لڑکے سے چھپ کر گئی ہے۔ پھر دو تین دن تک یہ سلسلہ ایسے ہی چلتا رہا۔

www.novelsclubb.com

معاذ کو اندازہ ہو رہا تھا کہ رابیل کسی خفیہ سرگرمی میں ملوث ہے۔ وہ معاذ کے لیے مزید مشکوک ہو گئی تھی۔

(آخر کیوں میں ایک اجنبی لڑکی میں اتنی دلچسپی لے رہا ہوں۔حالانکہ وہ میرے ٹائپ کی ہے ہی نہیں۔)وہ دل میں سوچ رہا تھا۔

بالآخر ایک دن اس نے ہمت کی اور طے کر لیا کہ آج وہ ہر حال میں رابیل سے بات کرے گا۔

اسی ارادے سے لیکچر ختم ہونے کے بعد وہ تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا اور رابیل کے باہر جانے کا انتظار کر رہا تھا۔جب وہ اٹھ کر جانے لگی تو معاذ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

رابیل نے محسوس کیا کہ وہ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اس کو عجیب واہمے ستا رہے تھے کہ معاذ اس کے پیچھے کیوں آ رہا ہے۔اس نے اپنے چلنے کی رفتار بڑھا دی۔وہ تیزی سے احاطہ عبور کر کے سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی۔

معاذ ایک دم اس کے آگے کھڑا ہو گیا۔اس کا راستہ روک لیا۔اس کی اس اچانک حرکت پر رابیل چونک گئی۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ میرا رستہ چھوڑیں۔"رابیل نے غصے سے کہا۔

"میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔مجھے لگتا ہے میرا آپ سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔میرے لیے بھی اور آپ کے لئے بھی۔۔۔"معاذ نے کہا تو رابیل کی بیٹ مس ہوئی۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔آئندہ اس طرح میرے سامنے مت آیئے گا۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"رابیل نے غصے سے معاذ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

www.novelsclubb.com

معاذ کچھ بول ہی نہیں پایا۔یہ لہجہ۔۔یہ آنکھیں۔۔یہ آواز۔۔

معاذ سوچ میں پڑ گیا۔رابیل کہہ کر تیزی سے آگے نکل گئی۔معاذ وہاں کھڑا رہ گیا۔

رابیل نے موبائل میں وقت دیکھ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔وہ کتنی دیر سے گیارہ بجنے کا انتظار کر رہی تھی۔ایک فائل اٹھا کر باہر لاؤنج میں آئی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔بہت ساری ہمت جمع کر کے وہ ہادی کے کمرے کے دروازے تک آئی۔آرام سے دروازہ کھٹکٹایا تاکہ کوئی سن لے۔

ہادی اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ کھول کر کچھ کام کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل لگ رہیں تھیں۔لیکن اسے کام ختم کر کے پھر ہے سونا تھا۔وہ حیران تھا کہ اس وقت کون اس کے کمرے میں آسکتا ہے۔اس نے سوچا ضرور نوفل ہو گا۔

"کون ہے آجاؤ۔" ہادی نے کہا تو رابیل کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی۔اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔رابیل اس کے قریب آکر رکی اور فائل اسی انداز میں بیڈ پر پھینکا جس انداز میں ہادی نے پھینکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کے گھر کے کاغذات ہیں۔ میں وکیل کے پاس گئی تھی۔ میں نے گھر واپس آپ کے نام کر دیا ہے۔" رابیل نے سخت اثرات کے ساتھ کہا۔

ہادی تھوڑی دیر تو حیرت سے اسے دیکھتا رہا اور پھر فائل کو دیکھا.

"کوئی احسان نہیں کیا ہے تم نے رابیل مجھ پر۔ یہ گھر میرا تھا اور مجھے ہی واپس مل گیا۔ میں چاہتا تو کسی اور طریقے سے بھی واپس لے سکتا تھا میرے لیے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ مگر میں تو صرف تمہاری نیت چیک کرنے کے لئے آیا تھا اس رات۔" ہادی نے کہا تو رابیل نے اک زخمی نگاہ اس پر ڈالی اور پھر نظریں جھکا لیں۔

"میرے لئے دوسرا گھر لینا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لیکن بات یہ ہے کہ گھر اینٹوں سے نہیں بنتا۔ میرے لیے اس گھر کی اہمیت اس لیے ہے کہ اس میں میرے ماں باپ کی یادیں ہیں۔ میرے بچپن کی یادیں ہیں۔ تمہارے لئے اینٹوں سے بنا ایک گھر ہو گا۔ لیکن میرے لیے یہ میرا آشیانہ ہے۔ جس کو تمہاری ماں نے آگ لگا دی

تھی۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو۔" ہادی نے کہا اور واپس اپنی نظریں لیپ ٹاپ پر جما دیں۔

"مجھے آپ کے گھر اور آپ کے پیسے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ اور مجھے آپ سے کچھ چاہیے بھی نہیں۔ ہاں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ آپ میری یونی کی فیس بھریں۔ میں جانتی ہوں یہ فیسیں لاکھوں میں ہیں۔ لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کی پائی پائی واپس کر دوں گی۔ میں کسی کا احسان نہیں رکھتی۔ میں اسی لئے پڑھائی میں اتنی محنت کر رہی ہوں تاکہ کچھ بن جاؤں اور آپ کا قرض اتار دوں۔ میں نے اپنی ڈائری میں وہ ساری رقم لکھ رکھی ہے جو آپ نے مجھ پر خرچ کی ہے۔ آج نہیں تو آج سے دس سال بعد ہی سہی میں آپ کو آپ کی ساری رقم واپس کر دوں گی۔" رابیل نے رسان سے کہا تو ہادی لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پر رکھ کر ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر رابیل کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر وہی طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں تم یہ سب کیسے کرو گی۔ضرور کسی امیر لڑکے۔۔۔نہیں نہیں بلکہ کسی امیر شادی شدہ آدمی کو پھنسا کر۔۔اس کی دوسری بیوی بن کر۔۔حق مہر میں ایک موٹی سی رقم اس سے وصول کر کے میرا قرض واپس کرو گی۔یہی طریقہ تمہاری ماں کا تھا اور یہی طریقہ تمہارا ہو گا مجھے یقین ہے۔"ہادی کے الفاظ رابیل کی سینے میں کسی تیر کی مانند پیوست ہوئے تھے۔

"ویسے مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ تم واقعی اپنے باپ کی بیٹی ہو یا میرے باپ کی۔۔"ہادی نے کہا تو رابیل زور سے چیخی۔

"ہادی."اس نے اتنی زور سے ہادی کا نام لیا تو ایک پل کو ہادی بھی حیران رہ گیا ۔آج تک اس نے ہادی سے اتنی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری مری ہوئی ماں پر اتنا گھٹیا الزام لگانے سے پہلے یہ تو سوچ لیا ہوتا کہ یہ الزام صرف میری ماں پر نہیں بلکہ اپنے مرے ہوئے باپ پر بھی لگا رہے ہو تم۔"رابیل

نے بلند آواز میں غصے سے کہا اور تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔ دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ اس کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

ہادی حیرت سے اس دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے رابیل گئی تھی۔ آج پہلی بار رابیل نے اس سے اتنی اونچی آواز میں بات کی تھی۔ اور اسے آپ کی بجائے تم کہہ کر پکارا تھا۔

■■■■

رابیل اپنے کمرے میں واپس آئی۔ اسے ہمیشہ ہادی کی باتوں پر غصہ آتا تھا۔ مگر آج اسے ہادی کی بات پر دکھ ہو رہا تھا۔ وہ بیٹھ گئی اور بے بسی سے رونے لگی۔ بچوں کی طرح سسکیاں لے رہی تھی۔ اپنے ہاتھ سے آنسو پونچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عبدالہادی تم نے میری روح کو جتنے زخم دیے ہیں۔ میں کبھی نہیں بھلا سکتی۔ تم نے جو ظلم مجھ پر کیے ہیں میں وہ سب بھولنے کو تیار ہوں۔ شاید میں ان سب کے لیے تمہیں کبھی نہ کبھی معاف بھی کر دوں۔ لیکن جو تم اپنے الفاظ سے میری روح

کو چیرتے ہو نا۔ وہ میں کبھی معاف نہیں کر سکتی۔" وہ روتے ہوئے کہتی جا رہی تھی۔

میں تمہاری ہر بات برداشت کرتی آئی ہوں۔ لیکن آج جو تم نے کہا ہے نا وہ میری برداشت سے باہر ہے۔

اچانک اسے یاد آیا کہ آج اس نے زندگی میں پہلی بار ہادی سے اونچی آواز میں بات کی تھی۔ اس پر غصہ بھی کیا تھا۔ اور آپ کی بجائے اسے تم کہا تھا۔

وہ ایک دم اٹھ بیٹھی۔ "اس کا مطلب میرے دل سے ہادی کا خوف ختم ہوتا جا رہا ہے۔ مجھ میں اتنی ہمت آگئی کہ میں اس پر غصہ کر سکوں۔" اس نے کہا اس کو اب خوشی محسوس ہو رہی تھی اچانک اس کا موڈ تبدیل ہو گیا تھا۔

"وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ کوئی ساری زندگی ہمیں ہراساں نہیں کر سکتا۔ آخر میرا بھی وقت آئے گا عبدالہادی۔ بلکہ اب میرا وقت آج سے شروع ہو

چکا ہے۔میرے بھی حالات بدلیں گے اب۔" وہ خود سے کہتی جا رہی تھی۔اچانک اس کے اندر ایک توانائی آ گئی تھی۔

کافی دیر ہو گئی اب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئی تھی۔اس نے موبائل اٹھایا اور وقت دیکھا۔رات کے بارہ بج چکے تھے۔اسے سونا بھی تھا کیوں کہ وہ سویرے جاگتی تھی۔ مگر آج سی نیند نہیں آ رہی تھی۔

اس نے فیس بک کھولا اور سرچ بار میں معاذ صدیقی لکھا اس کی آئی ڈی تلاش کرنے کی غرض سے۔بہت آسانی سے اسے آئی ڈی مل گئی تھی۔وہ اس کی آئی ڈی سکرول کرنے لگی۔ایک پوسٹ پر جا کر ٹھہر گئی۔

معاذ کی تصویر تھی ریاض صدیقی کے ساتھ۔اور اوپر لکھا ہوا تھا۔آئی لو یو چاچا جانی۔ تصویر ایک مہینہ پہلے اپلوڈ کی گئی تھی۔رابیل کا دل عجیب سا ہو گیا۔

اس نے تصویر زوم کی اور اپنے باپ کا چہرہ دیکھنے لگی۔اس کی آنکھ بھر آئی۔

"شکر ہے میرے ابو زندہ ہیں۔" اس نے دل میں شکر کیا۔ اتنے دنوں سے اسے جو وہم ستا رہا تھا۔ اس کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس نے سکون کا سانس لیا

"میں آپ کی ہی بیٹی ہوں ابو۔ ہاں میں آپ کی بیٹی ہوں۔" اسے ہادی کی بات یاد آئی تو وہ اپنے باپ کی تصویر سے بات کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

(بیلا تم میری بیٹی ہو نا میرے ساتھ رہو گی نا؟ ریاض صدیقی نے اس سے پوچھا۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

"نہیں میں امی کے ساتھ جاؤں گی۔" رابیل نے کہا تو ریاض صدیقی نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ان کا دل دکھ سے بھر گیا۔ ان کو لگا کہ کوئی بھی ان سے محبت نہیں کرتا ہے۔ نا ان کی بیوی ان کے ساتھ رہی۔ اور اب نہ ان کی بیٹی ان کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ اس دن وہ چلے گئے اور دوبارہ کبھی واپس نہیں آئے رابیل سے ملنے کے لیے۔ وہ ایسے ہی تھے۔ ایک بار کسی نے دھدکار دیا تو وہ دوبارہ پلٹ کر اسے نہیں دیکھتے تھے۔ وہ اندر سے ٹوٹ چکے تھے۔ بیوی کی بیوفائی انسان کو اندر سے ختم کر

دیتی ہے۔وہ سمجھتے تھے بیٹی کو بھی اُن سے اس لیے نفرت ہو گئی تھی کیوں کے وہ امیر نہیں تھے۔اُنکی غربت اُنکا جرم ٹھہری۔)

رابیل ماضی کے یادوں کے جھروکوں سے واپس آئی۔

"میں جلد آپ کے پاس آؤں گی ابو۔ مگر کچھ بن کر۔ایک کامیاب شخصیت بن کر۔"رابیل نے کہااور سونے کی تیاری کرنے لگی۔

■■■■

رات کھانے کی میز پر سب جمع تھے۔ کھانے پر بہت سارے لوازمات نہیں بنائے جاتے تھے۔ایک یا دو ڈش بنائے جاتے تھے۔ہادی کا ماننا تھا کی رزق ضائع نہیں کرنا چاہیے۔اس لئے وہ ایک ہی ڈش بنواتا تھا۔اور سب افراد کو وہی کھانا پڑتا تھا۔ کبھی کبھار دو ڈشز بن جایا کرتی تھیں۔ لیکن دو سے زیادہ نہیں۔

ہادی کا ماننا تھا کہ ضروری نہیں کہ انسان کے پاس پیسہ ہو تو وہ فضول خرچی کرے۔اتنا ہی کھانا پکایا جائے جتنا سب آرام سے کھا سکیں۔آج بھی بریانی بنی

تھی۔اور سب کو ہی کھانا پڑ رہی تھی۔سوائے آسیہ بی بی کے۔وہ شوگر کی مریضہ تھیں۔چاول کم ہی کھاتی تھیں۔کھانا آسیہ بی بی اپنی نگرانی میں ملازمہ سے بنوایا کرتی تھیں۔بلکہ یوں کہیں کہ وہ خود بناتی تھیں۔ملازمہ ان کی مدد کر دیا کرتی تھی۔

"پھپھو آپ کو بہت دکھ ہوتا ہو گا نا۔۔بریانی جیسی چیز کو چھوڑ کر آپ کو روٹی کھانا پڑ رہی ہے۔یہ شوگر بھی بہت ظالم چیز ہے۔"نوفل نے کہا۔

"نہیں بیٹا میں تو کہتی ہوں شوگر ہے بھی شکر ہے۔"آسیہ بی بی نے کہا۔

"ہائے پھپھو آپ سے زیادہ شکر گزار بندی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔جو شوگر جیسی بیماری پر بھی شکر ادا کر رہی ہیں۔"کومل نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔کھانے کے ساتھ ساتھ ہلکا پھلکا ہنسی مذاق بھی چلتا جا رہا تھا سب کا۔

ہادی نے محسوس کیا کہ رابیل آج معمول سے زیادہ اداس ہے۔اور گفتگو میں بنا کوئی ردِ عمل ظاہر کیے لیے بریانی کی پلیٹ میں چمچ گھماتی جا رہی ہے۔وہ کھانا نہیں کھا رہی تھی۔آج اس نے سر اٹھا کر کسی کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ورنہ وہ گفتگو میں

حصہ نہ بھی لے تو کم از کم مسکرا ضرور دیا کرتی تھی سب کی باتوں پر۔ لیکن آج وہ بہت چپ چاپ تھی۔ ہادی نے اپنا موبائل اٹھایا اور رابیل کو پیغام لکھنے لگا۔

رابیل کے سامنے پڑا موبائل تھرتھرایا تھا جو کہ وائبریشن پر لگا ہوا تھا۔

"one new message from bhoot"

(بھوت کے نمبر سے پیغام)

اوپر اسکرین میں جگمگا رہا تھا۔

رابیل نے پیغام کھول کر پڑھا۔

"I am sorry."(میں معذرت خواہ ہوں)"

www.novelsclubb.com

لکھا ہوا تھا۔

رابیل کافی دیر تک اس پیغام کو دیکھتی رہی۔ زندگی میں پہلی بار آج کسی بات کے لئے ہادی نے اس سے معافی مانگی تھی۔

اس نے ایک نظر اٹھا کر ہادی کو دیکھا۔ہادی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔شاید وہ اس کے رد عمل کا منتظر تھا۔جو اس نے پیغام پڑھنے کے بعد دینا تھا۔دونوں کا "آئی کانٹیکٹ" ہوا۔رابیل نے پھر نظریں جھکا لیں۔لیکن کھانا پھر بھی نہیں کھا رہی تھی۔ہادی کو دیکھ کر آج بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔جب سے رابیل اس کے کمرے سے گئی تھی تب سے اس کے دل میں ایک چبھن سی تھی۔

ہادی نے پھر موبائل اٹھایا اور اس کو پیغام لکھنے لگا۔

"شرافت سے کھانا کھاؤ۔میرا غصہ رزق پر مت ہوا تارو." یہ دوسرا پیغام بھوت کے نمبر سے موصول ہوا تھا۔رابیل نے پیغام پڑھا اور ہادی کی طرف دیکھے بغیر وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔کھانا بھی نہیں کھایا۔ہادی نے اسے جاتا ہوا دیکھا۔اس کا دل بھی کھانے سے اچاٹ ہو گیا۔اور ایسا آج پہلی بار ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس دن کے بعد سے ہادی کی کیفیت کچھ عجیب ہی ہو رہی تھی۔ وہ آفس میں تو ہوتا تھا لیکن اس کا دھیان رابیل کی طرف جا رہا تھا بار بار۔ پہلی بار اسے اپنی کہی ہوئی کسی بات پر ندامت ہو رہی تھی۔

کافی دن ایسے ہی گزر گئے۔ رابیل اسے دیکھتی تھی تو منہ دوسری طرف پھیر لیتی تھی۔ ویسے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ لیکن اب اسے فرق پڑ رہا تھا۔ ایک تو نوفل کی باتیں اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔ دوسرا وہ اپنے کہے ہوئے الفاظ پر شرمندہ تھا۔

"کیا ہوا ہادی بہت دنوں سے دیکھ رہا ہوں تم پریشان ہو" اس کے دوست حماد نے اس کی پریشانی بھانپتے ہوئے پوچھا۔ حماد اس کا کزن بھی تھا اور اس کا بہترین دوست بھی۔ ہادی کے گھر کے معاملات اس سے کچھ ڈھکے چھپے نہیں تھے۔ اسے اس کی ہر بات پتہ تھی۔ حماد کا اس کے گھر آنا جانا بالکل بھی نہیں ہوتا تھا۔ حماد نے بھی ہادی کی طرح اپنے والد کا بزنس سنبھالا ہوا تھا۔ اس کے پاس کہیں آنے جانے کا وقت

www.novelsclubb.com

نہیں ہوتا تھا۔اُسے جب بھی ہادی سے ملنے کی ضرورت ہوتی تھی وہ اس کے آفس آجاتا تھا۔یا پھر باہر کسی قلب وغیرہ میں دونوں رات کو نکل جاتے۔

ہادی نے اپنی پریشانی کی وجہ اسے بتائی۔

"اچھا یہ وہی لڑکی ہے جو تمہارے ڈیڈ کی سیکنڈ وائف کی بیٹی ہے۔وہ ابھی تک تم لوگوں کے گھر ہی رہ رہی ہے؟۔؟حماد نے پوچھا تو ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بہت غلط بات کر دی میں نے یار۔وہ لڑکی ذات ہے۔مجھے اس سے اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔حالانکہ میں سے پسند نہیں کرتا۔لیکن پھر بھی۔۔۔" ہادی نے افسوس سے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے لیکن وہ بچی ہے نہیں سمجھی ہو گی تمہاری بات۔"حماد نے کہا۔

"وہ اب بچی نہیں رہی ہے۔میرے قد کے برابر آگئی ہے۔تم نے شاید بہت پہلے اسے دیکھا تھا تمہیں یاد نہیں۔اب تو اس نے یونی میں ایڈمیشن بھی لے لیا ہے۔" ہادی نے کہا۔

"اچھا وقت اتنی تیزی سے گزرتا ہے پتہ ہی نہیں چلتا۔سال تو اب چٹکیوں میں گزر جاتے ہیں۔"حماد نے کہا۔

"تو پھر اس کی پڑھائی کے اخراجات کون اٹھا رہا ہے؟"حماد نے تجسس سے پوچھا۔

"میں ہی اٹھا رہا ہوں پچھلے آٹھ سال سے۔بس پھوپھو کی ضد تھی۔"ہادی بولا۔

"ہمم کافی خرچہ کر دیا تم نے اس پر۔"حماد نے سر ہاں کے انداز میں ہلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اور محترمہ فرماتی ہیں کہ وہ میری پائی پائی واپس کر دے گی۔ جب کچھ بن جائے گی تو۔۔۔" ہادی نے کہا تو اس کی بات سن کر حماد نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ وہ اتنا ہنسا کہ اس کی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔

ہادی کافی دیر اسے حیرت سے دیکھتا رہا اور اس انتظار میں تھا کہ وہ ہنسنا بند کرے تو اس سے پوچھے کہ کیوں ہنس رہا ہے۔

"لگتا ہے یہ لڑکی انڈین ڈرامے کچھ زیادہ ہی دیکھتی ہے۔ بالکل انڈین ہیروئن والے ڈائیلاگ بولے ہیں اس نے۔ پائی پائی واپس کر دوں گی۔۔۔" حماد کہہ کر پھر زور زور سے ہنسنے لگا۔

"مجھے تو اب لگ رہا ہے کہ تو انڈین ڈرامے دیکھتا ہے بہت شوق سے۔" ہادی نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نہیں دیکھتا یار تیری بھابھی دیکھتی ہیں۔ میرے پاس تو وقت ہی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی قسط مس ہو جاتی ہے تو وہ رات کو کمرے میں بیٹھ کر موبائل پر دیکھتی

ہے۔تو پھر میں بھی ڈائیلا گز سن لیتا ہوں بیٹھا بیٹھا۔۔۔اسی لیے کہا کہ وہ انڈین ڈرامے زیادہ دیکھتی ہو گی۔"حماد نے اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں چالاکی اُسے ورثے میں ملی ہے۔"ہادی نے کہہ کر سگریٹ اٹھایا اور جلا کر پہلا کش لیا۔

"اگر اتنی پریشانی ہو رہی ہے تو سوری بول دے اسے۔"حماد نے حل پیش کیا۔

"یقین کرو میرے لیے دنیا میں سب سے مشکل کام اُسے سوری بولنا تھا۔لیکن پھر بھی میں نے ہمت کر کے اس کو میسج کیا۔لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور تب سے لے کر اس کا موڈ مجھ پر خراب ہے۔خیر موڈ تو اس کا کبھی بھی مجھ پر صحیح نہیں تھا۔لیکن اس بار میری غلطی ہے تو میرے دل میں بہت بوجھل ہو رہا ہے۔"ہادی نے کہا اور دھواں منہ سے باہر نکلا۔

"تم نے غلطی یہ کر دی کہ اس کو میسج کیا۔ تم اسے فیس ٹو فیس سوری بولو۔ بہت فرق ہے میسیج میں اور آمنے سامنے سوری بولنے میں۔۔۔" حماد نے ایک اور حل پیش کیا۔

"یہ بہت مشکل ہے۔ میں اس کے سامنے جھکنا نہیں چاہتا۔" ہادی نے کہا۔

"اگر دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہو تو جھکنا ہی پڑے گا۔ ورنہ اسی بوجھ کے ساتھ بیٹھے رہو۔" حماد نے کہا۔

ہادی کسی خیال میں کھو گیا۔ اس نے آج تک جو بھی کیا رابیل کے ساتھ اسے لگا وہ صحیح کر رہا ہے۔ لیکن یہ بات اس کے دل کو چبھ رہی تھی۔ وہ اس کے گھر میں رہتی تھی فطری طور پر وہ دل سے اسے ایسے ہی سمجھتا تھا جیسے کہ اس کے خاندان کی کوئی لڑکی ہے۔ اسے اس کی عزت کا بہت خیال تھا۔ وہ اس کی ماں کے بارے میں بہت کچھ کہتا تھا۔ لیکن کبھی رابیل نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا اس طرح کا۔ لیکن اس

کا اتنی زور سے چیخنا۔اور اسی جواب دینا۔آپ کی بجائے تم کہہ کر پکارنا۔۔۔ان باتوں نے اسے احساس دلایا تھا کہ اس نے واقعی غلط کیا ہے۔

■■■■

ہادی حسب معمول اپنی گیلری میں بیٹھا ہوا تھا۔اچانک اسے یاد آیا۔کے کہیں رابیل نیچے لان میں چہل قدمی تو نہیں کر رہی ہے۔وہ دیکھنے کے ارادے سے کھڑا ہوا اور نیچے جھانکا۔وہاں پر ٹہل رہی تھی۔ہادی انتظار میں تھا کہ وہ کب اندر جائے گی۔جب وہ اندر جانے لگی تو ہادی تیزی سے نیچے کی طرف بھاگا۔وہ رف سے حلیے میں تھا۔

رابیل مرکزی دروازہ عبور کر کے اندر کی طرف آنے لگی۔تو اسے کسی کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"I am sorry"

رابیل نے مڑ کر دیکھا۔ہادی دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔لاؤنج میں نیم اندھیرا تھا۔پہلے تو حیران ہوئی۔(عبدالہادی دنیا کا سب سے

مغرور انسان مجھ سے معافی مانگ رہا ہے؟)اس نے دل میں خود سے کہا۔اور بنا کوئی جواب دیے آگے بڑھ گئی۔

ہادی کو اس کی یہ حرکت بہت بری لگی اور غصہ بھی آیا۔ہادی کبھی کسی سے معافی نہیں مانگتا تھا۔کیونکہ اسے کبھی بھی اپنا آپ غلط لگا ہی نہیں تھا۔وہ ہمیشہ خود کو صحیح اور دوسروں کو ہی غلط سمجھتا آیا تھا۔اس کی ایسی ہی ذہنیت تھی وہ دوسروں سے الگ تھا۔وہ اپنی "میں" میں جینے والا شخص تھا۔خود پرست تھا۔آج پہلی بار وہ ایک ایسی لڑکی سے معافی مانگنے پر مجبور ہو گیا تھا۔جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔اوپر سے اس کا یہ رد عمل بہت الجھن میں ڈال رہا تھا۔

رابیل بنا کچھ کہے تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ہادی بھی اس کے پیچھے بھاگا۔اس سے پہلے کہ وہ کمرہ لاک کرتی ہادی دروازہ دھکیل کر اندر آ گیا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ میں پھپھو کو بتاؤں گی۔"اس نے دبی دبی آواز میں کہا اس کے لہجے میں غصہ جھلک رہا تھا۔

"جب ایک انسان تم سے اپنی غلطی کی معافی مانگ رہا ہے۔تو پھر بجائے یہ کہ جواب دینے کے لئے اتنا اترا کیوں رہی ہو؟سوری بولا ہے تو اس it's ok بول دینے میں کیا جاتا ہے؟"ہادی نے دروازہ بند کیا اور اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر غصے سے کہا۔

رابیل غصے سے نیچے فرش کو دیکھتی جا رہی تھی۔

"آپ میرے کمرے سے چلے جائیں ورنہ میں پھپھو کو جگا دوں گی۔"اس نے نیچی نظروں کے ساتھ ہی کہا۔اس رات اسے لگا تھا کہ اس کا خوف ختم ہو گیا ہے۔لیکن آج پھر سے کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

"اٹس اوکے بول دو چلا جاؤں گا پھر."ہادی نے کہا۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو ان سب کے لیے مجھ سے معافی مانگنی چاہیے۔جو کچھ آپ نے بچپن میں میرے ساتھ کیا۔"رابیل نے بہت ہمت کر کے اسے کہا۔

"کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ بچپن میں ذرا بتاؤ؟" ہادی اپنے دونوں ہاتھ ٹراوزر کی جیب میں ڈال کر بولا۔

"بتاؤں؟" رابیل نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

عبدالہادی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔وہاں وحشت ہی وحشت تھی۔ نفرت ہی نفرت تھی۔آج کیا کچھ نہیں دکھ رہا تھا ہادی کو اس کی آنکھوں میں۔وہ آج تک اسے بارہ سال کی بچی ہی سمجھ رہا تھا۔لیکن آج اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ہادی کو احساس کہ وہ اب بچی نہیں رہی ہے۔۔۔

****

ہادی تیزی سے بنا دروازے پر دستک دیے اندر داخل ہوا۔اُسکی اچانک آمد پر جمشید انصاری دم بخود رہ گئے۔شہیرین بیڈ پر نیم دراز تھی۔جمشید انصاری صوفے پر بیٹھے کسی سے فون پر بات کر رہے تھے۔انہوں نے دیکھا ہادی کی آنکھیں سرخ ہیں، بال

بکھرے ہوئے ہیں۔وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر شہرین کے پاس آیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچے ہوئے اسے اٹھانے لگا۔

"نکلو میری ماں کے کمرے سے۔" وہ اسے کھینچ کر دروازے تک لینا چاہ رہا تھا۔شہرین مزاحمت کرنے لگی۔جمشید صاحب ہڑبڑا گئے۔

"ہادی آرام سے بیٹا۔" انہوں نے شہرین کا ہاتھ چھڑایا۔

"آپ کیسے اسے میری ماں کے کمرے میں لا سکتے ہیں؟ اسے کہیں یہ ابھی کے ابھی یہاں سے نکل جائے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" ہادی نے دانت چباتے ہوئے اپنے باپ سے کہا۔

"ہادی بیٹا یہ میری بیوی ہے اب۔میرے ساتھ ہی رہے گی۔تم تو بڑے ہو سمجھدار ہو۔تم سے مجھے اسے ردِ عمل کی توقع ہر گز نہیں تھی۔تم تو میرے فیورٹ بیٹے ہو۔" جمشید انصاری نے اسے آرام دا کرنا چاہا۔

"آپ ایسے نہیں مانے گے۔" ہادی نے کہہ کر اپنی جینز کی پچھلی جب سے پسٹل نکل کر اپنی کنپٹی پر رکھ دیا۔

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں خود کو مار دونگا اگر یہ میری ماں کے کمرے سے نہیں گئی تو۔" ہادی کی اس حرکت پر جمشید انصاری کی روح تک لرز گئی۔اُنکا جان سے پیارا بیٹا خود پر پسٹل تانے کھڑا تھا۔یہ منظر اُنکے لیے قیامت سے کم نہیں تھا۔

"شہرین تم جاؤ یہاں سے۔" جمشید انصاری کی آواز جیسے اُنکے حلق میں ہی کہیں پھنس گئی تھی۔انکو اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

شہرین ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کمرے سے باہر بھاگی۔اسے یہ خوف لاحق ہو گیا کہ ہادی کہیں اُسے ہی نہ مار دے۔

www.novelsclubb.com

■ ■ ■ ■

بیلا کی آنکھ دیر رات سے کھلی۔آسیہ نے اسے اپنے ساتھ سلایا ہوا تھا۔ساتھ کو مل بھی سو رہی تھی۔بیلا اٹھی اور شہرین کی تلاش میں سر گرداں ہو گئی۔نیند میں اُسکی

پونی ڈھلک کر بے ترتیب ہو گئی تھی۔وہ آنکھیں موندتی ہوئی باہر لاؤنج تک آئی جہاں ہادی پہلے سے بیٹھا کسی سوچ میں مستغرق تھا۔دروازہ کھولنے کی آواز پر اُسنے سر اٹھا کر دیکھا۔

بیلا ایک پل کو ٹھٹھک گئی اسے دیکھ کر۔ہادی اسے خونخوار نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔بیلا کو سمجھ نہیں آئی کے وہ کہاں جائے۔

ہادی اٹھ کر آہستہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"کیوں باہر آئی ہو؟"ہادی دبی ہوئی آواز میں پوچھا کہیں آسیہ سن نہ لیں۔

بیلا کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے اسے ہادی سے ڈر لگ رہا تھا۔خوچ گھنٹے پہلے ہونے والا تماشہ اسے یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے امی کے پاس جانا ہے۔میری امی کہاں ہیں؟"اُسنے خوفزدہ ہو کر پوچھا۔

ہادی تھوڑا سا جھکا اور اُسکے برابر ہو کر اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"میرا نہیں خیال کہ تمہاری خود غرض ماں کو تمہاری کسی بھی قسم کی کوئی فکر ہو گی اس وقت۔رات کے دو بج گئے اور اُسنے تمہارا پوچھا تک نہیں۔کیا تمہیں ایسی ماں سے نفرت محسوس نہیں ہو رہی؟"ہادی نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو بلا نے نفی کے انداز میں سر کو دائیں بائیں جمبش دی۔

"آؤ میں تمہاری ماں کے پاس لے جاتا ہوں۔"ہادی نے اُسکا ہاتھ تھام کر اس سے کہا اور اسے ایک کمرے کی جانب لیکے جانے لگا۔وہ اسے ایک کمرے میں لیکے آیا۔یہ کمرہ باقی کمروں سے کچھ الگ تھا۔ہادی نے کمرے کہ دروازہ لاک کیا۔

"میری امی کہاں ہیں؟"بیلا نے پوچھا۔

"یہاں."وہ اسے اسی کمرے میں موجود ایک سٹور روم نما کمرے میں لے گیا۔

"یہاں تو امی نہیں ہیں۔"بیلا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں وہ یہاں نہیں ہیں لیکن تم آج رات یہاں رہو گی۔" ہادی نے کہا اور اسے اندھیرے سٹور روم میں بند کر دیا اور خود باہر بیٹھ گیا۔

"دروازہ کھولو یہاں بہت اندھیرا ہے۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ پلیز دروازہ کھولو۔" بیلا زور زور سے دروازہ بجا رہی تھی۔

ہادی آرام سے بیٹھا ہوا اُسکی چیخیں سن رہا تھا۔

"میری امی کو بلاؤ۔ یہاں اندھیرا ہے۔ مجھے نکالو۔" دروازہ بجانے کی آواز میں شدت آگئی تھی۔

"میں تڑپ رہا ہوں تمہاری ماں کی وجہ سے۔۔ اب اُسکی اولاد کو ایسے تڑپتا دیکھ کر سکون مل رہا ہے۔ تم اسی کی حقدار ہو۔" ہادی کی وحشت میں اب کمی آگئی تھی۔ اسے لگا شہرین کی اولاد کو تکلیف دے کر وہ صحیح کر رہا ہے۔ اب اسے کچھ سکون آیا۔

بیلا تھک ہار کر روتے روتے اسی اندھیرے سٹور روم میں سو گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد آسیہ کی آنکھ کھلی۔بیلا کو نہ پا کر وہ پریشان ہوئیں۔اُٹھیں اور اُسکی تلاش میں نکال گئیں۔جب کہیں نظر نہیں آئی تو اسے لگا کے شہرین اسے لے گئی ۔وہ واپس اپنے کمرے میں جا کر سو گئیں۔

ہادی نے کچھ دیر بعد سٹور روم کا دروازہ کھول کر دیکھا۔بیلا وہاں سو گئی تھی۔ہادی نے دروازہ تھوڑا سا کھول دیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

صبح سویرے بیلا کی آنکھ کھلی۔وہ اٹھی اور سٹور روم کو دیکھنے لگی۔سوچ رہی تھی کہ وہ کہاں ہے۔اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔اسٹور میں اب تھوڑی سی روشنی تھی۔ہادی نے تھوڑا سا دروازہ کھول دیا تھا۔جس کی وجہ سے روشنی اندر آ رہی تھی۔وہاں پر بہت سارا کاٹ کباڑ پڑا ہوا تھا۔بیلا وہاں سے باہر آ گئی۔باہر آنے پر اسے یاد آیا کہ وہ کہاں ہے۔ہادی باہر لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا۔اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ رات سویا نہیں۔اس نے دیکھا بیلا کمرے سے باہر نکل رہی ہے۔بیلا دیکھ کر پھر سے خوفزدہ

ہو گئی۔ہادی نے ہاتھ کے سے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا۔وہ ڈری سہمی میں وہاں پر ہی کھڑی رہی آگے نہیں بڑھی۔وہ نہیں آئی تو ہادی خود چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"اگر تم نے گھر میں کسی کو بھی بتایا کہ میں نے تمہیں رات اسٹور میں بند کر دیا تھا تو میں تمہیں دوبارہ وہاں بند کر دوں گا۔بلکہ اس بار اسٹور میں نہیں الماری میں بند کروں گا۔"ہادی نے دھمکی دی تو وہ مزید خوفزدہ ہو گئی۔

"اب بتاؤ کسی کو بتاؤں گی۔؟"ہادی نے تصدیق چاہی تو بیلا نے نفی میں سر ہلایا۔

"اچھی بچی۔"وہ اس کا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا۔

بیلا نے گھر کے اطراف میں نظریں دوڑائیں اپنی ماں کو تلاش کرنے کے لئے.

شہرین تو نظر نہیں آئی لیکن اسے آسیہ نظر آ گئی جو کچن سے نکل کر ناشتے کی تیاری کر رہی تھی۔

"تم کہاں چلی گئی تھی رات کو اٹھ کر؟"آسیہ نے پوچھا۔

"میں امی کو ڈھونڈنے گئی تھی۔" بیلا نے جواب دیا۔اسے ہادی کی دھمکی یاد تھی۔

"اچھا آؤ ناشتہ کرو۔" آسیہ نے کہا۔

"کون سی کلاس میں پڑھتی ہو؟" آسیہ نے آملیٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا اور اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

پھر اس سے بہت سارے سوالات کرنے لگی۔آسیہ کو وہ بہت بھلی لگی تھی۔پیاری سی معصوم سی بچی۔

شہرین کا زیادہ وقت گھر سے باہر گزرتا۔وہ شام کو جمشید انصاری کے ساتھ نکل جاتی کبھی کسی تقریب میں تو کبھی کسی تقریب میں۔وہ بیلا کی طرف سے مطمئن ہو گئی تھی۔جب اس نے دیکھا کہ آسیہ بیلا کا خیال رکھ رہی ہے۔بیلا نے بھی بتایا کہ اسی پھوپھو بہت اچھی ہیں۔اس سے بہت شفقت سے پیش آتی ہیں۔اگر آسیہ نہ ہوتی تو وہ واقعی اس کے حوالے سے پریشان ہوتی اور شاید گھر سے باہر جاتی ہی نہیں یا اسے ساتھ لے کے جاتی۔

آسیہ کے بہت سمجھانے پر عبدالہادی نے غصہ کرنا چھوڑ دیا تھا۔اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ اس کا غصہ باہر نہیں نکل رہا تھا بلکہ اندر ہی اندر بڑھتا جا رہا تھا۔عبدالہادی اب چپ ہو گیا تھا۔جمشید انصاری اور شہرین کو لگا کہ ہادی نے شہرین کو قبول کر لیا ہے۔

وہ اب شہرین پر غصہ نہیں کرتا تھا۔بس صرف اسے خونخوار نظروں سے گھورتا تھا آتے جاتے۔شہری ان کو وہ ایک خطبی سا لڑکا لگتا تھا۔اس کے مقابلے میں نوافل اور کومل کافی نارمل بچے تھے۔انہوں نے شہری ان کی آنے پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔نہ غصے کا نے ناراضگی کا۔

"اصل میں عبدالہادی اپنی ماں سے بھی بہت پیار کرتا تھا۔وہ اس سے بہت کلوز تھا۔اس لئے اس کا ری ایکشن اتنا برا تھا۔مگر اب وہ چپ ہو گیا ہے تم اطمینان سے رہو۔کوشش کرو کہ اس کے سامنے مت آیا کرو۔تمہیں دیکھ کر اس کا غصہ بڑھ سکتا ہے۔میں اپنے بیٹے سے بے حد محبت کرتا ہوں۔اور کسی قسم کا نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔میں چاہتا ہوں اس کی ذہنی حالت جلدی صحیح

www.novelsclubb.com

ہو جائے۔تاکہ وہ جلد از جلد تعلیم مکمل کر کے میرا بزنس سنبھالے۔سچ کہو تو میں نے اتنی زیادہ محنت صرف اور صرف ہادی کے لیے کی ہے۔لیکن اس کی مرحومہ ماں نے اُسے میرے خلاف کر دیا۔جس کی وجہ سے ہماری بیچ فیصلے آ گئے۔"جمشید نے شہرین کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ گھر بھی عبدالہادی کے نام کر دے مجھے کچھ نہیں چاہئے بس ذہنی سکون چاہیئے۔"شہرین نے کہا۔

"گھر میں اس لیے تمھاری نام کر رہا ہوں تاکہ تمہیں کوئی اس گھر سے نکال نہ سکے۔ باقی رہی عبدالہادی کی بات تو وہ میری ساری جائیداد کا مالک ہے۔اس گھر کے علاوہ بھی بہت ہی میرے پاس۔میرا بزنس،بہت سارے پلاٹ عبدالہادی کو دینے کیلئے میرے پاس بہت کچھ ہے۔تم اس کی فکر مت کرو۔"جمشید نے کہا۔

"اور آپ کے باقی دونوں بچے کی ان کو کچھ نہیں دیں گے آپ؟"شہرین میں عبدالہادی کیلئے جمشید کے دل میں اتنی محبت دیکھی تو حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نوفل اور کومل مجھ سے ناراض نہیں ہے۔وہ مجھ سے بدگمان بھی نہیں ہیں۔میں یہ سب اس لئے کر رہا ہوں کہ عبدالہادی میرے ساتھ صحیح ہو جائے۔اس کی ماں اس کے اندر میرے خلاف اس قدر زہر بھر دیا ہے کہ وہ اتنی آسانی سے نہیں نکلنے والا۔یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ اس نے عبدالہادی کو میرے خلاف ہتھیار بنالیا تھا۔اسے جتنا میرے خلاف کر سکتی تھی اس نے کیا۔اس کی مرحومہ خود بھی اس ذہنی مریض تھی۔اور اس نے عبدالہادی کو بھی ذہنی مریض بنادیا۔مجھے ہادی کی بہت فکر ہے۔میں اسے بزنس میں مصروف کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کی ذہنی حالت کچھ بہتر ہو سکے۔مصروفیت انسان کو بہت فائدہ دیتی ہے۔دنیا کو لگتا ہے کہ میں غلط ہوں۔کوئی نہیں جانتا کہ عبدالھدی کی ماں کیسی تھی۔وہ ایک ذہنی مریض عورت تھی۔اس نے میری زندگی اجیرن کر رکھی تھی۔میرا اس کے ساتھ گزارنا بہت مشکل تھا کیونکہ اس کے اندر غصہ بہت زیادہ تھا۔اور وہی غصہ اس نے عبدالہادی کو ورثے میں دیا ہے۔اس نے میرے بیٹے کی شخصیت تباہ کر دی۔اس نے نوفل اور

www.novelsclubb.com

کو مل کر دھیان نہیں دیا۔اسی لیے وہ دونوں نارمل بچے ہیں۔اس نے اپنی ساری محنت عبدالہادی کو بگاڑنے میں کر دی۔اس کی اسی غصے کی وجہ سے اس کا بیبی شوٹ کر جاتا تھا۔اور اسی لیے اس کی نس پھٹ گئی۔اور عبدالہادی سمجھتا ہے کہ یہ سب میری اور تمہاری وجہ سے ہوا۔"جمشید صاحب نے اپنا دکھڑا شہرین کو سناتے ہوئے کہا۔

"کچھ لوگ دنیا کے سامنے ہمارا ایسا امیج بنا دیتے ہیں ہیں۔کہ ہم چاہ کر بھی ان کے خیالات اپنے بارے میں نہیں بدل سکتے۔دنیا سمجھتی ہے کہ میں نے ریاض کو اس کی غربت کی وجہ سے چھوڑ دیا اور ایک امیر آدمی سے شادی کر لی۔کوئی نہیں جانتا کہ میں نے ریاض کو صرف اس کے غصے اور اس کی طبیعت کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ہر بات پر غصہ کرنا ہر بات پر شک کرنا۔اور جب میں اسے چھوڑ کے آگئی تو اس نے ساری دنیا میں مشہور کر دیا کہ میں نے پیسے کی وجہ سے اسے چھوڑا ہے۔اس نے اپنے اندر کی خامی چھپانے کے لئے مجھ پر لالچی عورت ہونے کا الزام

www.novelsclubb.com

لگایا۔مجھے دنیا بھر میں بدنام کر دیا۔جب اس نے بیلا سے پوچھا کہ وہ اس کے ساتھ رہے گی یاں میرے۔۔تو بیلا نے کہا کہ میرے ساتھ رہے گی۔یہ سن کر وہ پلٹ کر بیلا کے پاس آیا ہی نہیں۔کیا باپ ایسے ہوتے ہیں؟اس کو سمجھنا چاہیے تھا کہ بیلا چھوٹی سی بچی ہے اور ہر بچی اپنی ماں کے ساتھ ہی نہیں رہنا چاہتی ہے۔"شہرین بھی اپنا دکھ سنانے لگی۔

■■■■

بیلا کا ایڈمیشن کو مل کے ہے سکول میں ہی کروا دیا گیا تھا۔پہلے وہ عام سے اسکول میں پڑھتی تھی۔ان ماں بیٹی کو اس گھر میں آئے ہوئے بارہ دن ہو چکے تھے۔

"اگر تم نے اچھے طریقے سے پڑھائی نہیں کی اور پوزیشن نہیں لی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"ہادی نے بیلا کی آنکھوں میں دیکھ کر دھمکی دی۔بیلا کو اس وقت ہادی ایک بھوت کی طرح لگا تھا۔اس دن کے بعد وہ اس نے اُسکا دل ہی دل میں نام

www.novelsclubb.com

بھوت رکھ دیا تھا۔اُسنے ہادی کے خوف سے پڑھائی میں محنت کرنا شروع کی۔وہ ہر ہفتے ہونے والے سرپرائز ٹیسٹ میں اُسکی کارکردگی دیکھتا۔

"تم نے دس میں سے سات نمبر کیوں لیے ڈکٹیشن میں؟ تین لفظ تم نے کیوں گی غلط کو لکھے؟انہیں کون یاد کریگا؟"ہادی نے اُسکے ٹیسٹ کا پرچہ دیکھ کر کہا۔بیلا کوئی جواب نہ دے سکی۔

"اب تمہاری سزا یہ ہے کے تم اُسے اسٹور میں بیٹھ کر تینوں لفظ پانچ پانچ سو بار لکھو گی۔"ہادی نے سزا سنائی۔

"وہاں بہت گرمی ہے میں یہاں لکھ لیتی ہوں۔"بیلا کو سٹور سے اب خوف آنے لگا تھا۔سزا کے لیے وہ اُسکا خاص مقام بن گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم چاہتی ہو کہ میں الماری میں بند کر کے تم سے نہ لکھواوں تو تمہاری مرضی۔"ہادی کی اس دھمکی اور وہ سٹور میں چلی گئی دوپہر کا وقت تھا وہاں حبس تھا پنکھا بھی نہیں تھا۔

آسیہ سمجھتی تھیں کہ ہادی بیلا کو ٹیوشن پڑھاتا ہے۔وہ مطمئین تھیں کہ ہادی کا رویہ بیلا کے ساتھ صحیح ہو گیا ہے۔وہ گھنٹوں بیلا کو ہادی کے پاس چھوڑ دیتیں تا کہ وہ اچھے سے پڑھ سکے۔

"ہادی میں بہت خوش ہوں تم بیلا کا خیال رکھ رہے ہو۔"آسیہ نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی ماں کی طرح بنے۔مجھے اس سے ھمدردی ہے۔"ہادی نے صاف جھوٹ بولا۔وہ بیلا کو ہراساں کرنے کے نت نئے طریقے سوچتا تھا۔اسے یہ سب کر کے لگتا تھا اُسکی ماں کی روح اس سے راضی ہو گی۔

بیلا کی ہمت جواب دے گئی تھی۔وہ ہادی سے نظر بچا کر کمرے میں آ گئی۔اور لکھنے لگی۔سارا دن بیٹھ کر وہ آرام سے کمرے میں لکھتی رہی اور ہادی کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے وہ پھر سے اس سٹور میں چلی گئی۔

جمشید انصاری کو بزنس کے سلسلے میں ملک سے باہر جانا تھا۔ان کی خواہش تھی کہ شہرین بھی ان کے ساتھ چلے۔لیکن شہرین بیلا کی وجہ سے پریشان تھی۔نہ اسے

ساتھ لے جاسکتی تھی اور نہ ہی یہ اکیلا چھوڑنے پر اس کا دل آمادہ ہو رہا تھا۔ بالآخر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے یہاں چھوڑ کر جائے گی۔ صرف اور صرف آسیہ کی وجہ سے۔اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس یہ اس کی بیٹی سے شفقت سے پیش آتی تھی۔اور وہ سمجھ گئی تھی کہ آسیہ ایک نیک عورت ہے۔

(میری بیٹی آپ کے پاس میری امانت ہے۔میرے واپس آنے تک۔۔۔اپنے بھائی کے بچوں اور میری بیٹی کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیجئے گا۔میں اس سے آپ کے سائے میں چھوڑ کر جا رہی ہو۔میرے واپس آنے تک میری امانت میں خیانت مت کیجئے گا۔)یہ آخری الفاظ تھے شہرین کے جو اُسنے ایئرپورٹ جانے اسے پہلے آسیہ سے کہے تھے۔اور پندرہ منٹ بعد فون آیا کے جمشید انصاری اور شہرین کا ایئر پورٹ جاتے ہوئے کار حادثہ ہوا اور وہ دونوں ہی موقع پر جانبحق ہو گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہادی یار طرح کب تک سوگ مناتا رہے گا؟ سارا بزنس ڈاؤن ہو گیا ہے۔اب تجھے ہی سنبھالنا ہے سب کچھ۔انکل دن کی محنت سے بزنس سٹیبلش کیا تھا۔ان کی محنت کو اس طرح ضائع مت کرو۔"اس حادثے کو تین مہینے گزر گئے تھے بالآخر حماد ہادی کو سمجھانے لگا۔

"مجھے بہت دکھ یہ ہے میں نے ڈیڈ سے جھگڑا کیا عورت کی وجہ سے۔"ہادی نے بہت دکھ سے کہا۔

"بھول جاؤ سب کچھ اور زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔یہ سب زندگی کا حصہ ہے۔"حماد کے بہت سمجھانے پر ہادی نے آفس جوائن کر لیا تھا۔پھر زندگی آہستہ آہستہ معمول پر آنے لگی۔اکیس سال کی عمر میں عبدالہادی پر ذمہ داریوں کا بوجھ آن پڑا۔وہ فطری طور پر بے حد ذہین لڑکا تھا۔لیکن حد سات زندگی نے اس کا دماغ مفلوج کر دیا تھا۔لیکن آفس کے ماحول کی وجہ سے اس کی طبیعت میں کافی بدلاؤ گیا تھا۔اگر انسان دکھی ہوں اور فارغ بھی ہو تو دکھ اور بڑھ جاتا ہے۔دکھ کا

www.novelsclubb.com

سب سے بڑا علاج مصروفیت ہے۔ عبدالہادی آفس کی زندگی میں اس قدر مصروف ہو گیا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ سب کچھ بھلاتا چلا گیا۔ لیکن ایک بات جو وہ کبھی نہیں بھولتا تھا وہ تھی رابیل کو اذیت دینا۔

آفس سے واپس آکر رابیل کی خبر گیری کرنا وہ اپنا سب سے پہلا گھریلو فریضہ سمجھتا تھا۔

کبھی جو آسیہ بیمار ہوتیں ہادی کو خاص موقع مل جاتا تھا رابیل کو حراساں کرنے کا۔ آج بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ آسیہ کی طبیعت صحیح نہیں تھی۔ انہیں ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرنا پڑا۔ ان کا فشار خون بلند تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ وہ آج کی رات ان کی نگرانی میں رہیں گی۔ صبح طبیعت سنبھلتے ہی ان کو ڈسچارج کیا جائے گا۔ شادی آفس کی وجہ سے تھکا ہوا تھا اس لیے رات ہوسپٹل میں نہیں رک سکا۔ اس نے نوفل کو وہاں رکنے کا کہا۔ اور خود گھر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

گھر پر کومل اور رابیل بھوکی بیٹھی تھیں۔ جیسے ہی ہادی گھر آیا تو کومل نے اس سے کہا کہ ان دونوں کو شدید بھوک لگی ہوئی ہے۔ رابیل ساری رات بھوکی رہ سکتی تھی۔ لیکن عبدالہادی سے کچھ کہنے کی ہمت اسے نہیں تھی۔

ہادی نے دو پزا آرڈر کیے رابیل سمجھی ایک اُسکے لیے ہے ایک کومل کے لیے۔ حب پزا آیا تو ایک ہادی نے کومل کو دیا ایک خود کھایا۔ رابیل بیٹھ کر دیکھتی رہی۔ اس کا بھوک سے برا حال تھا۔ مگر بے بس ولاچار ان دونوں کو دیکھتی رہی۔ ہادی مانگنے کی اس کی ہمت نہیں تھی۔ اور گیارہ سالہ کومل کوئی ہوش نہیں تھا کہ رابیل کو کھانے کی ضرورت ہے۔

کھاتے کھاتے کومل کی نظر رابیل تک گئی۔ وہ حسرت بھری نگاہ سے کومل اور پزا کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے اپنے لئے نہیں منگوایا کیا؟" کومل نے پوچھا۔ رابیل نے نفی میں سر ہلایا۔

"چلو تم آدھا مجھ سے لے لو۔" کومل کو اس پر ترس آگیا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ضرورت نہیں ہے اپنا حصہ اسے دینے کی۔یہ آج اپنا کھانا خود بنائے گی۔چلو کچن میں۔۔"ہادی نے فضا ختم کیا اور رابیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچن تک لے آیا۔

"بناؤ کھانا۔"ہادی نے کچن میں موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے حکم صادر کیا۔اور سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"مگر میں کیسے بناؤں مجھے تو کھانا پکانا نہیں آتا۔"تیرہ سالہ رابیل نے بے بسی سے کہا۔

"کیوں تمہاری ماں نے تمہیں کھانا بنانا نہیں سکھایا؟غریب گھرانوں کی لڑکیوں کو تو بچپن میں ہی کام کاج سکھا دیتے ہیں. یاں شاید تمہاری ماں کو یقین تھا کہ تم امیر گھر میں آجاؤ گی."ہادی نے کہا۔تیرہ سالہ شادی کی باتیں سمجھنے سے قاصر تھی۔اس وقت اسے شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔اور اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔

اس نے بے بسی سے رونا شروع کیا۔اس کو روتا ہوا دیکھ کر ہادی کو غصہ آگیا۔

"ایک تو کوئی بات کرتا ہوں تو رونا شروع کر دیتی ہوں مجھے رونے والے بچوں سے سخت نفرت ہے۔چپ ہو جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"ہادی نے غصے سے کہا تو وہ چپ ہو گئی۔

"چلو فرج سے انڈا نکالو اور آملیٹ بناؤ۔"ہادی کے اس نئے حکومت پر اس نے فرج کھولا۔انڈا نکالا اور پھر اس کو دیکھتی رہی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ انڈے کے ساتھ کیا کرے۔

"مجھے آملیٹ بنانا نہیں آتا۔"رابیل نے ڈرتے ہوئے کہا۔

اس کو توڑ کر پیالی میں ڈالو۔پھر اس میں نمک مرچ ڈال کر ہلاؤ۔اور پھر فرائنگ پین نکال کر اس میں تیل ڈال کر گرم کرو۔پھر انڈا اس میں ڈال دو۔بہت آسان ہے۔"ہادی نے کہا تو وہ ویسے ہی چپ چاپ کھڑی رہی اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔بھوک سے اس کے سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔ہادی اس کے صبر کو آزما رہا تھا۔

"لاؤ مجھے دو۔" ہادی نے انداُسکے ہاتھ سے لیااور آملیٹ تیار کیا۔فریج سے ڈبل روٹی نکال کر پلیٹ میں ڈال کر رابیل کے آگے رکھا۔

"کھاؤ" ہادی نے کہااور بیٹھ کر اس کا تماشہ دیکھنے لگا. وہ چپ چاپ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے لگی. اس کی جان میں جان آرہی تھی. نہ جانے کتنے گھنٹے بھوک کی شدت میں اس نے کیسے گزرے یہ کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا. اس نے کھانا ختم کیااب اس کواپنی طبیعت قدرے بہتر محسوس ہورہی تھی۔انڈاتو جلدی سے ختم ہو گیا تھا اس نے ڈبل روٹی سے ہی اپنا پیٹ بھر لیا یہ بھی اس کے لئے غنیمت تھا۔

"آئندہ کبھی یہ امید مت لگانا کہ جو چیز کومل کو ملے گی وہ تمہیں بھی ملے گی۔تم میں اور کومل میں بہت فرق ہے۔فرق امیری غریبی کا نہیں ہے۔فرق یہ بھی نہیں ہے کہ تم سوتیلی بہن ہو۔میں تمہیں بتاؤں فرق کیا ہے تمہارے نیچ اور کومل کے نیچ؟" وہ اب اس کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔اپنا سر اس کے سر کے قریب کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"فرق یہ ہے کومل ایک نیک ماں کی بیٹی ہے۔اور تم ایک لالچی عورت کی بیٹی ہو۔ جس کا پسندیدہ مشغلہ دوسروں کے گھر میں آگ لگانا تھا۔" ہادی نے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں جما کر کہا۔ یہ آنکھیں اب رابیل کو ازبر ہو چکی تھیں۔رب جتنا آنکھوں سے خوف کر دی تھی اتنا ہی ان میں دیکھتی تھی۔بچے جب کسی چیز سے ڈرتے ہیں تو یا دوسری طرف اپنا منہ پھیر دیتے ہیں اور چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔یا پھر اسی چیز کی طرف تب تک دیکھتے جاتے ہیں جب تک وہ ان کا پیچھا نہیں چھوڑ دیتا۔

"اور سب سے مزے کی بات بتاؤں؟ تم آج رات اسٹور میں گزارو گی۔ میں جانتا ہوں وہاں بہت گرمی ہے۔ لیکن میرے خیال سے تمہیں سختیوں کا عادی ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ میں مزید تمہیں اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔

لیکن ہادی کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ آسیہ ب نے صاف کہہ دیا کہ رابیل ان کے ساتھ ہی رہے گی۔

"وہ یہاں کیسے رہ سکتی ہے پھوپھو آخر اس کا کوئی بات ہو گا اسے اپنے باپ کے پاس بھیج دے۔" ہادی نے کہا۔

"اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے اپنے گھر کا پتہ وہ پہلے کہاں رہتی تھی وہ کہہ رہی ہے کہ اسے کچھ یاد نہیں۔اور ہمیں کچھ معلوم نہیں۔وہ کہہ رہی ہے کہ وہ ایک سال سے اپنی ماں کے ساتھ ان کی سہیلی کے گھر رہ رہی تھی۔اک سہیلی کون تھی کچھ نہیں پتہ۔اور سب سے بڑی بات کی اس کی ماں مجھے امانت سونپ کر گئی تھی۔اور مجھے خود رابیل سے اتنی محبت ہو گئی ہے کہ میں اس سے دور نہیں رہ سکتی۔" آسیہ نے کہا۔اس یہ نہیں چاہتی تھی کہ اب اپنے باپ کے پاس جائے۔اس نے جمشید اور شہرین کی باتیں سن لی تھیں۔جب وہ دونوں اپنے دکھڑے رو رہے تھے گیلری میں بیٹھ کر۔آسیہ ان کے لئے چائے بنا کر لائی تھی۔لیکن ان کو باتیں کرتا ہوا دیکھ کر وہاں رک گئی۔سب اس نے گوش گزار کیا اور سارا معاملہ سمجھ گئی۔سمجھ گئی کہ نہ تو شہرین لالچی تھی۔اور نہ ہی اس کا شوہر اس قابل ہے کہ بیٹی کو رکھ سکے۔جب

www.novelsclubb.com

انہوں نے رابیل سے اُسکی مرضی پوچھی تو رابیل نے یہی کہا کہ وہ آسیہ کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔آسیہ کی اس ضد کے آگے ہادی ہار مان گیا۔لیکن وہ رابیل کو پریشان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

■ ■ ■ ■

رابیل کے لیے ایک طرف تو آسیہ کی ٹھنڈی چھاؤں تھی تو دوسری طرف ہادی کی دھوپ اسے جھلسا رہی تھی۔تیسری طرف اپنے والد کا رویہ یاد آتا تھا۔اگر وہ ریاض صدیقی کے پاس چلی گئی تو آسیہ سے محروم ہو جاتی۔اب اسے اپنے باپ اور آسیہ میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔۔۔اور اُسنے آسیہ کا انتخاب کیا تھا۔

وہ سارا دن آسیہ کے ساتھ گزار دیتی اک پل کے لیے بھی اُن سے الگ ہونا نہیں چاہتی تھی۔اُن سے الگ ہونے کا مطلب تھا ہادی کے ہتھے چڑھ جانا۔

ایک دن کومل اور نوفل ساتھ گلی کے بچے جو اُن کے ہم عمر تھے ان کے گھر کھیلنے آئے۔اور بھی خوش ہوئی بچوں کو دیکھ کر ان کے ساتھ کھیلنے لگی۔اس کی عمر اس

www.novelsclubb.com

وقت پندرہ سال تھی۔وہ سب آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔شام کا پھر تھا۔۔رابیل کی باری آئی تواُسکی آنکھوں میں پٹی باندھی گئی۔۔رابیل آنکھوں پر پٹی باندھی ہاتھ لمبے کیے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ریان جو کے سولہ سال کا تھاوہ جان بوجھ کر رابیل کے قریب آیا تکے رابیل اسے ہاتھ لگا سکے۔ریان کو رابیل میں غیر معمولی دلچسپی ہو رہی تھی۔اوپر ٹیرس پر ٹہلتا ہادی رُک کر ان کو دیکھنے لگا۔

رابیل نے ریان کو ہاتھ لگایااور پہچاننے کی کوشش کرنے لگی کہ کون ہے۔اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ٹیرس پہ کھڑی عبدالہادی نی منظر دیکھاتواس کا بھی بی پی شوٹ کر گیا۔وہ تیزی سے نیچے اتر آیا۔

www.novelsclubb.com

ریان نے جان بوجھ کر رابیل کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔رابیل نے ہاتھ چھڑانے کوشش کرنے لگی تاکہ وہ پٹی کھول سکے۔اتنے میں ہادی نیچے لان تک آگیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی۔"اس نے تیزی سے آتے ہوئے سیدھا ریان کے منہ پر مکّہ مار آیا دور جا کر گرا۔ریان اس اچانک حملے پر بوکھلا گیا۔ہادی پھر اس کے قریب آیا اور اسے گریبان سے پکڑ کر اٹھایا جو کہ زمین پر گرا ہوا تھا۔

"ہاتھ لگانا تو دور کی بات آئندہ اگر اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا نہ تو آنکھیں نکال لوں گا۔"اس نے رایان کا گریبان جوڑتے ہوئے کہا اور اسے پرے پھر سے لان میں دھکا دیدیا۔

"اور تم؟"وہ اب رابیل کی طرف مڑا۔

"اپنی عمر دیکھو اور اپنی حرکتیں دیکھو۔اتنی چھوٹی نہیں ہو تم کہ ان باتوں کو سمجھ نہ سکو۔کل کو اگر تم نے کوئی کارنامہ کر دیا تو دنیا تو مجھ سے اور پھپھو سے سوال کرے گی نا کہ پرائی بچی کی عزت کی حفاظت بھی نہ کر سکے۔"اس نے رابیل کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹا ہوا اندر لے گیا۔باقی سب بچے ہکا بکا دیکھتے رہ گئے۔

"میں تمہیں ہمیشہ سزا کے طور پر اسٹور میں بند کر دیتا تھا۔ لیکن آج جو حرکت تم نے کی ہے۔اس کے بعد تمہارا ٹھکانہ الماری ہے۔" شادی اسٹور میں پڑے ایک ٹوٹے پھوٹے الماری کی طرف لے آیا۔ یہ الماری کافی بڑی تھی۔ جس میں ایک چھید بھی تھا۔ ہادی نے اسے الماری میں بند کر دیا۔ وہ زور زور سے دروازہ بجانے لگی۔

"ہادی بھائی مجھے نکالو یہاں سے۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔" وہ روتے ہوئے کہتی جا رہی تھی۔

ہادی وہاں اسٹور میں کھڑا اس کی آوازیں سن رہا تھا۔ پھر اسے اسی حالت میں چھوڑ کر اسٹور کا دروازہ بند کر کے باہر نکل آیا۔ اسے اس بات کی تسلی تھی کہ الماری میں چھید کی وجہ سے وہ سانس لے سکتی ہے۔

"ہادی تم نے رابیل کو کہیں دیکھا ہے وہ نظر نہیں آ رہی۔" آسیہ اس سارے تماشے سے بے خبر کچن میں رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

پڑوس کے سب بچے بھاگ گئے تھے ہادی کی حرکت دیکھ کر۔نوفل اور کومل اپنے کمرے میں چھپ گئے۔

"نہیں میں نے تو نہیں دیکھا شاید اوپر چھت پر گئی ہو۔۔۔"ہادی نے بالکل انجان بن کر کہا اور آستین فولڈ کرتا ہوا اوپر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

****

ہادی اوپر ٹیرس میں چلا آیا۔اس نے سوچا کہ وہ تھوڑی دیر بعد رابیل کا دروازہ کھول دے گا۔لیکن جب اوپر آیا تو حماد کی کال آگئی اور وہ بالکل بھول گیا کہ اس نے رابیل کو بند کر دیا تھا۔اس وقت سب نیچے والے پورشن میں رہتے تھے۔عبدالہادی بس چہل قدمی کے لئے اوپر ٹیرس پر جاتا تھا۔

وہ ٹیرس پر ہی تھا کہ تھوڑی دیر بعد اسے آسیہ کی آواز سنائی دی وہ زور سے چیخ کر ہادی کو بلا رہی تھیں۔

نوفل کو رابیل کی طرف سے پریشانی ہو رہی تھی۔

وہ سے ڈھونڈنے لگا۔ لیکن وہ اُسے گھر میں کہیں نہیں ملی۔اس کو پریشانی لاحق ہو گئی۔

"پھپھو بیلا گھر میں نہیں ہے پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے۔"نوفل نے آسیہ سے کہا تو اسے پریشان ہو گی۔ پھر اس نے ساری تفصیلات بتائیں۔ کہ کیسے عبدالہادی نے بیلا پر غصّہ کیا اور اسے اندر لے گیا۔

ان دونوں نے تلاش کیا تو ان کو اسٹور آواز آئی۔انہوں نے دیکھا کہ سٹور روم میں الماری کے اندر سے آواز آ رہی ہے۔نوفل نے تیزی سے بڑھ کر الماری کھولی۔

الماری کھلتے ہیں ان کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی۔رابیل بہت بری حالت میں وہاں پر بند تھی۔ پسینے میں شرابور تھی اور زور زور سے سانسیں لے رہی تھی قریب تھا کہ اس کا دم گھٹ جاتا اور وہ مر جاتی۔آسیہ نے اسے وہاں سے نکال کر

اپنے سینے سے لگالیا۔ بالکل بے ہوش ہونے پر تھیں اس کی آنکھیں ہی نہیں کھل رہی تھیں۔

آسیہ رابیل کو لاؤنج تک لیے آئی اور عبدالہادی کو آواز دینے لگی۔ عبدالہادی ان کی چیخیں سن کر نیچے آیا۔ تو اس نے بیلا کو دیکھا۔ اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا پریشانی سے۔ اسے یاد آیا کہ وہ اسے کھولنا بھول گیا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا۔

"ہادی مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔ تم نے آج میرا بہت دل دکھایا ہے۔ ایک معصوم سی بچی کا یہ حشر کر دیا۔ ہادی میں تمہیں بتادوں کہ یہ شہرین کی بیٹی نہیں ہے بلکہ یہ اب میری بیٹی ہے۔ تم نہیں دیکھ رہے ہیں کہ کہاں سے ہو کر مجھ تک پہنچی ہے؟ میں تو کہتی ہوں خدا نے اسے خاص میرے لئے بنایا ہے. اور اسے میری جھولی میں ڈال دیا۔ کیا تم قدرت کے اشارے نہیں سمجھتے؟ اگر یہ آج مر جاتی تو تم خدا کو کیا جواب دیتے؟۔" آسیہ کی آواز اب غصے سے لرزنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اسے کھولنے ہی والا تھا۔ حماد کی کال آگئی تو میں بھول گیا۔ اور اس نے حرکت ہی ایسی کی تھی۔ مینے صرف اس لیے ایسا کیا کہ آئندہ کسی لڑکے کے ساتھ نہ کھیلے۔ میں نے جو بھی کیا اس کے بھلے کے لیے کیا۔" عبدالہادی نے اپنی صفائی پیش کی۔

"اس کا بھلا اور برا سوچنے کی ذمہ داری میں نے لی ہے۔ تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔ میں رابیل کو لے کر اس گھر سے جا رہی ہوں۔ میرے خیال سے یہ اس گھر میں محفوظ نہیں ہے۔" آسیہ نے کہا اور رابیل کو لے کر کمرے کی جانب بڑھیں۔ عبدالہادی ان کے پیچھے بھاگا۔

آسیہ اپنے کپڑے الماری سے نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس لڑکی کے لیے ہمیں اکیلا چھوڑ کر جائیں گی؟" عبدالہادی نے دکھ سے کہا۔

"میں اس کے باپ کو تلاش کر کے اسے اس کے باپ کے حوالے کر دوں گی۔ لیکن میں دوبارہ اس گھر میں واپس نہیں آؤں گی۔ مجھے اولاد نہیں تھی تو میں نے سوچا کہ خدا نے رابیل کے روپ میں مجھے بیٹی دی ہے۔ لیکن تم تو میری کوک اجاڑنے پر تلے ہوئے ہو۔" آسیہ اب بیٹھ کر رونے لگیں۔

عبدالہادی ان کے پیروں میں گر گیا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر ان سے معافی مانگنے لگا۔ رابیل نڈھال سی بیڈ کے کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں کروں گا۔ مجھے معاف کر دے۔ میں آپ کو کہیں جانے نہیں دوں گا۔" عبدالہادی اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کو اس طرح سے روتا ہوا دیکھ کر آسیہ کا دل نرم پڑ گیا۔

"ہادی تم اس کے لیے نامحرم ہو تم اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے بات سمجھ آئی؟ یہ چھوٹی بچی نہیں رہی ہے پندرہ سال کی ہو گئی ہے۔ تم اس کو تو سزا دے رہے ہو لیکن

تم کو کون سزا دے؟ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچتے ہوئے اسے لے گئے۔ تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا یہ سب کرنے کا۔ تمہیں اس کو چھونے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ تم اس کے بھائی نہیں ہو۔ تمہیں اس کا ہاتھ پکڑنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔اور اگر تم اس پر اس لیے حکم چلا رہے ہو کہ یہ تمہارے گھر میں رہ رہی ہے تو ٹھیک ہے ہم دونوں تمہارے گھر سے چلے جاتے ہیں۔"آسیہ نے کہا۔

"میں نے کہا نہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"ہادی بولا۔

"ٹھیک ہے میں کچھ شرائط پر یہاں رہوں گی اگر وہ پورے کئے تم نے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم دونوں یہاں سے چلے جائیں گے۔"آسیہ نے کہا۔

"آپ جیسا کہیں گی ویسا ہو گا۔"ہادی نے اپنے آنسو پونچھے اور اُنکے قدموں میں ہی بیٹھ گیا۔

"آج کے بعد تم اور نوفل دونوں اوپر شفٹ ہو جاؤ گے۔آج کے بعد نہ تم اس کے سامنے آؤ گے اور نہ یہ تمہارے سامنے آئے گی۔ تم آفس سے آتے ہیں اوپر چلے جاؤ

گے۔تمہارا کمرہ تمہاری رہائش اب اوپر کے پورشن میں ہو گی۔نیچے میں، کومل اور رابیل رہیں گے۔ہم سب صرف کھانے کی میز پر اکٹھے ہونگے اس کے علاوہ نہیں۔اگر تمہیں رابیل سے کوئی شکایت ہوئی تو تم مجھے بتاؤ گے۔رابیل سے کچھ نہیں کہو گے۔"آسیہ نے کہا۔

"میں نے کہا نا آپ جیسا کہیں گی ویسا ہو گا۔"ہادی بولا۔

"میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہوں کہ آئندہ اسے ہاتھ نہیں لگاؤ گے۔"آسیہ نے ہادی کا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر اس سے کہا۔

■■■■

پھر اس کے بعد ان دونوں کے بیچ بہت فاصلہ آ گیا۔رابیل نے سکھ کا سانس لیا۔ہادی آفس سے آتے ہی اوپر چلا جاتا۔سب صرف ناشتے اور کھانے کی میز پر ہی ایک ساتھ جمع ہوتے۔اس کے علاوہ ان کا سامنا کم ہی ہوتا تھا۔اٹھارہ سال کی عمر میں جب رابیل کو اپنا الگ کمرہ میسر ہوا۔اس کے بعد ہادی نے آسیہ کے کمرے میں

آنا شروع کیا۔جب اس کا آسیہ سے باتیں کرنے کو دل چاہتا تو وہ اس کے کمرے میں آجاتا۔لیکن ایسا مہینے میں ایک دو بار ہی ہوتا تھا۔زندگی ایک بار پھر سے تنظیم میں آگئی تھی۔سب اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے۔ہادی نے رابیل کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا۔لیکن کچھ چیزوں پر وہ اب بھی سختی کرتا تھا۔رابیل اور کومل کو اکیلے کہیں جانے کی اجازت نہیں تھی ہادی کی طرف سے۔وہ شاپنگ پر جاتیں یا پھر کہیں بھی جانا ہوتا آسیہ کے ساتھ ہی جاتی تھیں۔جاننے والوں میں رابیل اسیہ کی لے پالک بیٹی کے نام سے مشہور تھی۔انہوں نے سب کو یہ بتایا تھا کہ وہ ان کی مرحوم شوہر کی بے سہارا بھتیجی ہے جس کو انہوں نے گود لے لیا ہے۔اور اس کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔بہت کم لوگوں کو رابیل کی حقیقت معلوم تھی۔جیسے کہ حماد کو۔۔

www.novelsclubb.com

رابیل اٹھارہ سال کی ہوئی تو خود کو قدر آزاد تصور کرنے لگی تھی۔اس نے اپنا کمرہ الگ کر لیا۔اس کو موبائل لیپ ٹاپ مل گیا۔حالانکہ ہادی اس کو یہ سب دینے کے حق میں نہیں تھا۔

ہادی کی ذہنی حالت بھی اب بہت بہتر ہو چکی تھی۔ صحیح کہتے ہیں وقت مرہم ہیں۔آنے والے وقت نے پچھلا برا وقت بھلا دیا تھا۔ہادی کا سامنا رابیل سے نہیں ہوتا تھا جس کی وجہ سے اس کا غصہ بھی کنٹرول ہو گیا۔

عبدالہادی اب ایک نارمل انسان تھا۔ماضی میں اس نے کیا کیا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔اس کی زندگی تیزی سے آگے بڑھتی رہی۔بزنس میں وہ اس قدر مشغول ہو گیا کہ اس نے اپنا ماضی بالکل فراموش کر دیا تھا۔بس چند باتیں اسے یاد تھیں۔ایک یہ کہ رابیل کی ماں کی وجہ سے اس کی ماں مر گئی۔دوسرا یہ کہ رابیل جلد از جلد اس گھر سے رخصت ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

مگر آج بھولا ہوا ماضی رابیل نے پھر اسے یاد دلا دیا تھا۔وہ دونوں کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے کھڑے آٹھ نو سال پیچھے چلے گئے تھے۔کافی وقت ہو گیا تھا کھڑے ہونے کی وجہ سے ان دونوں کے پاؤں دکھنے لگے تھے۔

"اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے.؟"ہادی نے حیرت سے پوچھا۔

"اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد میں آپ سے محبت تو نہیں کر سکتی ظاہر سی بات ہے۔"رابیل نے کہا۔

"میں نے جو بھی کیا تمہارے بھلے کے لیے کیا۔ورنہ تم غلط راہ پر چلی جاتیں۔میری ان سختیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج تم ایک عزت دار اور باکردار لڑکی ہو۔ورنہ اگر اٹھارہ سال کی لڑکی کے ہاتھ موبائل لگ جاتا ہے تو اس کے کئی بوائے فرینڈ بن جاتے ہیں۔تم اگر غور کرو تو میرے خوف سے تم نے آج تک کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا..کیا میں صحیح کہہ رہا ہوں۔؟"ہادی نے کہا۔

رابیل خاموش ہو گئی۔وہ سچ کہہ رہا تھا۔فیس بک پر کئی لڑکوں نے اسے دوستی کی آفر کی تھی۔لیکن ہادی کی خوف سے اس نے کسی کو جواب تک نہیں دیا۔یونیورسٹی میں بھی کئی لڑکے اس سے دوستی کے خواہش مند تھے لیکن ہادی کے خوف سے اس نے کسی سے بات تک نہیں کی۔وہ سچ کہہ رہا تھا ایسے بہت سے غلط کام تھے جو آج تک اس نے صرف اور صرف ہادی کے خوف سے نہیں کیے تھے۔ورنہ وہ انسان تھی فرشتہ نہیں۔۔یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ اچھی سے اچھی لڑکیاں بھی بہک جاتی ہیں۔خاص کر تب جب وہ خوبصورت ہوں۔اگر وہ بہکنا نہ بھی چاہیں تو شیطان بہکا دیتا ہی اور لڑکے اپنی باتوں سے ان کی تعریفیں کر کر کے ان کو غلط کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ ان سب کے لئے مجھ سے معافی نہیں مانگیں گے؟"رابیل نے کہا۔

"مجھے ایک بات بتاؤ رابیل۔۔کہ دنیا میں ایسے بہت سے باپ نہیں؟جو بیٹی کی بھلائی کیلئے اس پر سختیاں کرتے ہیں؟یا ایسے بھائی نہیں؟جو اپنی بہنوں کی بھلائی

کے لئے ان کو سزا دیتے ہیں؟ وہ تو اپنے جائز اور محرم رشتے ہوتے ہیں۔۔۔ پھر وہ کیوں اپنی بچیوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتے ہیں؟ صرف اس لیے کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھائیں۔۔۔ میں تو تمہارا محرم بھی نہیں تھا۔۔ لیکن پھر بھی تمہیں برائی سے روکنے کی کوشش کرتا رہا۔" ہادی نے کہا۔ وہ تھک ہار کر اسٹڈی ٹیبل کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیکن آپ نے یہ سب اس لیے نہیں کیا کہ آپ میرا بھلا چاہتے تھے۔ آپ نے یہ سب اس لیے کیا کہ آپ کو میری ماں سے نفرت تھی۔" رابیل نے کہا۔

"ہاں شاید تمہاری بات صحیح ہو۔۔ لیکن میں نے ریان کو صرف اور صرف اس لئے مارا تھا۔ کیونکہ اس نے تمہیں ہاتھ لگایا۔ وہ بھی غلط ارادے سے۔ مجھ سے یہ بات برداشت نہیں ہوئی۔ اس وقت مجھے تمہاری ماں سے نفرت بالکل بھی یاد نہیں تھی۔ میرے اندر تمہارے لیے غیرت تھی اس لمحے۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے کم از کم وہ کام صرف غیرت میں آکر کیا تھا۔" ہادی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اتنی بڑی تقریر کر لی۔۔ لیکن پھر بھی مجھ سے معافی نہیں مانگی۔۔ معافی وہ انسان مانگتا ہے جو خود کو غلط سمجھتا ہے۔ مگر آپ تو خود کو غلط سمجھنے پر تیار ہی نہیں ۔۔آپ جا سکتے ہیں۔" رابیل نے کہہ کر بات ختم کی۔ ہادی اٹھا اور اُسکے قریب آیا۔

"میں نے بھی ایک اذیت ناک بچپن دیکھا ہے رابیل۔ بس اتنا کہوں گا کہ ہر کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا۔ تم ذرا اس وقت پر غور کرو جو تم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ گزارا۔ وہاں پر تو میں نہیں تھا۔ لیکن کوئی نہ کوئی وہاں بھی ضرور ہو گا تمہارا بچپن تباہ کرنے کے لیے۔ تمہاری ماں یا تمہارا باپ۔ وہ دونوں چاہتے تو تمہاری خاطر قربانی دے سکتے تھے۔ جب تمہارے سگے ماں باپ نے تمہارے بچپن اور تمہارے مستقبل کا نہیں سوچا۔۔ تو مجھ جیسے پرائے شخص سے تو شکایت بنتی ہی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں اسٹور میں بند کیا۔ میں نے تمہیں الماری میں بند کیا۔ میں نے تمہیں کھانا نہیں دیا۔ میں نے پڑھائی کی وجہ سے تمہیں سزائیں دیں۔۔۔ لیکن میں

www.novelsclubb.com

نے تمہاری طرف کبھی غلط نگاہ سے نہیں دیکھا۔میں نے تمہیں کچھ دیا ہو یا نہیں لیکن تمہیں "عزت" ضرور دی ہے۔ناصرف خود تمہیں عزت دی ہے بلکہ دوسروں سے بھی تمہاری عزت کروائی ہے۔یہ میری وجہ سے ہی ہے رابیل کے خاندان کا کوئی لڑکا تمہیں آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں کر سکتا۔سب جانتے ہیں کہ عبدالہادی کیسا ہے۔ورنہ آسیہ پھوپھو کو تو کوئی خاطر میں نہیں لاتا۔زمانہ گھر کے مرد سے ڈرتا ہے۔گھر کی عورت سے نہیں۔تم پچھلے آٹھ نو سالوں سے عبدالہادی کی وجہ سے ہی "محفوظ" ہو۔۔۔"ہادی اپنی بات ختم کر کے کمرے سے چلا گیا۔رابیل کے خیالوں کا ریشم اُلجھنے لگا تھا۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

آسیہ بیگم کی طبیعت صحیح نہیں تھی۔طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ آدھی نیند سے بیدار ہوئیں۔ٹیبلٹ تلاش کی لیکن دیکھا تو پانی نہیں ہے۔

"آج رابیل پانی رکھنا بھول گئی شاید۔" انہوں نے خود سے کہا اور چپل پہنے کچن کی طرف بڑھنے لگیں۔ کچن سے پانی پی کر واپس کمرے میں جانے لگیں تو دیکھا ہادی رابیل کے کمرے سے نکل رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ کچھ سمجھ نہیں پائیں۔ ہادی لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا۔ وہ کمرے میں آئیں اور وقت دیکھا۔ رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔ گھر کے تمام افراد کے سونے کا وقت گیارہ بجے مقرر تھا۔ وہ لیٹ گئیں مگر اُنکا دل ڈوبنے لگا۔ بہت سارے سوال اٹھ رہے تھے ذہن میں۔

"اتنی رات کو ہادی رابیل کے کمرے میں کیوں گیا۔ کیا ایسا پہلی بار ہوا ہے یا میں نے پہلی بار ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ اگر کوئی ضروری کام یا بات تھی تو یہ ہر گز مناسب وقت نہیں تھا بات کرنے کا۔ اور اگر اتنی ہی ضروری بات تھی تو ہادی اسے باہر بلا لیتا۔ یا رابیل خود باہر آجاتی۔۔۔" آسیہ بیگم سوچوں کے سمندر میں مستغرق تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں صبح دونوں سے پتہ کروں گی۔ لیکن اپنے طریقے سے۔اگر سیدھا سوال کیا تو میں کبھی بھی بات کی تہہ تک نہیں پہنچ پاؤں گی۔اور وہ جھوٹ بھی بول سکتے ہیں۔دونوں سے الگ الگ سوال کر کے دیکھوں گی کے اُنکے جواب میں کتنا تضاد ہے۔"آسیہ نے فیصلہ کیا۔

■ ■ ■ ■

رابیل ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔وہ ذہنی طور پر صحیح محسوس نہیں کر رہی تھی۔آج بھی وہ سوئی رہی آسیہ نے اسے آکر جگایا پھر پوچھا کہ وہ کیوں یونیورسٹی نہیں جا رہی ہے تو رابیل نے کہا کہ اس کی طبیعت صحیح نہیں ہے۔

آسیہ نے دیکھا اس کے چہرے کا رنگ زرد تھا۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے تم ساری رات سوئیں نہیں." آسیہ بیگم نے اسے کریدنے کے لیے پوچھا.

"نہیں تو میں تو سویرے ہی سو گئی تھی۔"رابیل نے صاف جھوٹ بولا

"تو پھر نیند نہیں آئی ہو گی صحیح طریقے سے." آسیہ نے پھر کہا.

"اچھا کل رات تم میرا پانی رکھنا بھول گئیں تھیں۔" آسیہ نے یاد دلایا۔

"ہاں میں واقعی بھول گئی تھی میری آنکھیں نیند سے بوجھل تھی میں جلدی ہی سو گئی تھی کل۔" رابیل کے اس جھوٹ نے آسیہ کو مزید اُلجھن میں ڈال دیا۔

پھر وہ عبدالہادی کے پاس گئی۔

"ہادی تم نے آدھی رات کو کوئی آواز سنی تھی جیسے کی کسی نے دروازہ کھول کر بند کیا ہو۔" آسیہ نے کہا اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی۔

"پتا نہیں پھوپھو میں کل جلدی ہی سو گیا تھا. بہت تھکا ہوا تھا اس لیے اچھی نیند آگئی." ہادی نے کہا۔

"آدھی رات کو نیند میں مجھے دروازہ کھولنے اور بند ہونے کی آواز آئی پتہ نہیں کیوں مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ کسی نے رابیل کا دروازہ کھولا ہے اور پھر بند کیا ہے یا پھر شاید یہ میرا وہم تھا میری طبیعت بھی کل رات صحیح نہیں تھی ٹھیک سے سو

www.novelsclubb.com

نہیں پائی۔"آسیہ نے دیکھا۔بظاہر موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے ہادی کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا تھا۔اس نے اپنے تاثرات چھپانے کی پوری کوشش کی۔

"آپ کا وہم ہو گا۔۔۔یاں ہو سکتا ہے آپکی چہیتی کسی کام سے باہر گئی ہو۔۔کچن میں ۔۔"ہادی نے بات گول کرنی چاہی۔

آسیہ حیران ہو گئیں۔ایسی باتوں پر عموماوہ یہی کہتا تھا کہ اسے رابیل پر بھروسہ نہیں ہے۔یاں اتنی رات کو کون اس کے کمرے میں آسکتا ہے۔یاوہ خود آدھی رات کو باہر نکلی تو کیوں۔۔؟لیکن آج ان کو حیرت ہو رہی ہادی نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔

آسیہ بیگم کے دل میں حول اٹھنے لگے

"آخر ایسی کیا بات ہے جو دونوں مجھ سے چھپا رہے ہیں۔۔۔"وہ سوچ میں پڑ گئیں۔

www.novelsclubb.com

("مجھے ابھی کچھ دن صبر کرنا چاہیے اور ان کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنی چاہیے۔مجھے اب راتوں کو جاگنا ہے ہر حال میں۔۔") انہوں نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا۔

■ ■ ■ ■

رابیل اس دن کے بعد یونی نہیں آئی تو معاذ کو پریشانی ہوئی۔اسے لگا معاذ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو اُسنے آنا ہی چھوڑ دیا۔(لیکن وہ محض میری وجہ سے اپنی پڑھائی کا حرج کیوں کرے گی؟) اُسنے سوچا۔وہ پریشان بھی ہوا۔لیکن پھر آج جب رابیل یونی آئی تو اسے تسلی ہوئی۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکی طرف بار بار دیکھ رہا تھا۔لیکن وہ کسی خاص خیال میں کھوئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ اتنے دن میری اس دن کی حرکت کی وجہ سے نہیں آئیں؟" معاذ نے پھر سے اُسکا راستہ روک کر پوچھا۔

وہ ہادی کی باتوں کی وجہ سے اتنی پریشان تھی کہ اسے معاذ بھول ہی گیا تھا۔

"میری زندگی میں اور بھی بہت سے مسلے ہیں آپ کے علاوہ۔" رابیل نے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔

"وہ لڑکا آپ کا بھائی ہے یاں کزن؟" معاذ نے کہا تو رابیل اُسکا اشارہ سمجھ گئی کے کسکی بات کر رہا ہے۔ معاذ اُسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

"وہ لڑکا میرا کیا لگتا ہے اس بات کوئی چھوڑو۔ اگر اُسنے تمہیں ایسے میرے پیچھے آتا ہوا دیکھ لیا تو وہ تمہارا منہ توڑ سکتا ہے۔" رابیل نے اسے ڈرایا۔ لیکن وہ خود ڈر گئی معاذ کے اس سوال پر۔ وہ کیوں اس سے نوفل کا پوچھ رہا ہے۔ کہیں اُس نے پہچان تو نہیں لیا مجھے؟

www.novelsclubb.com

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ میںنے آپ کو پہلے کہیں دیکھا ہے۔۔۔" معاذ نے کہا تو رابیل کے قدم تھم گئے۔ اس کی بیٹ مس ہوئی۔

"دنیا میں ایسے ہزاروں لوگ ہیں جنکو دیکھ کر ہمکو لگتا ہے کہ ہم نے انہیں پہلے دیکھا ہے۔۔۔تو کیا ہم سب کا راستہ روک کر اُن سے یہ سوال کرینگے؟"رابیل نے کہا اُسکے قدم لائبریری کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"لیکن مجھے کبھی کسی کو دیکھ کر ایسا نہیں لگا۔۔صرف آپکو دیکھ کر لگا۔"معاذ نے کہا۔لائبریری آگئی تھی رابیل بیٹھ گئی۔معاذ اُسکے ساتھ والی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"آپ جائیں کہیں اور بیٹھ جائیں مجھے تنگ مت کریں۔مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"رابیل نے کہا۔

"اچھا تو اسی لیے آپ نے میرا پورا نام حنان سے دریافت کرنے کی کوشش کی۔۔اور صدیقی سر نیم سن کر آپ کے چہرے کا رنگ بھی اُڑ گیا۔۔"معاذ نے کہا۔

رابیل نے دل ہی دل میں حنان کو بددعا دی۔

"مینے ایسے ہی پوچھا تھا۔"رابیل نے تھوک نگلا۔

"اچھا مجھے لگا۔۔۔" معاذ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"کیا لگا؟" رابیل کا دہان کہیں اور گیا۔

"کچھ نہیں۔۔" معاذ بولا۔

"نہیں بتائیں۔" رابیل نے کریدا۔

"مجھے لگا آپ نے میرا کوئی ناول پڑھا ہے۔اور مجھے پہچان لیا ہے۔" معاذ نے کہا تو رابیل کی جان میں جان آئی۔

"اُسکے ادبی ذوق سے وہ واقف تھی اُسنے اک نظم ٹوٹی پھوٹی سی بچپن میں سنائی تھی رابیل کو۔اور کہانیاں بھی بناتا تھا خود اور اسے سناتا بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مینے آپکا ناول پڑھا تھا۔اور مجھے لگا آپ وہی معاذ صدیقی ہیں۔" رابیل نے پینترا بدلا۔

"اچھا کونسا ناول پڑھا ہے آپ نے؟" معاذ نے پوچھا۔رابیل موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے اُسکے سارے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔

"وہی جس میں ہیرو کی شادی ہیروئن سے ہو جاتی ہے آخر میں۔" رابیل نے مسکرا کر کہا۔وہ ہنوز موبائل میں مصروف تھی۔

"اچھا۔۔ایسا تو ہر ناول میں ہوتا ہے۔۔" معاذ سمجھ گیا وہ بات گول کر رہی ہے۔

"آپ کسی سے بات نہیں کرتی ہیں۔۔کسی سے دوستی نہیں کرتی ہیں۔۔میں سمجھتا تھا آپ مغرور ہیں۔لیکن اب مجھے لگ رہا ہے میں غلط سوچتا تھا۔آپ مغرور نہیں پریشان ہیں۔۔اپنے حالات سے۔۔اپنے گھر کے ماحول سے۔۔اپنی زندگی کے راز سے۔۔جسے آپ پوشیدہ رکھنا چاہتی ہیں۔" معاذ نے کہا۔اُسنے اس دن نوفل اور رابیل کی باتیں سن لیں تھی تو اسے کنفیوز کر رہا تھا۔

"آپکو کیسے پتہ یہ سب۔؟" ہے اختیار اُسکے منہ سے نکلا۔

"مجھے تو اور بھی بہت کچھ پتہ ہے۔۔" معاذ نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو معاذ پلیز ابھی ابو کو کچھ مت بتانا۔ ورنہ میری پڑھائی ادھوری رہ جائیگی۔" رابیل نے کہا اور وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔

معاذ حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔ وہ کیا بول کر گئی تھی اور کیوں بول کر گئی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

■ ■ ■ ■

عبدالہادی رابیل کی باتیں سوچتا جا رہا تھا۔ اس وقت جو بھی اس نے رابیل کیساتھ کیا اسے لگا وہ صحیح کر رہا ہے۔ مگر آج ہم واقعی پریشان تھا کہ اس نے آخر ایسا کیا کیوں؟ (کیا ہو گیا تھا مجھے اس وقت؟) اس نے خود سے سوال کیا۔

(میں تو جانتا تھا کہ رابیل مجھے پسند نہیں کرتی ہے۔ لیکن جب اب اس نے باقاعدہ نفرت کا اظہار کیا تو مجھے کیوں برا لگ رہا ہے؟) اور اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا

تھا۔(اور آسیہ پھوپھو ایسا کیوں پوچھ رہی تھیں مجھ سے؟ کیا انہوں نے مجھے رابیل کے کمرے سے نکلتا ہوا دیکھ لیا تھا کیا؟ اور یقیناً انہوں نے اس بات کا غلط اندازہ لگایا ہو گا۔وہ سمجھ رہی ہو گی کہ میں اس کو ہراساں کرنے کے لیے گیا تھا۔)اس نے اپنے سر کے بال اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑ لئے اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

اس رات کے بعد سے سے رابیل اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔وہ یونیورسٹی بھی نہیں گئی سارا ہفتہ۔ناشتے پر وہ ہوتی تھی نا رات کے کھانے پر۔اس نے کومل سے پوچھا تو کومل نے کہا کہ رابیل کی طبیعت صحیح نہیں ہے وہ کھانا اپنے کمرے میں کھاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

عبدالہادی سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔ہمیشہ عبدالہادی نہیں اس سے نفرت کا کھلا اظہار کیا تھا۔اب جب رابیل نے نفرت کا اظہار کیا تو اس کو بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔(میں تو جانتا تھا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اب اس نے منہ

سے کہا ہے تو میری یہ حالت کیوں ہو رہی ہے؟... کیا اسے بھی اتنا ہی برا محسوس ہوا ہو گا جب میں اس سے کھلم کھلا نفرت کا اظہار کرتا تھا؟) ہادی کی سوچوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ (میں کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ کر خود کو ہلکان کر رہا ہوں؟) اس نے خود کو آرامدہ کرنا چاہا۔ (لیکن میں نے اس سے کئی بار معافی مانگی مگر اس نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ شاید وہ چاہتی ہے کہ میں ساری باتوں کی معافی مانگوں) اُسنے سوچا۔ سوچتے سوچتے رات کا ایک بجے گیا۔ وہ کبھی بھی اتنی دیر تک نہیں جاگا تھا۔

ادھر رابیل کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی معاذ کی باتوں کی وجہ سے۔ (وہ ضرور ابو کو بتا دے گا۔ اور ابو آ کر مجھے یہاں سے لے جائیں گے۔ اور غصہ بھی کریں گے کہ میں اتنے سال کیوں پرائے گھر میں رہی۔) وہ اب اپنے حالات سے سخت بیزار ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

(اے میری قسمت اگر کوئی اور مصیبت ہے تو وہ بھی نازل کر دے۔۔۔ایک ہی جگہ میں مجھے میرے سارے گناہوں کی سزا دیدے۔یوں مجھے قسطوں میں نہ مار۔)وہ بے بسی سے اپنی قسمت سے شکوہ کر رہی تھی۔

(میں نے تو سوچا تھا کہ یہ پریشانی کی زندگی تین گھنٹے کی فلم ہو گی۔۔لیکن یہ تو سوپ سیریل بنتا جا رہا ہے۔)وہ بیڈ پر چت لیٹی ہوئی پنکھے کو گھورتی جا رہی تھی اور اپنے آپ سے ہی باتیں کرتی جا رہی تھی۔

عبدالہادی نے موبائل اٹھایا رابیل کو پیغام لکھنے کی کوشش کی۔بار بار پیغام لکھتا اور پھر مٹا دیتا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا لکھنا چاہ رہا ہے۔اور کیوں لکھنا چاہ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

(نہیں عبدالہادی کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی تو کسی کے سامنے جھک سکتا ہے۔خاص کر ایسی لڑکی کے سامنے جس کی اس کے نظر میں کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔)اس نے موبائل واپس رکھ دیا۔

رات کی اس پہر معاذ بھی جاگ رہا تھا۔(آخر رابیل نے کیا کہا اور کیوں کہا وہ کس کے ابو کی بات کر رہی تھی اور کیا بتانے کی بات کر رہی تھی۔؟)وہ سوچے جا رہا تھا۔

(وہ تو ایسے کہہ رہی تھی جیسے کہ میں اس کے باپ کو جانتا ہوں۔اور یہ کیوں کہا کہ ابھی کچھ مت بتانا ورنہ میری پڑھائی ادھوری رہ جائے گی۔۔)وہ لیٹا ہوا تھا پھر سے اٹھ کر بیٹھ گیا سوچ سوچ کر تھک گیا۔

(میرے ابو کے ریٹائرمنٹ کے پیسے ہیں جو معاذ کی پڑھائی پر خرچ ہو رہے ہیں حالانکہ ان کو میری تعلیم پر خرچ ہونا تھا ان پیسوں پر میرا حق تھا۔میں دوسرے لوگوں سے فیس کے لیے بھیک مانگتی پھر رہی ہوں اور یہ معاذ میرے باپ کے پیسوں پر عیش کر رہا ہے۔یہاں پر اس قدر ذلیل ہونے سے تو اچھا تھا کہ میں ابو سے اپنی تعلیم کے اخراجات مانگتی۔لیکن وہ مجھے دیتے نہیں۔اور نہ ہی تو یونی میں داخلہ لینے دیتے۔جس مرد کی بیوی بیوفائی کریں وہ ساری سختیاں پھر اپنی بیٹی کے ساتھ

www.novelsclubb.com

کرتا ہے۔ معاذ بیٹا تم کسی نوکری پر لگ جاؤ پھر مینے سارے پیسے اپنے باپ کے تم سے وصول نہ کیے نہ تو نام رابیل نہیں میرا۔) رابیل نے اپنی ازلی چالاکی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کے کچن کے پاس والی چھوٹی کھڑکی پر ہلکے سے دستک ہوئی۔ رات کے اس پہر وہ بھی کھڑکی اور دستک سن کر اس کو اپنے پیروں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ خوف کی ایک لہر اُسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کرنے لگی۔

****

رابیل لرزتے ہوئے پیروں کے ساتھ اٹھی۔ کھڑکی پر مسلسل دستک ہو رہی تھی۔ کوئی اُسکا نام بھی پکار رہا تھا آہستہ آواز میں۔

"ک ک ک کون ہے؟" رابیل کی بمشکل آواز نکلی۔

"میں ہوں نوفل۔"آگے سے جواب آیا تو رابیل نے غصے سے کھڑکی کھول دی۔

"ایسا کرو تم دونوں بھائی ایک ہی جگہ مجھے گولی مار کر اپنا دل ٹھنڈا کر لو۔ڈرا ڈرا کر میرا ذہن مفلوج کر دیا ہے تم دونوں نے۔"رابیل نے چڑ کر کہا۔

"میں نے کب ڈرایا ہے تمہیں.؟"نوفل نے کھڑکی سے سر اندر کرتے ہوئے پوچھا۔

"آدھی رات کو میری کھڑکی کے پاس آکر چوروں کی طرح دستک دے کر میرے ہارٹ اٹیک کا پورا انتظام کر کے پوچھ رہے ہوں کہ تم نے کب ڈرایا ہے مجھے ؟۔" رابیل نے دانت چباتے ہوئے غصے کہا۔

"میں دوستوں کے ساتھ ایک پارٹی میں تھا،وہاں دوستوں نے روک لیا اور دیر ہو گئی اب اس وقت میں بیل نہیں بجا سکتا بھائی اور پھو پھو جاگ جائیں گے۔اور دروازہ بھی نہیں بجا سکتا۔بھائی نے اگر دیکھ لیا کہ میں اس وقت گھر آیا ہوں تو میری خیر نہیں۔۔"نوفل نے کہا۔

"اور اگر اس وقت ان دونوں نے تمہیں میری کھڑکی کے پاس دیکھ لیا تو صبح میرا اور تمہارا نکاح پڑھوا دیں گے۔اور تم جیسے ناکارہ انسان سے نکاح کرنے سے بہتر ہے کہ میں ستی بن کر ساری زندگی ایک بند کمرے میں گزار دوں۔"رابیل نے کہا۔

"اچھا وہ بعد کی بات ہے پہلے لاؤنج کا مرکزی دروازہ کھولو پلیز لیکن ہوشیاری سے کھولنا، کہیں کوئی جاگ نہ جائے۔"نوفل نے کہا۔

"گیٹ تو بند ہے تم اندر کیسے آئے؟"رابیل نے پوچھا۔

"دیوار پھلانگ کر۔"نوفل بولا۔

"کردی نہ واحیات حرکت تھرڈ کلاس لڑکوں والی۔بندہ اپنا کوئی سٹینڈرڈ رکھتا ہے۔پتہ نہیں قدرت تم جیسے فضول لوگوں کو اتنے بڑے گھر میں کیوں بھیج دیتا ہے کروڑوں کی جائیداد کا مالک بنا کر۔سچ میں نوفل تم پھوٹی کوڑی کے بھی حقدار نہیں ہو۔"رابیل نے افسوس سے کہا۔

"کبھی پیسے سے ہٹ کر بھی کچھ سوچ لیا کرو۔لالچ تمہاری رگوں میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔امیر ہونے کی حسرت نے تمکو ذہنی مریض بنا دیا ہے۔اچھا دروازہ کھولو۔"نوفل نے کہا وہ کھڑا کھڑا تھک گیا تھا۔

"میں کیوں تمہاری خاطر اتنا بڑا رسک لوں؟رات کے اس وقت باہر جاؤں۔۔اور دروازہ بھی کھولوں۔۔اوپر سے تم مجھے لالچی اور ذہنی مریض بھی کہہ رہے ہو۔۔ دفاع ہو جاؤ۔پڑے رہو باہر۔۔میں نہیں کھولنے والی۔منحوس آدمی۔۔"رابیل نے کہہ کر کھڑکی بند کر دی۔اور واپس بیڈ پر لیٹ گئی۔

نوفل مسلسل دستک دیے جا رہا تھا۔

"اگر تم نے دروازہ نہیں کھولا تو میں بھائی اور پھپھو کو بتا دونگا کے تمہارا ایک کلاس فیلو تمہارے پیچھے لگا ہوا تھا۔اور تم پٹر پٹر اس سے باتیں بھی کر رہیں تھیں۔پھر بھائی اور پھپھو تمہارا یونی جانا بند کر دینگے اور مجھے بہت برا لگے گا تم کو کچن میں برتن

دھوتے ہوئے دیکھنا۔۔۔"نوفل کے پاس ہمیشہ ایک تازہ ترین دھمکی ضرور ہوتی تھی۔

رابیل نے موبائل اٹھایا اور کھڑکی کھول دی۔نوفل نے سر کھڑکی کے اندر کیا تو رابیل نے اس کی جلدی میں ایک تصویر اتار لی۔

"یہ کیا حرکت ہے۔"نوفل نے کہا۔

"یہ ثبوت ہے۔اگر تم نے اپنا منہ کھولا تو میں پھپھو اور تمہارے ہٹلر بھائی کو یہ تصویر دکھا کر کہوں گی کے تم آدھی رات کو چوروں کی طرح میرے کمرے میں گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔بیٹا میں تو صرف یونی سے نکال دی جاؤں گی لیکن تم تو اس گھر سے ہی دربدر ہو جاؤ گے۔"رابیل نے کہا اور پھر سے کھڑکی بند کر دی اور بتی بجھا کر سونے لگی۔۔نوفل کا دروازہ نہیں کھولا تھا۔

پھر پندرہ منٹ بعد اسے ترس آ گیا اور باہر نکل کر نوفل کا دروازہ کھولا۔پھر کھڑکی کے پاس آئی۔

"مینے دروازہ کھول دیا ہے۔اب جاؤ مر واندر۔"رابیل نے کھڑکی سے جھانک کے اُسے کہا وہ نیچے بیٹھا ہوا تھا۔پھر اٹھا اور اندر چلا گیا۔

آسیہ بیگم جو الرٹ بیٹھی جاگ رہیں تھیں انہوں نے دیکھا کوئی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر جا رہا ہے۔اندھیرے میں وہ پہچان نہیں پائیں کے کون ہے۔

نوفل اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر ڈھے گیا۔

"ہادی ہادی۔۔گھر میں کوئی گھس آیا ہے کوئی چور ہے۔"آسیہ نے چیختے ہوئے ہادی کو پکارا۔نوفل جو ابھی ابھی لیتا تھا اُنکی آواز سن کر سمجھ گیا۔

ہادی نے اوپر سے نیچے جھانکا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا پھپھو؟"ہادی نے پوچھا۔

"ہادی ابھی ابھی تم اوپر گئے تھے کیا؟"آسیہ بیگم نے پوچھا۔

"نہیں تو۔۔میں تو اپنے کمرے میں تھا نیچے آیا ہی نہیں۔"ہادی نے کہا۔

"تو پھر کون اوپر گیا ہے؟ مینے ابھی کسی کو دیکھا ہے جاتے ہوئے۔" آسیہ بولیں۔

نوفل نے اپنے بال بھکھیرے اور جمائیاں لیتا ہوا باہر آیا۔

"کیا ہوا؟" اُسنے پوچھا۔

"نوفل ابھی تم اوپر گئے تھے کیا؟" آسیہ نے پوچھا۔

"نہیں تو کے تو سو رہا تھا کب سے۔" نوفل نے اپنی اداکار کے جوہر دکھاتے ہوئے کہا۔

رابیل بند دروازے کے پیچھے سے آوازیں گوش گزار کر رہی تھی۔

"نیکی گلے پڑ گئی۔۔ منحوس آدمی۔۔ ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔۔ یہی کیا نوفل نے میرے ساتھ۔۔ اب اللہ کریں میری تفتیش نہ شروع ہو جائے۔" رابیل دروازے کی اوٹ میں کھڑی بڑبڑا رہی تھی کے اُسکا دروازہ بجا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کوئی آواز سنی؟ دروازہ کھولنے اور بند ہونے کی؟" آسیہ نے رابیل کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئی پوچھا۔ نوفل ہادی دونوں نیچے آ گئے۔

"نہ نہ نہیں پھپھو۔۔۔ میں تو سو رہی تھی گہری نیند۔" رابیل نے کہا۔

آسیہ نے دیکھا رابیل کا چہرہ بلکل گہری نیند والا نہیں تھا۔ بلکہ تر و تازہ تھا۔۔ نہ ہی آنکھیں خوابیدہ تھیں۔۔

"یہ کھڑکی کیوں کھلی ہوئی ہے؟" آسیہ نے نوٹ کیا تو رابیل کا رنگ اُڑ گیا۔

"یہ؟ وہ۔۔ میں بند کرنا بھول گی۔۔ کمرہ گرم تھا نا تو حبس کی وجہ سے کھولا تھا۔" رابیل آسیہ کے پیچھے۔ چلتے ہوئے کہتی جا رہی تھی جو کہ کھڑکی کے پاس آ کر اُسکا جائزہ لینے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"تم بتی جلا کر سو رہیں تھیں کیا؟" آسیہ بیگم نے پھر پوچھا۔

آسیہ بیگم کے سوال پر رابیل نے خونخوار نظروں سے نوفل کو دیکھا۔

"وہاں مجھے اتنی سخت نیند آگئی تھی پڑھتے پڑھتے کے مجھے ہوش نہیں آیا بتی بجھانے کا۔" رابیل نے اپنے بالوں پر شہادت کی انگلی پھرتے ہوئے کہا۔اس کا آج دماغ نہیں چل رہا تھا۔اُسنے دل ہی دل میں معاذ اور ہادی کو کوسا جنکی وجہ سے اُسکا تیز دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔

"سو جائیں پھپھو آپ کی صحت آج کل صحیح نہیں ہے نہ اس وجہ سے آپ کو وہم ہو جاتا ہے۔" ہادی نے کہا۔

آسیہ بیگم نے دیکھا۔ہادی کے چہرے پر بھی "گہری نیند" کے کوئی آثار نمایاں نہیں تھے۔پھر نوفل کو دیکھا۔وہ منہ سجا کر مسلسل جمائیاں لیتا جا رہا تھا۔آنکھوں کو زبردستی کھولنے کی کمال اداکار کرتے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

(دونوں نے آج بھی مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔دونوں روز آدھی رات کو ملتے ہیں۔ ہادی اب رابیل کی شکایتیں بھی نہیں کرتا۔اور رابیل کی حرکتیں بھی مشکوک

ہیں۔)آسیہ بیگم نے دل میں سوچا۔انکو اپنا دل کسی گہری کھائی میں گرتا ہوا محسوس ہو رہا ہے تھا۔۔۔

■■■■

صبح ناشتے کی میز پر خاموشی تھی۔رات جو ہوا سب اس کے بارے میں سوچ رہے تھے اور خاموش تھے۔نوفل پریشان تھا کہ کہیں پکڑا نہ جائے،ہادی پریشان تھا کہ کہ پھوپھو اس پر شک کر رہی ہیں،رابیل معاذ کا سوچ کر پریشان تھی کہ آج وہ اس سے کیا کہے گی اور آسیہ ہادی اور رابیل کو لوٹ کر رہی تھیں۔وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔

"آج کیوں سب نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے؟"بلآخر کومل بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"تم ہو نا بولنے کے لئے۔۔تم بولو۔"ہادی نے کہا۔

"پٹر پٹر بولنے والا انسان تو آج کسی سوچ میں گم ہے۔"کومل نے نوفل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے آپ پر غور کر رہا ہوں۔ میں بھی ایک سنجیدہ لڑکا بننا چاہتا ہوں۔ ویسے بھی کسی نے مجھ سے کہا ہے کہ اپنا اسٹینڈرڈ رکھو۔" نفل کی بات پر کومل کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"نوفل تم سرکس میں رکھے جانے کے قابل ہوں پلیز ایسی باتیں مت کرو۔ اور یہ اسٹینڈرڈ والی بات کس نے کی ہے تم سے؟" کومل نے اپنی ہنسی پر بمشکل قابو پاتے ہوئے کہا۔

"ہے ایک عظیم انسان جس نے مجھے یہ مشورہ دیا۔" نوفل نے رابیل کی طرف طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہادی نے دیکھا رابیل چائے کا کپ دونوں ہاتھوں سے تھامے کسی گہری سوچ میں گم ہے۔ اور آسیہ بیگم مسلسل ہادی کو لوٹ کر رہی تھیں کہ وہ بار بار رابیل کو دیکھ رہا ہے۔

"چلیں دیر ہو رہی ہے۔" رابیل کہتے ہوئے اٹھی اور نوفل کو اشارہ کیا چلنے کہا۔

"چلو میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔آج مجھے اس طرف کسی آفیس میں جانا ہے۔راستے میں تمہاری یونیورسٹی آتی ہے۔"اس سے پہلے کہ نوفل کچھ کہتا ہادی ایک دم سے کھڑا ہوا چابیاں اٹھائیں اور رابیل سے کہا۔

آسیہ بیگم ایک بار پھر سے چونک گئیں۔(یہ اچانک ہادی رابیل پر اتنا مہربان کیسے ہو گیا۔۔اور رات کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے اُسنے کچھ کہا بھی بھی۔۔ورنہ تو اس غیر ذمے دار، ناقابلِ بھروسہ اور پتہ نہیں کیا کیا کہتا غصے سے۔کل ہادی نے ایک لفظ نہیں کہا۔)آسیہ کی پریشانی میں اضافہ ہوا۔

"نہیں نوفل چھوڑ دیگا۔دونوں روز ساتھ جاتے ہیں تو آج کیا ہو گیا۔"آسیہ بیگم نے سخت تاثرت کے ساتھ کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلو رابیل۔"آسیہ کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے ہادی نے رابیل سے کہا۔اور سیدھا باہر چلا گیا۔رابیل ہکا بکا رہ گئی۔آسیہ کو دیکھا اور پھر بعد دائیں

کندھے کر لٹکا کر ہادی کے پیچھے بھاگی۔آسیہ کا خون کھول گیا۔زندگی میں یہ پہلی بار تھا جب ہادی نے آسیہ کو نظر انداز کیا تھا۔

رابیل چپ چاپ بیٹھ گئی گاڑی میں۔وہ پیچھے بیٹھی کیوں کے ہادی کبھی اسے اپنے برابر نہیں بیٹھتا تھا اگر کبھی کسی کام سے کہیں جانا ہوتا تھا تو۔

"سارا راستہ خاموشی سے کٹا۔رابیل کی یونی آگئی اور وہ وہاں اتر گئی۔ہادی آگے بڑھ گیا۔رابیل ابھی گیٹ پڑ ہی ہادی کی اس حرکت کو سوچ رہی تھی کہ معاذ نے اپنی بائیک اُسکے سامنے روکی۔

گاڑی چلاتے ہوئے رابیل کا موبائل بجا تو ہادی نے دیکھا اور گاڑی واپس گھمائی تیزی سے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیا کہہ رہیں تھی؟ کے ابو کو نے بتاؤں؟ میں آپکی بات سمجھ نہیں۔" معاذ نے بیک سے اُترے بنا ہی سوال کیا تو رابیل اپنے خیال سے باہر آئی۔

"ہاں؟"رابیل نے نا سمجھی کے عالم میں کہا۔

"کل آپ نے جو کہا اُسکی بات کر رہا ہوں۔"معاذ بولا۔

ہادی وہاں پُہنچ چکا تھا۔اُسنے دیکھا ایک لڑکا اپنی بائیک رابیل کے سامنے کھڑی کر کے اس سے کچھ کہہ رہا ہے اور رابیل کا رنگ اُڑا ہوا ہے۔

"کونسی بات.؟"رابیل نے پھر کہا۔جیسے وہ بیخودی کے عالم تھی۔

ہادی اپنی گاڑی سے اُترا اور آہستہ آہستہ سے چلتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"یہ تم اپنا موبائل گاڑی میں بھول گئیں تھیں۔"ہادی نے کہا تو اُسکی آواز سن کر رابیل جیسے اچھال پڑی۔ہادی نے موبائل اُسکی طرف بڑھایا لیکن وہ دیکھ معاذ کو رہا تھا۔(مر گئی)رابیل نے دل میں کہا اور لرزتے ہاتھوں سے موبائل لیا۔معاذ ہادی کا جائزہ لیر ھا تھا۔

www.novelsclubb.com

رابیل ان دونوں کو اُنکے حال پر چھوڑ کر اندر کی جانب تیزی سے بڑھی۔(میری بلا سے مار دے معاذ کو یاں اپنی گاڑی چھڑا دے اُسکے اوپر۔۔میں تو جان نکلوں)رابیل دل میں کہتی ہوئی اندر چلی گئی۔

"آج زندہ چھوڑ رہا ہوں۔۔آئندہ مینے تم کو اسکے آس پاس بھی دیکھا تو۔۔"ہادی نے کہا۔

"تو؟"معاذ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر ہادی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"تو میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ قبر کی جگہ بھی میسر نہیں ہو گی تمکو۔"ہادی نے کہا۔اُسکی آواز نیچے تھی لیکن لہجہ سخت۔

"نہیں تم نے میرا جو حشر کرنا ہے ابھی کرو۔"معاذ نے کہا تو ہادی اُسکی جرات پر حیران ہوا۔

"ضرور کرتا لیکن یہاں کروں گا تو رابیل پر لوگ سوال اٹھائینگے اور اُسکی بدنامی ہو گی۔ میں دوسروں کی طرح اپنی گھر کی لڑکی کا بیچ راہ میں تماشا بنانے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں اُسکی عزت کرتا بھی ہوں اور کروانا بھی جانتا ہوں۔ تم جو بھی ہو آئندہ اسکا راستہ روکنے کی کوشش مت کرنا۔" ہادی نے کہا تو وہاں سے جانے لگا۔

معاذ اُسکی گاڑی کا نمبر ذہن نشین کرنے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی وہ شخص ہے جس سے رابیل ڈرتی ہے۔

رابیل نے اسے کلاس میں آتے دیکھا تو سکون کا سانس لیا۔ لیکچر شروع ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپکا بھائی تھا؟" معاذ اُسکے قریب پڑی کُرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"ہڈی پسلیاں سلامت ہیں نہ آپ کی؟" رابیل نے پوچھا۔

"ہاں باہر ہڈی پسلی ایک کرنے کئی دھمکی دیکھ گیا ہے۔ یہاں اسے آپکی بدنامی کا خوف تھا۔" معاذ نے کہا۔

"کیا کہ اُسنے؟" رابیل کے حواس باختہ تھے۔

معاذ نے سب بتایا۔

"آپ کو ضرورت کیا تھی میرے سامنے آنے کی؟" رابیل نے کہا۔ وہ سخت پریشان لگ رہی تھی۔

"میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔ شاید آپ یونی کے اندر مجھ سے بات کرنے سے کتراتی ہیں اس لیے۔۔ سوچا باہر ہی پوچھ لوں۔ معذرت شاید آپ کے لیے مسئلہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں اب اس سے نہیں ڈرتی۔" رابیل نے کہا۔

"مطلب پہلے ڈرتی تھیں؟" معاذ نے پوچھا۔

"آپ کو کیا شوق ہے ہر بات کی تہہ میں جانے کا؟ رابیل نے کہا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں میں تو کل سے آپکی کل والی بات سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا ہے ہوں کہ آپ نے ایسا کیوں کہا مجھ سے کے میں آپکے ابو کو نے بتاؤں ورنہ آپ کی پڑھائی ادھوری رہ جائیگی۔" معاذ نے کہا تو رابیل کی چھٹی حس بیدار ہوئی۔

(مطلب اس نے نہیں پہچانا مجھے؟ اور یہ میری بات سمجھا بھی نہیں۔۔) رابیل نے سکھ کا سانس لیا۔

"اصل میں آج کل میں شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہوں۔ مجھے خود بھی پتہ نہیں چلتا کے میں کیا بول رہی ہوں اور کسکے سامنے بول رہی ہوں۔ آپ اپنے ننّھیں سے دماغ پر اتنا زور مت دیں بھول جائیں سب۔" رابیل نے کہا۔ اور موبائل سکرین پر نظریں جما دیں۔ معاذ اُسکے نقوش میں ایک بار پھر سے کھو گیا۔۔ آج اُلجھن میں وہ اسکارف پہننا بھول گئی تھی۔ رابیل اُسکی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی۔ پھر موبائل سے نظر ہٹا کر بولی۔

"آپ جاتے ہیں یاں میں چلی جاؤں اب؟" رابیل نے کہا لیکن معاذ خاموش تھا۔

www.novelsclubb.com

"حد ہے آپ میں کوئی سیلف رسپکٹ نام کی کوئی چیز ہے بھی یاں نہیں؟"رابیل غصے سے بولی۔

"مینے کہا جائیں یہاں سے۔"رابیل نے اسے چپ خود کو گھورتے ہوئے دیکھا تو آنکھیں دکھا کر بولی۔

"بیلا۔۔"بہت سوچنے کے بعد معاذ کے منہ سے بے اختیار نکلا

****

ساری کہانی سن لینے کے بعد دونوں کے مابین کافی دیر تک خاموشی رہی۔وہ دونوں لیکچر ختم ہونے کے بعد باہر بینچ پر آکر بیٹھ گئے تھے۔

"تم نے صحیح نہیں کیا پرائے گھر میں رہ کر چچی کے جانے کے بعد تمہیں وہاں نہیں رہنا چاہیے تھا۔"بہت سوچنے کے بعد معاذ نے کہا۔

"میں نے کہا نہ میں نے یہ فیصلہ صرف آسیہ پھپھو کی وجہ سے کیا اگر میں ابو کے پاس آجاتی تو پھپھو سے محروم ہو جاتی۔ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ جب اس عورت نے پہلی بار مجھے اپنی باہوں کے حصار میں لیا تو مجھے کیسے ایک تحفظ کے احساس نے گھیر لیا۔ مجھے کبھی میری ماں نے بھی اس طرح سے گلے نہیں لگایا تھا جس طرح سے اس عورت نے مجھے اپنی ب بانہوں میں بھر لیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اس کی بانہوں میں مجھے اس قدر تحفظ کا احساس ہوا جو مجھے میری سگی ماں کی ب بانہوں میں نہیں ہوا۔ امی ابو کے جھگڑوں نے مجھے اس قدر خوف زدہ کر دیا تھا۔ میں نے سوچا اگر میں واپس گی تو ابو ویسے ہی غصہ کریں گے۔ اگر تم یاد کرو معاذ ابو نے کب مجھے محبت دی تھی اتنی کہ میں ان کے پاس جانے کا فیصلہ کرتی ہے۔ میرے ہوش سنبھالتے ہی انہوں نے امی پر ہاتھ اٹھانا شروع کیا۔ میرے ماں باپ دونوں میں صبر نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ ان دونوں نے میرے لیے سمجھوتا بھی نہیں کیا۔ یہ صرف اس لئے ہوا کہ میں بیٹی تھی بیٹا نہیں۔ اگر میری جگہ ان کا بیٹا ہوتی تو شاید وہ

www.novelsclubb.com

نباہ کر لیتے۔مجھے نہیں پتا کہ کس کا قصور تھا۔لیکن میں کہتی ہوں کہ مجھے دونوں سے پیار نہیں ملا۔وہ محبت و شفقت جس کی امید میں نے اپنے ماں باپ سے کی تھی وہ مجھے آسیہ پھپھو سے ملی۔یہ وہی ابو تھے معاذ جنہوں نے پلٹ کر میری خبر نہیں لی۔صرف اس لئے کہ میں نے اپنی ماں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ان کو سمجھ جانا چاہیے تھا کہ میں گیارہ سال کی بچی تھی۔مجھے ان چیزوں کی سمجھ نہیں تھی۔ایک چھوٹی سی بچی باپ کے بغیر تو رہ سکتی ہے لیکن ماں کے بغیر نہیں۔امی نے مجھے کہا تھا کہ اپنے باپ کے ساتھ مت جانا۔اور دوسری شادی کر لیں گے۔پھر سوتیلی ماں تم پر ظلم کرے گی۔تمہارا باپ تمہیں مجھ سے ملنے نہیں دے گا۔انکو معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ کچھ دن کی مہمان ہیں۔ان کے بعد میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ابو نے شادی کر لی ہو گی۔اور سوتیلی ماں مجھ پر ظلم کرے گی۔مجھے وہ حالات تھے وہ گھر یاد تھا اس وقت۔میرا دل کیسے کرتا کہ میں ان کے پاس چلے جاؤں؟اس گھر میں میری صرف بری یادیں تھیں جو میرے چھوٹے

www.novelsclubb.com

ذہن پر نقش ہو گئیں تھیں۔دنیا میں مجھے اپنے لئے صرف ایک ہی جائے پناہ نظر آرہی تھی اور وہ تھیں آسیہ پھوپھو۔اور میں اس وقت اتنی چھوٹی تھی کہ مجھے صحیح اور غلط فیصلہ کرنا نہیں آرہا تھا۔میں اور امی ایک سال تک ان کی سہیلی کے گھر رہے۔ابو نے پورا ایک سال مجھے نہیں پوچھا۔لیکن اس گھر میں بھی ایک بدترین زندگی میری منتظر تھی۔پھولوں کی سیج میرے لیے وہاں بھی نہیں بچھی ہوئی تھی۔"رابیل نے کہا اور ہادی والی باتیں چھپائیں معاذ سے۔

"اب تمہیں وہ گھر چھوڑ دینا چاہیے۔"معاذ نے کہا۔

"میں خود اس بارے میں سوچ رہی ہوں۔لیکن اس وقت سب سے اہم میری تعلیم ہے۔اپنی تعلیم مکمل کیے بنا میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔تم جانتے ہو اگر میں واپس آگئی تو ابو میرا یونی جانا بند کر دیں گے۔تم خود سوچو تعلیم کے بغیر میری کیا زندگی ہو گی۔معاذ میں تم سے گزارش کرتی ہوں کہ میری تعلیم مکمل ہونے تک پلیز تم ابو کو کچھ مت بتانا۔"رابیل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم کسی گرلز کالج سے اپنی تعلیم مکمل کر سکتی ہو۔" معاذ نے کہا۔

"تمہاری رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے۔ ہمارے خاندان کے مردوں والا۔ عورت کی ترقی تم لوگوں سے برداشت نہیں ہوتی۔ ایک گرلز کالج کی تعلیم میں اور یونیورسٹی کی تعلیم میں بہت فرق ہے معاذ۔ گرلز کالج سے میں اسکول ٹیچر کے علاوہ کچھ نہیں بن سکتی۔ مجھے بزنس وومین بننا ہے۔ بہت ترقی کرنی ہے۔" رابیل نے کہا تو ایک پل کو اسے لگا کہ رابیل کی ذہنیت بھی شہرین جیسی ہے۔ وہ غربت میں نہیں رہ سکتی۔ معاذ ریاض صدیقی کی گھڑی ہوئی کہانیوں پر یقین رکھتا تھا جو انہوں نے شہرین کے متعلق اسکو سنائیں تھیں۔

"لیکن تم اس گھر میں نامحرم لڑکوں کے بیچ کیسے رہ سکتی ہو۔۔ اور اپنے سوتیلے بھائی کے ساتھ بائیک پر آتی جاتی ہو۔۔ یا پھر گاڑی پر آتی ہو۔۔ تمہاری نزدیک یہ سب صحیح ہے؟ کم از کم میری غیرت اپنی چچا کی بیٹی کے بارے میں یہ سب برداشت

www.novelsclubb.com

نہیں کر پا رہی اب۔ تم جتنی وضاحتیں دے دو رابیل لیکن سچ یہی ہے اپنا گھر اپنا ہوتا ہے اپنا باپ اپنا ہوتا ہے۔" معاذ نے کہا۔

"میرے خیال سے آج عبدالہادی کو دیکھ کر تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں وہاں کیوں رہ رہی ہُوں۔ وہ دونوں میری عزت کرتے ہیں۔ اور جہاں تک نامحرم کی بات ہے تو وہ تو تم بھی ہو میرے لیے۔" رابیل نے کہا۔

"میری بات اور ہے میں تمہارا چچازاد ہوں ہمارا خونی رشتہ ہے۔ اور ہمارے گھر میں تمہارے والد بھی ہیں. تم وہاں آرام سے رہ سکتی تھیں۔" معاذ نے کہا۔

"معاذ مینے کہانا وقت گزر چکا ہے بارہ سال کی بچی کو جو صحیح لگا وہ اس نے کیا۔ تم کیوں نہیں گئے تھے اپنے نانا نانی اور اپنے ماموں خالہ کے ساتھ جب وہ تم لینے آئے تھے۔ تم نے کیوں ابو کا انتخاب کیا؟ صرف اس لیے کہ ان کے ساتھ تمہیں تحفظ کا احساس تھا۔ وہی تحفظ کا احساس مجھے آسیہ پھپھو کے ساتھ تھا۔ اور آج بھی ہے۔ خیر اس بحث کو ختم کرو۔ جو ہوا سو ہوا۔۔ اب گزرا وقت واپس نہیں آسکتا، یہ

ہماری قسمت تھی۔ پھر بھی مجھے اپنے باپ سے محبت ہے۔ باپ جیسا بھی ہو بیٹی نفرت نہیں کر سکتی اپنے باپ سے۔۔۔۔اب گھڑے مردے مت اُکھڑو۔ میں بیزار ہوں ان باتوں سے۔ابو نے میرا نہیں سوچا۔۔ مینے اُنکا نہیں سوچ۔۔ بات ختم۔۔ حساب برابر۔"رابیل کہہ کر اٹھی۔

"تم بھی چچی کی طرح غربت سے نفرت کرتی ہو۔۔"معاذ نے پوچھا نہیں تھا۔۔ بس بتایا اور جتایا تھا۔

"معاذ ہر انسان آسائشوں میں رہنا چاہتا ہے۔انسان کیوں بھاگ دوڑ کرتا ہے پیسہ کمانے کے لیے؟ تم کیوں پڑھ رہے ہو؟ صرف اس لیے کے تمکو کسی سے مانگ کر نہ کھانا پڑے۔ تم ایک ایسی زندگی گزار سکو جسمیں تنگی نہ ہو۔ تم چاہتے ہو نہ کے پڑھائی مکمل ہونے کے بعد تم کسی اچھی نوکری میں لگ جاؤ؟ کیا تم ساری زندگی اس چھوٹے سے سرکاری کوارٹر میں رہ سکتے ہو؟ کیا تھا ترقی نہیں کرنا چاہتے؟ کیوں معاذ۔۔۔آخر کیوں.؟ جب ایک مرد پیسہ کمانا چاہتا ہے تو دنیا تعریف کرتی

www.novelsclubb.com

ہے۔اسکو محنت کش کہتی ہے۔لیکن وہی ترقی عورت کرنا چاہیئے تو ایک دم اس پر لالچی اور نہ جانے کتنے ایسے لیبل لگ جاتے ہیں۔میں پڑھنا چاہتی ہوں،ایک اچھی جاب کرنا چاہتی ہوں۔۔اس میں غربت سے نفرت کی کیا تک بنتی ہے؟"رابیل کو دکھ ہوا معاذ کی بات کا۔

" صحیح،لیکن تم پرائے لوگوں سے پیسے لیکے پڑھ رہی ہو۔"معاذ نے جتایا۔

"کیوں کے جن پیسوں پر میرا حق ہے وہ تمہارے اوپر۔خرچ ہو رہے ہیں۔" رابیل نے بھی صاف کہا۔

"تم رہتیں تو تمکو ضرور ملتے۔"معاذ بولا۔

"ہاں گرلز کالج کی چند سو کی فیس ملتی۔۔یاں سرکاری کالج کی مفت کے پڑھائی۔ مجھے کبھی لاکھوں نہیں ملتے۔میرے جہیز کے لئے تو دیے جاتے لیکن پڑھائی کے لیے نہیں۔۔یہ لاکھوں والی پڑھائی ہمارے خاندان میں صرف لڑکوں کے لیے ہے

معاذ یہ تم بھی جانتے ہو۔اور مینے ادھار لیے ہیں۔واپس کر دو نگی انکو سب۔"
رابیل کہہ کر جانے لگی۔

"اپنا نمبر دے دو۔۔مجھے تو کوئی ضرورت نہیں لیکن تمکو کسی بھی وقت میری ضرورت پڑ سکتی ہے مدد کے لیے۔"معاذ نے کہا۔رابیل کو اُسکی بات صحیح لگی۔ اُسنے نمبر دے دیا۔

■■■■

رابیل اپنے کمرے میں تھی کہ کومل آگئی۔اُسکے ہاتھ میں کتاب تھی۔

"بیلا یہ باب سمجھ نہیں آرہا مجھے ذرا سمجھا دو۔اصل میں کل کلاس میں مجھے سر درد ہوا تو میں صحیح سے سمجھ نہیں پائی اسے۔"کومل نے کتاب کھول کر رابیل کے سامنے بیڈ پر رکھی اور پریشانی سے بولی۔رابیل نے پہلے جائزہ لیا پھر اسکو سمجھانے لگی۔

"آگئی سمجھ؟"رابیل نے ختم کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں آگئی۔۔"کومل بولی۔

"سنو۔۔یونی میں لڑکے بھی ہیں نہ تمہاری کلاس میں؟"کومل اصل مقصد کی طرف آئی۔

"ہاں زیادہ تر لڑکے ہی ہیں۔کیوں کہ انجینئرنگ کے ڈپارٹمنٹ میں لڑکیاں کم ہی آتی ہیں۔"رابیل نے کہا۔

"ہینڈسم ہیں؟"کومل نے تجسس سے پوچھا۔

"ہاں کچھ ہیں۔۔کچھ نہیں۔۔"رابیل نے جواب دیا۔کومل اب آلتی پالتی مر کر بیٹھ گئی۔اُسنے جامنی رنگ کا کرتا سفید گھیر دار شلوار کے ساتھ زیب تن کیا ہوا تھا۔اُسکے بال سیدھے تو نہیں تھے قدرتی لیکن ایکسٹنسو کے ذریعے سیدھے کرائے ہوئے تھے جو کے اُسکے شانوں سے نیچے ڈھلک رہے تھے۔سلکی بال آگے آتے وہ پھر اپنی لیٹیں کان کے پیچھے پھنسا دیتی۔وہ اٹھارہ انیس سال کی پیاری سے لڑکی تھی۔

"وہاں ضرور ہیرو ٹائپ لڑکے ہوتے ہونگے نہ؟"کومل نے پوچھا۔۔

"تمہاری نظر میں ہیرو کون ہوتا ہے؟ذرا بتاؤ؟"رابیل نے پوچھا۔

"وہ جو ہینڈسم ہو۔۔پیسے والا سوٹڈ بوٹڈ ہو۔۔بڑی سی گاڑی پر آتا ہو۔۔کروڑوں کی جائیداد کا ملک ہو۔۔"کومل نے کہا تو رابیل کے لبوں پر ایک زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کومل ایک مثال سن لو میری ذرا غور سے۔۔۔اور میری بات کا برا بھی مت منانا۔میں تمہیں بتاتی ہوں "ہیرو" کسے کہتے ہیں۔"رابیل نے کہا۔تو کومل نے غور سے سننے کی کوشش کی۔

"کومل یہ ساری خوبیاں جو تم نے ایک "ہیرو" کی بتائی ہیں۔یہ ساری ہادی میں موجود ہیں۔۔۔وہ ہینڈسم ہے۔۔پیسے والا سوٹڈ بوٹڈ ہے۔۔بڑی سی گاڑی میں گھومتا ہے۔۔کروڑوں کی جائداد کا مالک ہے۔۔بظاہر کسی بھی لڑکی کے لیے وہ ہیرو ہو سکتا ہے۔۔لیکن میرے لیے نہیں۔۔اس میں کوئی شک نہیں کے ہادی مردانا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وجاہت کا شاہکار ہے۔وہ بہت خوبصورت ہے۔۔ایسا ہے کے اسے دیکھ کر دل پھینک لڑکیوں کی آہ نکل جاتی ہے۔۔دنیا نے اُسکا حسین چہرہ دیکھا ہے کومل۔۔ لیکن مینے ہادی کا بھیانک روپ دیکھا ہے۔۔ہادی کی وہ آنکھیں جو سب کو حسین لگتی ہیں۔۔میرے لیے وہ دنیا کی سب سے خوفناک آنکھیں ہیں۔ان آنکھوں کی نفرت مینے جھیلی ہے کومل۔۔اُسکی بڑی گاڑی میں اُسکے ساتھ تنہا سفر کرتے ہوئے مجھے ہر پل یہ خوف رہتا ہے کے یہ شخص کسی بھی وقت مجھے گاڑی سے اتار کر، مجھے گاڑی کے سامنے کھڑا کر کے کچل دیا۔۔وہ کروڑوں کی جائیداد بھی لٹادے پھر بھی میرے دل میں اپنے لیے اتنا نرم گوشا تک نہیں بنا سکتا کے میں چند دعائیہ کلمات اسکو دے سکوں۔۔کومل ہر سوٹڈ بوٹڈ پیسے والا، بڑی گاڑی والا، کروڑوں کی جائداد کا مالک ہیرو نہیں ہوتا۔۔کبھی کبھی وہ ہماری کہانی کا "ولین" بھی ہو سکتا ہے۔میری بھی ایک کہانی ہے کومل اور ہادی میری کہانی کا ولین ہے۔۔ہادی میری کہانی کا سب سے بھیانک کردار ہے۔۔"رابیل نے کہا تو کومل سوچ میں پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر تمہاری کہانی کا ہیرو کون ہے؟" کومل نے تجسس سے پوچھا۔

"جانتی ہو میری لغت میں ہیرو کی کیا ڈیفینیشن ہے؟ میری نظر میں "ہیرو" کون ہے؟". رابیل نے کہا تو کومل اُسکے اور قریب ہو گئی سننے کے لئے۔ اُسکا تجسس بڑھ گیا۔

"بتاؤ بتاؤ۔۔" کومل نے کہا۔ وہ بہت دلچسپی سے سن رہی تھی۔

"میری نظر میں نوفل ہیرو ہے۔" رابیل نے کہا تو کومل کو ہنسی چھوٹ گئی۔۔ وہ ہنسی رہی ہنستی رہی۔۔ رابیل اُسکی ہنسی رکنے کا انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ چپ ہوتی اپنی بات مکمل کرے۔ وہ بمشکل چپ ہوئی تو رابیل نے کہا۔

"کومل نوفل وہ انسان ہے جسنے آج تک میری ماں کی وجہ سے مجھ سے نفرت نہیں کی۔۔ جسنے آج تک مجھے میری ماں کا طعنہ نہیں دیا۔ مجھے ایک پل کے لیے بھی یہ نہیں جتایا کہ میری ماں نے اُسکا ہنستا بستا گھر اجاڑ دیا۔ نوفل وہ انسان ہے جو کروڑوں کی جائداد کا مالک ہے لیکن اُسنے کبھی اس بات پر غرور نہیں کیا۔ وہ ایسے سادہ رہتا

ہے جیسے کوئی عام سا لڑکا ہو۔۔وہ سادہ کھاتا ہے۔۔سادہ پہنتا ہے۔۔سادہ بولتا ہے۔۔نوفل وہ انسان ہے جسنے آج تک کسی کی دل آزاری نہیں کی۔۔جو معصوم بچوں کو ڈراتا نہیں تھا۔۔جوانکو بھوکا نہیں رہنے دیتا تھا۔۔کومل نوفل ہادی کے مقابلے میں کم ہینڈسم ہے۔۔لیکن مجھے اُسکے ساتھ ہوتے ہوئے کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا۔۔مجھے ہادی نے الماری میں بند کیا۔۔مجھے نوفل نے آکر اس اندھیرے سے نکالا۔۔آج میں زندہ ہوں تو نوفل کی وجہ سے۔۔اگر وہ اس دن پھپھو سے نہیں کہتا کے میں گھر پر نہیں مل رہی تو میں اسے الماری کے اندر مری پڑی ہوتی۔وہ میرا محسن ہے۔اُسنے مجھ پر احسان کیا ہے۔وہ تلخ باتیں بھی ایسے شیریں انداز میں بول دیتا ہے کے مقابل کو برا نہیں لگتا۔۔نوفل کی آنکھیں ہادی کی طرح حسین نہیں ہیں۔۔۔لیکن مجھے اُسکی آنکھوں سے خوف نہیں آتا۔۔کومل نوفل حقیقی" ہیرو" ہے۔۔میری نظر میں۔"رابیل نے کہا تو کومل کافی دیر خاموش رہی کسی غیر مرئی نقطے کو تکے جا رہی تھی۔۔پھر دیر بعد اسکا سکتا ٹوٹا تو بولی۔

www.novelsclubb.com

"تو تم نوفل سے شادی کرو گی؟"اُسکے اس احمکانہ سوال اور اس مرتبہ رابیل کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔وہ اتنا ہنسی کے اسے اپنے پیٹ میں درد محسوس ہونے لگا۔۔اُسنے اَپنا پیٹ پکڑ لیا اور اپنی ہنسی قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ بمشکل وہ نارمل ہوئی۔

"کومل واقعی تمہارا دماغ ننھا سا ہے۔ مینے صرف ایک مثال دی ہے۔۔تم شادی تم پُہنچ گئیں؟توبہ توبہ۔۔"رابیل پھر ہنسنے لگی۔

اور پیچھے کچن کی کھڑکی کا جائزے لینے کے لئے آنے والے عبدالہادی نے سب سن لیا۔۔اُسکے دل کے ہزار ٹکڑے اُسکے وجود کے اندر بکھر گئے تھے۔۔آیا تو وہ کھڑکی کو دیکھنے تھا۔۔لیکن قدرت نے اسے آج آئینہ دکھا دیا۔۔

اپنے دل اور اپنی ذات پر بوجھ لیے عبدالہادی وہاں سے ہٹ گیا۔

****

عبدالہادی آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔دیوار پر لگی گھڑی صبح کے سات بجا چکی تھی۔اس نے جیل لگا کر اپنے بال پیچھے کیے۔اور گھڑی پہننے لگا۔وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔وہ اپنی ہی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ سوچنے لگا۔(ہادی کی وہ آنکھیں جو سب کو حسین لگتی ہیں۔۔میرے لیے وہ دنیا کی سب سے خوفناک آنکھیں ہیں۔ان آنکھوں کی نفرت مینے جھیلی ہے کومل۔۔)

اسے یاد آیا اس کی ماں اس کی آنکھوں کو چوم کر کہتی تھی کہ ہادی تمہاری آنکھیں دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

"کتنا فرق ہے دو عورتوں کے دیکھنے میں۔ایک کیلئے میری آنکھیں دنیا میں سب سے خوبصورت ہیں تو دوسری کے لیے میری آنکھیں خوفناک ہیں۔"اُسنے گھڑی باندھتے ہوئے سوچا۔

پھر کوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

www.novelsclubb.com

("ہر سوٹڈ بوٹڈ ہیرو نہیں ہوتا ہے۔")اس نے کالر درست کرتے ہوئے سوچا۔اور ایک آخری نظر اپنی تیاری پر ڈالی اپنا سراپا دیکھا(دنیا نے اُسکا حسین چہرہ دیکھا ہے کومل۔۔لیکن مینے ہادی کا بھیانک روپ دیکھا ہے۔۔)

وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے لاؤنج میں ناشتے کی میز پر آکر بیٹھ گیا۔اور چائے کپ میں انڈیلنے لگا۔تھوڑی دیر میں گھر کے تمام افراد وہاں موجود تھے۔

"آج بھی ضرورت تم رابیل کو گاڑی میں ڈراپ کرنے جاؤ گے۔"آسیہ بیگم نے عجیب سے انداز میں ہادی سے کہا تو اس نے چونک کر اُنہیں دیکھا اور پھر اس کے ذہن میں کچھ باتیں گھومنے لگیں۔

(اُسکی بڑی گاڑی میں اُسکے ساتھ تنہا سفر کرتے ہوئے مجھے ہر پل یہ خوف رہتا ہے کہ یہ شخص کسی بھی وقت مجھے گاڑی سے اتار کر،مجھے گاڑی کے سامنے کھڑا کر کے کچل دیگا۔)ہادی کو یاد آیا۔۔

"نہیں پھپھو کل میں اس طرف جا رہا تھا تو میں نے سوچا کہ اسے ڈراپ کرتا جاؤں۔اب روز روز میں کسی پر ایسی عنایت نہیں کر سکتا۔۔۔"ہادی نے نارمل انداز میں کہا۔

(مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے تمہارے ساتھ جانے کا)رابیل نے دل میں اسے جواب دیا۔

"اگر آپ اس پر روز یہ عنایت کر دیں تو بہتر ہو گا۔مجھے بہت عجیب لگتا ہے روزہ اس کو اپنی بائیک پر لے جانا۔یونیورسٹی میں لڑکے اس کے بارے میں مجھ سے عجیب باتیں کرتے ہیں پھر۔"نوفل بولا۔

"کیسی باتیں"؟ہادی چونکا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون لگتی ہے تمہاری۔اور بھی فضول بکواس کرتے ہیں۔۔۔"نوفل نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

ہادی کے جیسے تن بدن میں ایک آگ سی لگ گئی یہ سن کر۔اس نے معنی خیز نظروں سے آسیہ بیگم کی طرف دیکھا۔آسیہ بیگم اس کی نظروں سے تھوڑا سا گھبرا گئیں۔

رابیل بھی اچانک اس بات پر بوکھلا گئی بلکہ پریشان ہو گئی اور اس نے ایک نظر نوفل کو دیکھا اور پھر دوسری نظر آسیہ بیگم پر ڈالی۔

اسے لگا اب ہادی کوئی فتویٰ صادر کرے گا۔لیکن ہادی نے صرف آسیہ کو دیکھا اور پھر چپ چاپ چائے پینے لگا۔

"اگر ہم اسی طرح لوگوں کی فضول باتوں پر کان دھرتے رہیں گے تو کبھی بھی زندگی میں آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ہماری ساری زندگی صرف ان تین الفاظ کے گرد طواف کرتی ہے کہ "لوگ کیا کہیں گے"۔رابیل نے گھبراتے ہوئے کہا۔اور پھر ہادی کے تاثرات کا جائزہ لینے کے لئے اس کی طرف دیکھا۔

ہادی نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا اور ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا پھپھو میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔"اس نے آسیہ بیگم سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

آفس میں بھی ہادی بہت ڈسٹرب رہا ذہنی طور پر۔ کبھی بھی اپنی زندگی میں اس قدر ذہنی طور پر ڈسٹرب نہیں رہا جتنا آج ہو رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر وہ رابیل کی باتوں کی وجہ سے اتنا پریشان کیوں ہو رہا ہے۔وہ کسی فیصلے پر پہنچ نہیں پا رہا تھا۔اس کی زندگی میں جتنے بھی لوگ تھے اس کے ماں باپ اس کے گھر والے بہن بھائی، پھپھو سب نے اسے ہمیشہ یہ احساس دلایا تھا کہ وہ ایک شاندار شخصیت کا مالک ہے۔اسی احساس کی وجہ سے وہ خود کو بہت کچھ سمجھتا تھا۔وہ واقعی خود کو "ہیرو" سمجھتا تھا۔وہ مغرور نہیں تھا لیکن وہ اپنی ذات کو مکمل سمجھتا تھا. اسے لگتا تھا کہ وہ اپنے سب گھر والوں کا خاص خیال رکھتا ہے۔اپنے بہن بھائیوں کا، اپنی پھپھو کا۔۔۔ اور رابیل کا بھی۔ہادی کی نظر میں وہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک بہت ہی ذمہ دار

www.novelsclubb.com

شخص تھا۔وہ سمجھتا تھا کہ وہ ان کے لئے جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ بہت بہتر ہوتا ہے ان کی بھلائی کیلئے ہوتا ہے۔

اسے ہمیشہ دوسروں پر کیے گئے احسانات یاد رہتے تھے۔اسے لگتا تھا کہ اس نے کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا۔

اور جو کچھ اس نے رابیل کے ساتھ کیا۔اسے لگتا تھا وہ اسی کی حقدار ہے۔ نفرت کے باوجود اُسنے اسے پناہ دی۔ لیکن اس دن نوفل کی باتوں میں سے سوچ میں ڈال دیا۔(کسی سے نفرت کرنے کے لئے کوئی وجہ ہونا ضروری ہے اور میرے پاس رابیل سے نفرت کرنے کے لیے کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔)

"پھر میرے پاس کیا وجہ رابیل سے نفرت کرنے کے لیے؟"اس نے سوچا۔

"کونسی ایسی طاقت نے مجھے یہ احساس دلایا کہ رابیل قابل نفرت ہے۔؟"وہ سوچوں کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

(بیٹا یہ جو بد کردار عورتیں ہوتی ہیں نہ۔۔انکی اولاد بھی ویسی ہی نکلتی ہے۔اُنکا خون بولتا ہے۔بد کردار عورت کی بیٹی بھی بد کردار ہی نکلتی ہے۔اور ایسی بچیاں کسی شفقت کے قابل نہیں ہوتیں ہیں۔اگر ان پر سختی نہ کی جائے تو وہ بھی اپنی ماں کے نقشے قدم پر چلنے لگ جاتی ہیں۔اگر تھوڑی سی آزادی دی جائے تو شتر بے مہار پھرتی ہے۔)اس کو اپنی ماں کی کہی ہوئی باتیں یاد آرہیں تھیں۔

("میری ماں غلط کیسے بول سکتی ہے؟وہ ایک عظیم پاک باز خاتون تھیں۔")سوچ سوچ کے اب اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔اسے لگا وہ آج آفس میں نہیں بیٹھ سکتا۔اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور گھر واپس آگیا۔اس کے خیالات کی وادیاں منتشر تھیں۔

www.novelsclubb.com

■ ■ ■ ■

رابیل آسیہ بیگم کے کمرے میں بیٹھ کر اُنکے پاؤں دباتی جارہی تھی۔

"کیا بات ہے پھپھو دو تین دن سے آپ کافی چپ چاپ لگ رہی ہیں۔؟ کوئی پریشانی ہے تو بتائیں۔" رابیل نے انکو نوٹ کیا تو پریشان ہو کر پوچھا۔

"پریشانی تو ہے لیکن ابھی تک کسی فیصلے پر پہنچ نہیں پا رہی ہوں۔" آسیہ بیگم نے کہا۔

"آپ مجھے بتائیں ہو سکتا ہے آپ کی پریشانی کا حل میرے پاس ہو۔" رابیل بولی۔ وہ آرام آرام سے ان کے پاؤں دباتی جا رہی تھی۔

"کچھ پریشانیاں ایسی ہوتی ہیں جو کسی کو بتائی نہیں جاتیں۔ کبھی کبھی وہ لوگ جو ہمارے لیے بہت خاص ہوتے ہیں اور بہت قابل اعتبار ہوتے ہیں وہی لوگ ہمارے لئے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔" آسیہ بیگم نے کہا۔

" صحیح کہا آپ نے پھوپھو کسی پر اعتبار کرنا نہیں چاہئے۔ میرا مطلب ہے کرنا چاہیے لیکن حد سے زیادہ نہیں۔ آج کل وہ زمانہ ہی نہیں رہا خالص محبت، وفا اور اعتبار کا۔" رابیل نے کہا۔

"مجھے آج کل عبدالہادی کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا ہے۔ میں اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔" آسیہ بیگم نے کہا اور رابیل کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی کہ ہادی کے نام پر اس کا کیا رد عمل ہے۔ لیکن وہاں کوئی خاص رد عمل نہیں تھا۔

"اچھی بات ہے نہ پھپھو انسان کو ہمیشہ ایک سا نہیں رہنا چاہیے۔ تھوڑا بہت بدلاؤ آنا بھی ضروری ہے۔" رابیل نے بظاہر سادگی سے کہا لیکن اس کی بات سن کر آسیہ کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔ جیسے کہ وہ اس بدلاؤ سے مطمئن ہوں۔ یا اسے اس بدلاؤ کے بارے میں خبر ہے۔

"بدلاؤ اگر اچھا ہو تو اچھی بات ہے رابیل۔ لیکن اگر بدلاؤ اچھا نہیں ہے تو یہ خطرے کی علامت ہے۔ کبھی خود کو نہ بدلنے والا انسان اچانک بدل جائے تو پریشانی تو ہو گی نہ۔ اور وہ بھی مثبت بدلاؤ نہیں منفی بدلاؤ کے جیسا ہو۔" آسیہ بیگم کی باتیں بہت معنی خیز تھی۔ لیکن رابیل ان کا مطلب نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ اس کے دل

www.novelsclubb.com

میں چور نہیں تھا۔اس لیے وہ سکون سے سن رہی تھی۔اور اس کے چہرے کا رنگ تک نہیں بدلا۔

(کیا میں کچھ غلط سوچ رہی ہوں رابیل کے متعلق؟")آسیہ بیگم نے رابیل کے چہرے پر اطمینان دیکھا تو سوچا۔(کہیں میں کسی غلط فہمی میں آکر اس بچی کا دل نہ دکھادوں۔۔میں نے دیکھا ہی کیا ہے۔صرف یہی نہ کہ عبدالہادی اس کے کمرے سے نکل رہا ہے۔اتنی سی بات پر میں عمر بھر کی ریاضت کیوں ضائع کروں۔ہو سکتا ہے کچھ ایسی بات ہو جو دونوں مجھے نہیں بتانا چاہتے ہوں میری صحت کی وجہ سے۔کہ کہیں میں سن کر بیمار نہ ہو جاؤں۔میرا فشار خون بھی اکثر بلند ہو جاتا ہے پریشانی والی بات پر۔ہو سکتا ہے یہ دونوں میری صحت کا سوچ رہے ہوں۔اور میں کتنی بدگمان ہو گئی اپنے ہی بچوں سے۔۔)آسیہ بیگم کو افسوس سا ہونے لگا۔

"اچھا تم میرے پاؤں دبانا چھوڑو میں تمہارے سر پر تیل مالش کر دیتی ہوں۔" آسیہ بیگم نے اپنے پاؤں کھینچ لیے اور بیٹھ گئیں۔رابیل سن کر خوش ہو گئی۔اور بیڈ

www.novelsclubb.com

سے اتر کر نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔اپنے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا۔آسیہ بیگم نے سائیڈ ٹیبل سے تیل کی شیشی نکالی۔سرسوں کے تیل کی خوشبوان کو بہت بھاتی تھی۔وہ رابیل کے سر پر آہستہ آہستہ نرمی سے انگلیاں گھمانے لگیں۔

("میری بچی مجھے معاف کر دو میں تم سے کیوں بد گمان ہو گئی۔")آسیہ بیگم کا دل دکھ سے بھر آیا۔

■■■■

"بد تمیز انسان کیا ضرورت تھی سب کے سامنے بائیک والی بات کرنے کی۔؟"وہ صحن میں رات کا کھانا کھانے کے بعد ٹہل رہی تھی کہ نوفل آگیا۔اس نے دیکھتے ہی نوفل پر غصہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں چاہتا تھا کہ تم بھائی کے ساتھ یونیورسٹی آؤاور جاؤ۔سچ بتاؤں مجھے لڑکے بہت تنگ کرتے ہیں تمہارے حوالے سے مجھے بہت برا محسوس ہوتا ہے۔انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تمہاری بہن ہے تو میں نے کہا نہیں میری کزن ہے۔تب سے لے

کر وہ مجھے تنگ کرتے ہیں کہ میرے اور تمہارے بیچ کوئی چکر ہے۔ میں تم سے ہزار بار کہتا ہوں یونیورسٹی میں مجھ سے دور رہا کرو اپنی کسی کلاس فیلو کو دوست بنالو۔ اس کے ساتھ گھوما پھرا کرو۔" نوفل نے کہا۔

"میرا مزاج کسی کے ساتھ نہیں ملتا اور مجھے کوئی بھی اچھا نہیں لگتا۔" رابیل نے کہا۔

"وہ لڑکا کون تھا جس کے ساتھ آج کل تم اکثر باتیں کرتی ہوئی پائی جاتی ہو۔" نوفل نے پوچھا۔

"کیوں تمہاری بھی غیرت جاگ گئی کیا مجھے اس کے ساتھ دیکھ کر؟" رابیل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں کون ہوتا ہوں تم پر پابندیاں لگانے والا۔ تمہاری اپنی ایک شخصیت ہے۔ تم اپنی زندگی کی خود مالک ہو۔ تم بہتر جانتی ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے کس سے

بات کرنی ہے کس سے نہیں۔ میں وہ پابندیاں لگاتا ہی نہیں جن کا مجھے اختیار نہیں ہے۔ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔"نوفل نے کہا۔

"یہ ساری باتیں اپنے بھائی کو بھی سمجھادو۔"رابیل نے کہا۔

"رابیل گاڑی کا ڈرائیور ہوتا ہے نا۔وہ بہت احتیاط سے آگے پیچھے دائیں بائیں ارد گرد دیکھتا رہتا ہے کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔گاڑی میں بیٹھے ہوئے باقی افراد کھا رہے ہوتے ہیں پی رہے ہوتے ہیں کچھ سو بھی جاتے ہیں لمبے سفر میں۔اس لمبے سفر میں اگر کوئی جاگتا ہے تو وہ ڈرائیور ہوتا ہے۔اسے نیند بھی آرہی ہوتی ہے اسے بھوک پیاس بھی لگ رہی ہوتی ہے۔لیکن پھر بھی گاڑی کے ڈرائیور کو بہت ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے۔کیونکہ گاڑی میں بیٹھا ہوں اگر کوئی شخص سو جائے تو کچھ نہیں ہوتا۔لیکن اگر ڈرائیور سو جائے تو حادثہ ہوتا ہے اور سب کے سب مر سکتے ہیں۔ڈرائیور کو اپنی آنکھیں چار کرنی ہوتی ہیں۔یوں سمجھ لو کہ بھائی کی مثال

www.novelsclubb.com

ایسے ڈرائیور کی سی ہے۔اگر انہوں نے آنکھیں بند کر لیں تو ہم سب کے ساتھ بہت بڑا حادثہ ہو جائے گا۔"نوفل نے کہا تو رابیل سوچ میں پڑ گئی۔

"کتنی اچھی مثال دی ہے تم نے نوفل۔"رابیل نے کہا۔

"مثال ہمیشہ اچھی اور ایسی دینی چاہیے کہ دوسرے کے دل اثر کر جائے اور سمجھ بھی آجائے صحیح طریقے سے۔"نوفل نے کہا۔

اوپر اپنی گیلری میں کھڑا عبدالہادی ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔(آج میں زندہ ہوں تو نوفل کی وجہ سے).

(کومل نوفل ہادی کے مقابلے میں کم ہینڈسم ہے۔۔لیکن مجھے اُسکے ساتھ ہوتے ہوئے کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا)ہادی نے ان دونوں کو دیکھا تو اسے رابیل کی بات یاد آئی۔وہ نوفل کی ہمراہی میں کس قدر بے خوف تھی۔ہادی اپنے کمرے میں آگیا۔

وہ بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنا دایاں بازو اپنی آنکھوں پر رکھ دیا۔ ابھی اس کے سونے کا وقت نہیں تھا دس بج رہے تھے۔ وہ شدید ذہنی تناؤ کا شکار تھا۔ پہلے اسے غصہ آتا تھا مگر اب اسے دکھ ہو رہا تھا۔

(وہ کروڑوں کی جائیداد بھی لٹا دے پھر بھی میرے دل میں اپنے لیے اتنا نرم گوشا تک نہیں بنا سکتا کہ میں چند دعائیہ کلمات اسکو دے سکوں) ہادی کو یاد آیا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"رابیل کیا میں نے تمہارے ساتھ کبھی کوئی بھلائی نہیں کی؟ کہ تم مجھے چند دعائیہ کلمات ہی دے سکو؟ تمہیں وہ ظلم تو یاد ہیں جو میں نے تم پر کئے لیکن میں نے تمہارے ساتھ بہت ساری اچھائیاں بھی کی ہیں۔ وہ سب تم فراموش کیے بیٹھی ہو. تم کہتی ہو میں نے تمہارا بچپن تباہ کر دیا... تم یہ کیوں نہیں دیکھتیں کہ میں نے اپنے گھر میں تمہیں پناہ دی۔ تمہیں زمانے کی بری نظروں سے بچایا۔ بالکل ویسے ہی تمہاری حفاظت کی جیسے کومل کی کی۔ تمہارے لئے میں ایسے ہی غیرت کھاتا

www.novelsclubb.com

ہوں جیسے کو مل کیلئے۔۔۔لڑکیوں کو تو خواہش ہوتی ہے ایسے شخص کی۔ تمہیں آج میری قدر نہیں ہے رابیل۔اور تمہیں میری کوئی اچھی بات یاد بھی نہیں آرہی ہے۔ لیکن وہ دن بھی آئے گا رابیل کہ اس زمانے کی ہوس بھری نظریں ہونگی تم پر۔۔۔لیکن اس دن عبدالہادی تمہارے ساتھ نہیں ہوگا۔تم ڈھونڈو گی اس ڈھال کو جو ہمیشہ تمہیں بچانے کے لئے آگے آجاتا تھا۔آج تم کہتی ہو کہ عبدالہادی سے برا انسان کوئی نہیں۔ایک دن تم اسی عبدالہادی کو ڈھونڈتی پھرو گی رابیل۔جب ساری دنیا تمہیں تنہا چھوڑ دے گی۔تب تمہیں احساس ہوگا کہ عبدالہادی کی کیا حیثیت تھی تمہاری زندگی میں۔۔۔جب تمہارا سامنا دنیا کے ولینوں سے ہوگا۔۔۔ تب تمہیں پتا چلے گا کہ ولین کس کو کہتے ہیں

www.novelsclubb.com

****

ہزاروں دکھ پڑیں سہنا

محبت مر نہیں سکتی

ہے تم سے بس یہی کہنا

محبت مر نہیں سکتی

عبدالہادی کی بے چینی کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی۔زندگی میں پہلی بار ایسی کیفیت سے دوچار تھا۔اسے ہمیشہ غصہ آتا تھا۔لیکن آج پہلی بار اسے دکھ ہو رہا تھا۔کتنا فرق ہے نہ غصہ آنے میں اور دکھ ہونے میں۔غصے کو انسان باہر نکال سکتا ہے لیکن دکھ کا کیا کریں،دکھ اندر اپنی جڑیں بنانا شروع کرتا ہے پھر انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے اور انسان آہستہ آہستہ ختم ہوتا جاتا ہے۔لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے آخر دکھ کس بات کا ہو رہا ہے۔اسے اپنا دکھ ہو رہا ہے کہ کسی نے اس کی ذات کو بے مول کر دیا ہے اپنی نظر میں۔یا پھر اسے اس بات کا دکھ ہو رہا ہے کہ اس نے کسی معصوم پر ظلم کیا۔آج پھر اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔

(مجھے اس سے معافی مانگنی چاہیے۔)ہادی نے دل میں فیصلہ کیا اور کمرے سے باہر آ گیا آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنے لگا لاؤنج میں نیم اندھیرا تھا۔رات کا ایک بج رہا تھا

www.novelsclubb.com

اور یہ انتہائی غیر مناسب وقت تھا۔وہ یہ بات اچھے طریقے سے جانتا تھا۔لیکن اس نے سوچا ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔۔۔صبح ہوتے ہوتے کہیں بہت دیر نہ ہو جائے۔(وہ سو رہی ہو گی؟)اس نے سوچا۔پھر اسے یاد آیا کہ واٹس ایپ پر وہ ابھی آن لائن تھی دو منٹ پہلے۔اس کا مطلب ہے کہ وہ جاگ رہی ہے۔اس کی کمرے کے دروازے کے باہر کھڑا ہو گیا سوچ رہا تھا کہ دستک دے یا نہیں۔بہت ہمت کر کے اس نے ہلکی سی دستک دی۔

رابیل کمرے میں اندھیرا کی سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی ٹیبل لیمپ جلا کر کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔اور ساتھ ساتھ موبائل بھی دیکھتی جا رہی۔ہلکی سی دستک پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا۔اس کی چھٹی حس بیدار ہوئی۔وہ سمجھ گئی کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے۔اس نے سوچا دروازہ نہیں کھولے گی جو بھی ہے وہ اسے سوتا ہوا سمجھ کر واپس چلا جائے۔لیکن مسلسل دستک ہونے کی وجہ سے اس نے سوچا شاید آسیہ پھپھو ہو نگی ان کی طبیعت صحیح نہیں ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"کون؟"اُسنے آرام سے پوچھا دروازہ کھولنے سے پہلے۔

"میں ہوں عبدالہادی دروازہ کھولو مجھے تم سے ضروری کام ہے۔"آگے سے جواب آیا تو رابیل کو بہت غصہ آیا۔اس نے سوچا دروازہ نہیں کھولے گی لیکن ہادی ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کئے ہوئے تھا۔

"آپ کو جو بات کرنی ہے صبح کر لیجئے گا یہ کوئی مناسب وقت نہیں ہے بات کرنے کا۔"رابیل نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر کہا۔ہادی دروازے کو دھکیل کر اندر آ گیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے اور یہ کون سا طریقہ ہے۔"رابیل نے غصے سے اسے آنکھیں دکھائیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا کوئی ایسا طریقہ ہے؟کہ میں تم پر کئے گئے مظالم کا ازالہ کر سکوں یا کفارہ ادا کر سکوں؟کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہوں اس سب کے لئے جو میں نے تمہارے ساتھ

ناانصافیاں کی ہیں؟"عبدالہادی نے اپنی ٹراوزر کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈال کر اس کی طرف دیکھا اور کہا۔

رابیل کافی دیر اسے حیرت سے دیکھتی رہی۔

"میں نے پہلے بھی تم سے معافی مانگی تھی مگر تم نے معاف نہیں کیا۔"ہادی بولا۔

"پہلے آپ نے مجھ سے معافی نہیں مانگی تھی بلکہ الٹا اپنے احسانات جتاتا کر چلے گئے تھے اگر آپ کو یاد ہو تو۔۔میں سمجھ گئی تھی کہ آپ اپنی ذات پر اتنے سارے الزامات برداشت نہیں کر پائے۔اور ہر وہ راستہ تلاش کرنے کی کوشش کی جس سے آپ ان الزامات سے آسانی سے نکل سکیں۔مجھے تحفظ دینے کا احسان آپ نے مجھ پر جتایا۔آپ نے تو مجھ سے صحیح طریقے سے معافی مانگی ہی نہیں تو میں کیسے معاف کر دیتی۔۔۔"رابیل دیوار سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی ہو گی وہ نیچے کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

"ٹھیک ہے اب میں صحیح طریقے سے تم سے معافی مانگ رہا ہوں۔اور پلیز مجھے معاف کر دو میں نے جو کچھ بھی تمہارے ساتھ کیا۔"عبدالہادی نے اپنے ہاتھ ٹراوزر کی جیب سے نکال کر معافی کے انداز میں رابیل کے سامنے جوڑے تو رابیل حیرت سے اسے دیکھا۔وہ سوچ رہی تھی کہ ایسی کونسی بات ہے جس نے عبدالہادی کو اتنا مجبور کر دیا ہے کہ وہ میرے سامنے جھکنے پر تیار ہو گیا۔وہ بھی میرے سامنے۔۔۔رابیل کی آنکھوں میں حیرانی ہی حیرانی تھی۔

"میرے معاف کرنے سے کیا ہو گا؟آپ کے دل کو سکون آجائے گا مگر میرے دل کو سکون نہیں آئے گا نہ۔۔"رابیل نے کہا۔

"آپ شاید اس لیے معافی مانگ رہے ہیں تاکہ آپ سکون کی نیند سو سکیں۔آج بھی آپ خود غرض بن کر صرف اپنے لئے ایسا کر رہے ہیں میرے لئے نہیں۔۔" رابیل نے جتایا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تم مجھے معاف مت کرو بلکہ اس کے بدلے میں مجھے ویسے ہی سزائیں دو جیسی میں نے تم کو دی ہیں۔ مجھے اندھیرے حبس زدہ کمرے میں بند کر دو، مجھے بھوکا مارو۔۔ جتنا ظلم مجھ پر کرنا ہے کر لو تاکہ تمہیں بھی سکون آ جائے۔"

عبدالہادی نے کہا تو رابیل کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اگر وہ گزر چکا ہے ہادی۔ تب میرا بچپن تھا۔ اب آپ کا بچپن نہیں ہے۔ میں آپ کو سزا دے بھی دوں۔۔ لیکن آپ کو وہ تکلیف اب نہیں ہو گی جو تکلیف مجھے تب ہوتی تھی۔ بچپن کی سزائیں بہت اذیت ناک ہوتی ہیں۔ یہ آپ کی ساری زندگی پر اثر انداز رہتی ہیں ہمیشہ۔" رابیل نے کہا تو ہادی کے اندر بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"رابیل میں اپنا سب کچھ تمہارے نام کرنے کے لئے تیار ہوں بس تم مجھے معاف کر دو۔" ہادی نے کہا۔

"سب کچھ سے مطلب؟" رابیل نے حیرت سے پوچھا۔

"مطلب یہ گھر اور اپنے حصے کی ساری جائیداد۔۔"ہادی نے کہا تو رابیل کو غصہ آگیا۔

"آپ کی ساری جائیداد میرا بچپن واپس نہیں لا سکتی ہے۔اور آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہ سب لوگ بھی ان مظالم کے بدلے میں جو آپ نے مجھ پر کئے.."رابیل نے دکھ سے کہا۔

"اب آپ جا سکتے ہیں۔"رابیل نے کہا اور واپس اسٹڈی ٹیبل کی طرف بڑھنے لگی کہ ہادی نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دوسری طرف آسیہ بیگم کی آنکھ کھل گئی۔ان کو اپنی طبیعت سہی نہیں لگ رہی تھی۔شاید ان کا بی پی بڑھ گیا تھا۔انہوں نے بلڈ پریشر کی گولی ڈھونڈی لیکن انہیں نہیں ملی۔

"پتا نہیں رہا بلکہ رابیل کہاں رکھ دیتی ہے میری گولیاں۔۔"وہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئیں چپل پہنے اور رابیل کے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔انہوں نے سوچا

رابیل سو رہی ہو گی۔اس لیے انہوں نے بالکل آہستہ سے دروازے کا ہینڈل گھمایا یہ دیکھنے کے لیے دروازہ لاک ہے یا نہیں۔ہینڈل گھمانے سے کھل گیا تو ان کو حیرت ہوئی کہ رابیل نے سوتے ہوئے کمرہ لاک نہیں کیا۔ان کو آوازیں سنائی دیں اندر سے۔۔جیسے رابیل کے کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے۔۔۔وہ حیران ہوئیں کہ اس وقت رابیل کے کمرے میں کون ہے اس کے ساتھ۔انہوں نے بہت آرام سے تھوڑا سا دروازہ کھولا۔ایسے کہ جو بھی کمرے میں موجود ہے اسے دروازہ کھلنے کی آواز نہ آئے۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔۔ان کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔انہیں ایک پل کو تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا مت کرو میرے ساتھ رابیل میں مر جاؤں گا. میں پل پل اذیت کی موت مر رہا ہوں۔ پچھلے کافی دنوں سے۔"عبدالہادی نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ چھوڑے میرا پلیز۔اور چلے جائیں یہاں سے۔کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا؟۔"رابیل نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔اوہ روز اپنا ہاتھ ہادی کی مضبوط ہاتھ کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیونکہ میں تم سے.."ہادی نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"کیا آپ مجھ سے؟"رابیل نے بے حد حیرت سے سوالیہ نظریں ڈال کر اس سے پوچھا۔دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

"میں تم سے۔۔رابیل میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔"ہادی نے بے اختیار کہا۔یہ الفاظ اس کی زبان کی بجائے اس کے دل سے نکل رہے تھے۔جیسے کہ وہ یہ سب بولنے کے لئے نہیں آیا تھا۔اور نہ ہی تو یہ سب بولنا چاہتا تھا۔لیکن اس کے دل سے آواز آئی اور اس کی زبان سے ادا ہوئے یہ الفاظ۔ہادی کو خود اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ پر حیرت ہونے لگی۔

آسیہ بیگم نے سن کر آہستہ سے دروازہ بند کیا. طبیعت تو ان کی پہلے سے خراب تھی. لیکن اب مزید بگڑ گئی تھی. وہ نجانے کیسے اپنے کمرے تک پہنچیں۔

"رابیل بالآخر تم نے بھی اپنی ماں کی طرح اپنا اصل چہرہ دکھا ہی دیا۔ آخر پھنسا ہی لینا میرے معصوم سے عبدالہادی کو۔" انہوں نے سامنے پڑا گلاس زور سے فرش پر دے مارا۔

شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر عبدالہادی نے رابیل کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہ دونوں ہی اس آواز پر چونک گئے۔ جس لمحے کے سحر میں وہ دونوں ہی گرفتار ہونے والے تھے، وہ سحر ٹوٹ چکا تھا۔۔ہادی وہ ایک دم سے باہر آیا۔ اس نے دیکھا آسیہ بیگم کے کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا۔ ایک دم سے ان کے کمرے کی جانب بھاگا۔ اندر داخل ہوا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ آسیہ بیگم فرش بے ہوشی کی حالت میں پڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو۔" بے اختیار ہادی کے منہ سے نکلا ہادی کا دل ایک دم ڈوب گیا۔اس نے آسیہ بیگم کو اٹھایا اور رابیل کو آواز دی۔اس کی آواز سن کر رابیل دوڑتی ہوئی آسیہ بیگم کی کمرے میں آئی۔

"جلدی سے جا کر نوافل کو جگہ اسے کہو گاڑی باہر نکالنے میں پھپھو لے کے آتا ہوں۔"عبدالہادی نے کہا تو رابیل ایک لمحہ ضائع کیے بغیر نوفل کے کمرے کی جانب بھاگی۔اس نے نوفل کے کمرے کا دروازہ زور سے بجایا۔نوفل ایک جھٹکے سے اٹھا۔دروازہ بجنے کے انداز سے اسے پتہ چل گیا تھا کہ کچھ گڑ بڑ ہے۔

"پھپھو۔۔ پھپھو۔۔بے ہوش ہو گئی ہیں۔"بہت مشکل سے رابی کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئی تھی اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔ایک پل کو اسے لگا اس کی ساری دنیا لٹنے والی ہے۔آسیہ بیگم ہیں تو اس کی کل کائنات تھیں۔

■■■■

اسپتال کے کوریڈور میں بیٹھ کے ان چاروں کی حالت ناقابل بیان تھی۔وہ ڈاکٹر کے انتظار میں تھے۔رابیل اور کومل دونوں دعائیں کرتی جارہی تھیں۔عبدالہادی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا کسی غیر مرئی نکتے کو تکا جارہا تھا۔۔۔نوفل بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے۔

"ماشاءاللہ اب ان کی حالت کافی صحیح ہے بی پی شوٹ کر گیا تھا بہت زیادہ۔شکر کریں کہ ہارٹ اٹیک اور برین ہیمریج سے بچ گئی۔وہ آج رات ہوسپٹل میں رہی گی صبح ان کی حالت بہتر ہوتے ہیں آپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔"ڈاکٹر نے کہا تو ان چاروں کی جان میں جان آئی۔۔۔

اگلی صبح آسیہ بیگم بیگم گھر آ گئیں۔ان کی طبیعت اب بہت بہتر تھی۔رابیل ان کے سرہانے بیٹھی ان کا سر دبا رہی تھی۔کومل ان کے پیروں کے سامنے بیٹھی تھی۔عبدالہادی سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا ان سے باتیں کرتا جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو بتائے ہم سب کتنا ڈر گئے تھے۔اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"اس سے آگے عبدالہادی کچھ بول ہی نہیں سکا اس سے آگے عبدالہادی کسی اور بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔آسیہ بیگم اس سب کچھ تھیں۔ماں باپ کے جانے کے بعد اگر وہ صحیح تھا تو صرف آسیہ بیگم کی وجہ سے۔

"آپ نے مجھے فون کر دیا ہوتا۔اگر آپ کو اپنی طبیعت صحیح محسوس نہیں ہو رہی تھی تو۔۔"رابیل نے کہا۔

"تم نے میری بلڈ پریشر کی گولیاں نہ جانے کہاں رکھ دیں تھیں۔تم اب میری طرف سے بالکل لاپرواہ ہوتی جا رہی ہوں دن بدن۔۔کومل آئندہ سے تم میری ہر چیز کا خیال رکھنا۔"آسیہ بیگم نے رابیل کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر آخری جملہ کومل کی طرف دیکھ۔ان کا لہجہ ناراض سا تھا۔

رابیل کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔اس کا دل کٹ کر رہ گیا ایک لمحے کے لیے۔عبدالہادی کو بھی یہ بات بہت عجیب لگی۔اس کے رابیل کے

www.novelsclubb.com

چہرے کی طرف دیکھا۔وہ ایک پل میں بہت اداس ہو گئی تھی۔عبدالہادی کے دل میں کچھ چبھ سا گیا تھا رابیل کو اس طرح سے اداس دیکھ کر۔وہ آسیہ بیگم سے باتیں کرتا ہوا بار بار رابیل کی طرف دیکھ رہا تھا چور نظروں سے۔کل رات سے تو اسے یاد ہی نہیں تھا کہ اس نے رابعہ سے کیا کہا تھا۔ہم جب آسیہ بیگم کی طرف سے اس کا دل مطمئن ہوا تو اسی سبب یاد آنے لگا۔

آسیہ بیگم نوٹ کر رہی تھی کہ عبدالہادی بار بار بات کرتے ہوئے رابیل کی طرف دیکھ رہا ہے۔ان سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"ہادی تم جاؤ اپنے کمرے میں آرام کرو بہت تھک گئے ہو بیٹا۔"آسیہ بیگم نے کہا۔ان سے عبدالہادی کا یوں رابیل کو دیکھنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں بھی سونے جا رہا ہوں رات کا جاگا ہوا ہوں۔رابیل، کومل تم دونوں کو کا خاص خیال رکھنا۔"وہ کہتا ہوں اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے چلا گیا۔

عبدالہادی اپنے کمرے میں آ گیا۔اور بیڈ پر چت لیٹ گیا۔وہ چھت کی طرف دیکھتا جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا۔

(کیا میں واقعی رابیل سے محبت کرنے لگا ہوں؟ کیسے بے اختیار میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے اس کے سامنے. میں یہ سب تو کہنے کے لئے نہیں گیا تھا اس کے پاس۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ پچھلے آٹھ سالوں سے ایک لڑکی سے میں بے انتہا نفرت کرتا آ رہا ہوں۔۔اور پھر اچانک مجھے اسی سے محبت ہو جائے۔۔)

عبدالہادی سوچے جا رہا تھا۔اسے وہ پل اور وہ لمحہ یاد آیا۔جب اس نے رابیل کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔اور وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔لیکن وہ لمحہ بہت مختصر تھا۔جو کہ شیشہ ٹوٹنے کی آواز سے ختم ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

(ہاں واقعی میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔)عبدالہادی نے پورے دل سے اعتراف کیا تھا۔

دو دن ہو گئے تھے رابیل نے محسوس کیا کہ آسیہ بیگم اس سے کچھ کھچی کھچی سی لگ رہی ہیں۔ وہ ان کے سامنے بیٹھی ہوتی تو وہ اپنے کسی بھی کام کے لیے رابیل نہیں کہتیں بلکہ کومل کو آواز دے دیتی تھیں۔ رابیل ان کا یہ رویہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ وہ آسیہ بیگم کی وجہ سے یونیورسٹی بھی نہیں جا رہی تھی۔ اسی لگا آسیہ بیگم کو اس کی ہر وقت ضرورت ہے۔ لیکن اسی لگ رہا تھا کہ شاید آسیہ بیگم کو اس کی ضرورت ہے ہی نہیں۔۔ ایسا کیوں تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

ادھر عبدالہادی بھی آفس سے جلدی واپس آ جاتا تھا۔ رابیل ہر وقت آسیہ بیگم کے پاس ہی بیٹھی ہوتی تھی۔ دونوں کے مابین طویل خاموشی حائل تھی۔ رابیل کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ پہلے اس کا دل کیا کہ وہ آسیہ بیگم سے پوچھے کہ وہ اس سے کیوں ناراض ہیں۔ لیکن وہ ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم پھپھو کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟"عبدالہادی کمرے میں داخل ہوااور سامنے بڑی کرسی کھینچ کر ان کے قریب بیٹھ گیا۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لیٹی ہوئیں تھیں۔رابیل ان کے سرہانے چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی۔

"اب بالکل ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو۔تم پریشان ہو گئے تو پھر سے میری طبیعت بگڑ جائے گی۔تم کو خوش دیکھ کر میری طبیعت بھی ہشاش بشاش رہتی ہے۔"آسیہ بیگم نے محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

عبدالہادی ان کی بات پر مسکرا دیا۔اس کراتے ہوئے اس کی نظریں رابیل کے چہرے کی طرف بھٹک گئی۔جہاں اداسی ہی اداسی تھی۔اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ رابیل اس کی باتوں کی وجہ سے پریشان ہے،جو اس نے اس رات اس سے کہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ تھوڑی دیر آسیہ بیگم کے ساتھ باتیں کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔آسیہ بیگم نے رابیل کے چہرے کی طرف دیکھا۔وہ اپنے دونوں ہاتھ گود میں رکھے ان کو دیکھے جا رہی تھی۔

"مجھے تم سے یہ امید ہر گز نہیں تھی رابیل۔"آسیہ بیگم نے اچانک کہا تو رابیل نے چونک کر ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے وہ ان کی بات نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

"ایسی مت دیکھو میری طرف تو تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔جس رات میری طبیعت خراب ہوئی تھی اس رات میں تمہارے کمرے کی طرف آئی تھی۔جہاں پر عبدالہادی تمہارا ہاتھ پکڑ کر تو سے اظہار محبت کر رہا تھا۔" آسیہ بیگم نے کہا تو رابیل کی روح تک لرز اٹھی۔اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولا لیکن آسیہ بیگم نے پھر سے اپنی بات شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے صرف اس لئے عبدالہادی کو اپنی محبت کے جال میں پھنسایا تھا کہ تم اس گھر میں ہمیشہ رہ سکو۔ میرا بھتیجا بہت معصوم سا ہے۔ کوئی مشکل نہیں تھا کہ وہ تمہاری حسن کے آگے چاروں شانے چت کر دے۔ وہ مرد ہے۔ مرد کو ہمیشہ اسی عورت سے محبت ہوتی ہے جو اس کے سامنے ہو۔ اور تم عبدالہادی کے سامنے تھیں۔ اس کی نفرت اچانک محبت میں تبدیل ہو گئی۔ پتا نہیں کیا کر دیا تم نے ایسا۔۔۔ تم چاہتی تو یہ سب کیے بغیر بھی ساری زندگی اس گھر میں رہ سکتیں تھیں۔ لیکن شاید تمہیں لگا کے عبدالہادی تمہیں رہنے دے گا نہیں۔ اگر تم نوفل کو اپنی محبت کے جال میں پھنساتیں تو شاید عبدالہادی نوفل کو بھی اس گھر سے نکال دیتا۔ اس لیے تم نے سیدھا عبدالہادی کے دل پر وار کیا۔ لیکن رابیل میں تمہیں بتا دوں میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔ میں نے عبدالہادی کیلئے بہت شاندار لڑکیاں دیکھ رکھی ہیں۔ تم چاہو تو اس گھر میں ہمیشہ رہ سکتی ہو۔ لیکن عبدالہادی کی بیوی کی

www.novelsclubb.com

حیثیت سے میں تمہیں رہنے نہیں دوں گی۔"رابیل کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ساری باتیں آسیہ اس سے کہہ رہی ہیں۔۔۔

وہ اپنی صفائی میں کیا کہتی۔۔اس کے بعد کچھ کہنے کو باقی کیا رہ گیا تھا۔وہ چپ چاپ ان کے قریب سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر جانے لگی۔

"کچھ کہو گی نہیں؟"آسیہ بیگم نے پیچھے سے آواز دی۔انہیں لگا رابیل اپنی صفائی میں بہت وضاحت دے گی۔اس کو خاموشی سے جاتا ہوا دیکھ کر انہوں نے کہا۔

رابیل گردن موڑ کر پیچھے ان کی طرف دیکھا۔

"میں نے کہیں پڑھا تھا پھپھو۔۔کہ جب عزت پر بات آجائے تو بات کرنی ضروری ہو جاتی ہے۔۔لیکن میں کہتی ہوں کہ جب عزت پر بات آجائے تو بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔"رابیل نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

وہ بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی۔الماری کے نچلے خانے سے ایک چھوٹے سائز کا بیگ اٹھایا اور اپنی کتابیں اس میں ڈالنے لگی۔

(کیا کیا تھا عبدالہادی نے میرے ساتھ؟ ٹیسٹ میں نمبر کم آنے پر اسٹور میں بند کر دیتا تھا نا۔۔۔)

رابیل کتابیں بیگ میں رکھتی ہوئی خود سے کہتی جا رہی تھی۔

(لڑکے کے ساتھ کھیلنے پر الماری میں بند کر دیا تھا نہ۔۔)

اب وہ اپنے کپڑے بیگ میں ڈالتی ہوئی کہتی جا رہی تھی۔

(کھانا دیتا تو تھا مجھے مگر دیر سے۔۔ساری رات تو بھوکا نہیں رکھتا تھا نہ۔۔)

www.novelsclubb.com

اُسنے بیگ کہ زپ بند کیا۔

(یہ سب اُسنے پاگل پن میں کیا۔۔کیوں کے وہ آدھا پاگل ہو گیا تھا اپنے ماں باپ کی وجہ سے۔۔لیکن آج جو پھپھو نے پورے ہوش و حواس میں کہا وہ۔۔۔)

اُسنے اپنا موبائل اٹھایا اور معاذ کو فون ملایا۔

(عبدالہادی نے میرے جسم کو تکلیفیں اذیتیں دیں جنکو میں بھول کر آگے بڑھ گئی۔۔ لیکن آج پھپھو نے تو میری روح کو چیر ڈالا۔)

معاذ نے فون اٹھایا۔۔ "مجھے لینے آپ ابھی اسی وقت۔" رابیل نے اس سے کہا تو وہ حیران ہوا۔

آج اسے عبدالہادی کے کیے ہوئے ظلم بہت چھوٹی لگ رہے تھے آسیہ بیگم کی باتوں کے سامنے۔۔ تکلیف وہ نہیں تھی جو عبدالہادی نے اسے دی تھی۔۔ تکلیف کیا ہوتی ہے اس سے آج محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کرب کے ایک نئے درد سے گزر رہی تھی۔ یہ درد یہ تکلیف یا اذیت عبدالہادی کی دی ہوئی اذیتوں سے کہیں زیادہ تھی۔

(کاش پھپھو آپ نے مجھے اندھیرے اسٹور میں بند کر دیا ہوتا۔۔ کاش آپ نے مجھے کب سے زیادہ الماری میں بند کر دیا ہوتا۔۔ کاش آپ نے مجھے کئی کئی دن تک بھوکا رکھا ہوتا۔۔ لیکن آپ کے ان چند الفاظوں نے میری ساری شخصیت کو مسمار کر

کے رکھ دیا۔اپنے الفاظوں کے جو نشتر آپ نے آج میری روح میں چبھوئے ہیں۔یہ زخم اب کبھی نہیں بھرنے والے۔)

وہ بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر نکلی۔لاؤنج میں کومل بیٹھیں کوئی ٹی وی شو دیکھ رہی تھی۔

"تم کہیں جا رہی ہو کیا؟"کومل نے اس کے ہاتھ میں بیگ دیکھا تو حیرت سے پوچھا۔

"مجھے میرے والد کا پتہ مل گیا ہے میں ان کے پاس جا رہی ہوں پھوپھو کو بتا دینا۔" رابیل کہتی ہوئی آگے بڑھی۔

کومل تھوڑی دیر تو اس کی بات کو سوچتی رہی پھر اسے اندازہ ہو گیا کہ رابیل ناراض ہو کر جا رہی ہے وہ ایک دم اس کے پیچھے بھاگی۔

باہر گیٹ پر معاذ اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

"رابیل رکو کہاں جا رہی ہو تم ایسے کیسے جا سکتی ہو۔" کومل نے بیگ اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے کہا۔اور پھر ایک نظر بائیک کے سامنے کھڑے معاذ پر ڈالی۔

"یہ لڑکا کون ہے؟" کومل نے معاذ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کومل میرا بیگ واپس کرو اور مجھے جانے دو یہ لڑکا میرا کزن ہے اور میں اپنے باپ کے پاس جا رہی ہوں اور کبھی اس گھر میں واپس نہیں آؤں گی بتا دینا سبکو" رابیل نے بیگ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی جا کے بھائی کو بتاتی ہوں۔" کومل تیزی سے اندر کی طرف بھاگی۔وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی عبدالہادی کے کمرے میں آئی اور زور سے دروازہ پیٹنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا طریقہ ہے دستک دینے کا؟" عبدالہادی نے دروازہ کھولتے ہوئے غصے سے کہا۔

"بھائی رابیل گھر چھوڑ کر جا رہی ہے وہ کہہ رہی ہیں اس کے ابو کا پتہ چل گیا ہے وہ جا رہی ہے بھائی اس کو روک لو۔ وہ کہہ رہی ہے وہ کبھی اس گھر میں واپس نہیں آئے گی۔" کومل نے اب رونا شروع کر دیا تھا۔

کومل کی بات سن کر عبدالہادی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوا گیٹ تک آیا لیکن وہ جا چکی تھی۔

ایک پل کو عبدالہادی کو لگا اُسکی محبت کا نیا نیا بنا ہوا محل زمین بوس ہو گیا ہے۔۔

****

"بیلا کہاں ہے؟" ریاض صدیقی نے دروازہ کھولتے ہی معاذ سے پوچھا۔ انہوں نے دیکھا ایک دراز قد لڑکی معاذ کے ساتھ کھڑی ہے۔ معاذ جلدی میں یہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ رابیل کو لینے جا رہا ہے۔ جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ رابیل کا پتا کیسے چلا تو معاذ نے کہا کہ واپس آ کر تفصیل بتائے گا۔

"یہی تو ہے بیلا۔" معاذ نے رابیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو چھوٹی سی ہے یہ تو کوئی بڑی لڑکی ہے۔" انہوں نے اپنی عینک جیب سے نکال کر پہنتے ہوئے کہا۔

"اتنے سال گزر چکے ہیں چچا جان بیلا بڑی ہو گئی ہے میں بھی تو بڑا ہو گیا ہوں۔" معاذ نے کہا۔

رابیل یک ٹک اپنے باپ کو دیکھے جا رہی تھی حیرت سے۔ پھر بے اختیار آگے بڑھ کر ان سے لپٹ گئی اور پھوٹ پھوٹ رونے لگی۔ کافی دیر ان سے لگ کر رونے کے بعد اُسے اندازہ ہوا کہ صرف اُسنے ہی ریاض صدیقی کو گلے لگایا ہوا ہے ریاض صدیقی نے نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

"تم میری وہی بیٹی ہو نا جس نے میرے بجائے اپنی ماں کا انتخاب کیا تھا۔" ریاض صدیقی نے رابیل کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔

"ابو میں اس وقت بچی تھی۔" رابیل اُنکے پیچھے بھاگی۔

"بیلا ہماری زندگی میں کچھ پل کچھ لمحے بہت خاص ہوتے ہیں۔ وہ لمحہ جب میں نے تم سے پوچھا تھا۔ کہ تم میرے ساتھ رہو گی یاں اپنی ماں کے ساتھ۔ تو تم نے کہا تھا کہ میں اپنی امی کے ساتھ رہوں گی۔ تم جانتی ہو رابیل اس لمحے میں میرے اندر کیا کچھ نہیں ٹوٹ گیا تھا۔ امید کا وہ لمحہ جب میں نے اپنی اکلوتی بیٹی سے یہ سننا چاہتا تھا کہ "ابو میں آپ کے ساتھ رہوں گی" وہ ایک لمحہ میرے لئے کس قدر خاص تھا تم نہیں سمجھ سکتیں۔ کتنی امید سے میں نے تم سے پوچھا تھا اور مجھے آگے سے یہی توقع تھی کہ تم میرا انتخاب کروں گی۔ لیکن تمہارے جواب نے میری آخری امید بھی ختم کر دی۔" انہوں نے کہا اور پھر معاذ سے مخاطب ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"معاذ تم اپنا کمرہ خالی کر کے بیلا کو دے دو اور اپنا بستر باہر لاؤنج میں لگالو۔" ریاض صدیقی نے معاذ سے کہا۔ رابیل وہاں دروازے کی چوکھٹ کو تھامے ان کو دیکھ رہی تھی۔ پھر مایوس سے وہاں سے ہٹ گئی۔

معاذ ریاض صاحب کے پاس آیا۔

"یہ آپ نے کیسا سلوک کیا بیلا کے ساتھ چچا؟ اتنے سالوں کے بعد "بیٹی" گھر آئی ہے۔" معاذ نے بیٹی لفظ پر زور دے کر کہا۔

"میں ایسا ہی ہوں معاذ ایک بار اگر کوئی میرے دل سے اتر جاتا ہے تو بس اتر جاتا ہے۔ چاہے وہ میرے ماں باپ ہوں یا میری اولاد یا میری بیوی۔۔" ریاض صدیقی نے کہا تو معاذ کو افسوس ہوا۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ کر رابیل کے پاس آیا۔

"میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دیتا ہوں۔" معاذ نے اس سے کہا۔

معاذ نے کمرے میں داخل ہو کر بستر صاف کیا۔ کمرے میں صرف ایک چارپائی رکھی ہوئی تھی۔ رابیل وہاں بیٹھ گئی۔

"تم آج رات اس کمرے میں گزارا کر لو۔ میں کل صبح ہی تمہارے لئے نیا بیڈ لیکر آؤں گا، اور اس کمرے کے لیے کارپٹ بھی لاؤں گا۔ اور اس کو رنگ و روغن بھی

کرواؤں گا۔ تم فکر مت کرو یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ تمہارا کمرہ تمہارے حساب سے ہی سیٹ کروں گا فکر مت کرو پیسے ہیں میرے پاس۔" معاذ نے مسکراتے ہوئے اپنائیت سے کہا۔ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا رابیل کو چارپائی پر بیٹھا ہوا دیکھ کر۔

رابیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ معاذ باہر سے پلاسٹک کی کرسی لیکے آیا اور اُسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"تم اندازہ نہیں کر سکتی کہ تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے کس قدر خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ اور تم چچا کی باتوں کا برا مت منانا۔ وہ زیادہ دیر تم سے ناراض نہیں رہ سکتے ہیں۔" معاذ نے کہا۔ اسے لگا رابیل ریاض صدیقی کی باتوں کی وجہ سے اُداس ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے یہاں آنے کا فیصلہ کر کے بہت اچھا کیا۔ یہاں اس گھر جیسی آسائشیں تو نہیں ہیں لیکن حقیقت یہی ہے بیلا کہ یہی تمہارا اپنا گھر ہے۔" معاذ نے کہا۔ اس نے وقت دیکھا رات کے پونے نو بج رہے تھے۔

"ارے تم نے کھانا بھی نہیں کھایا ہو گا نہ رکو میں ابھی بازار سے کھانا لے کر آتا ہوں بتاؤ کیا کھاؤ گی تم بہت اچھا کھانا ملتا ہے سامنے کی ہوٹل میں۔" معاذ نے پُرجوش ہو کر کہا۔ لیکن آگے سے ہنوز خاموشی تھی وہ چپ چاپ نیچے فرش کو دیکھتی جا رہی تھی۔

معاذ اٹھا اور پھر سے بائیک نکال کر باہر کھانا لینے چلا گیا تھوڑی دیر واپس آیا اس کے ہاتھ میں شاپر تھے جن میں بہت سارا کھانا تھا۔ اس نے شاپر رابیل کے سامنے چارپائی پر رکھ دیے۔

"رکو میں پلیٹ لے کے آتا ہوں صبح دھونا بھول گیا تھا ابھی دھو کر لاتا ہوں۔" اس نے کہا اور تھوڑی دیر بعد دھلے ہوئے پلیٹ لے کر آیا اور کھانا نکالنے لگا۔ کھانے کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔

"مٹن کڑاہی لایا ہوں۔۔ اور نان۔۔ بہت مزیدار ہوتا ہے یہاں کا کھانا۔" معاذ نے کہہ کر کھانا رابیل کے سامنے رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم آرام سے کھاؤ میں چچا کو کھانا دے کر آتا ہوں مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں گا۔" معاذ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

■ ■ ■ ■

رابیل کے کمرے سے جانے کے بعد آسیہ بیگم کافی دیر سوچتی رہی رابیل کے جواب کو۔ان کو لگا رابیل صفائیاں دے گی، روئے گی، گڑگڑائے گی، معافی مانگے گی۔۔ لیکن جو جواب رابیل نے دیا اسے سن کر وہ حیران ہو گئیں۔

عبدالہادی مایوس ہو کر واپس اندر آیا۔

"چلی گئی وہ؟ آپ نے روکا نہیں بھی اسے؟" کومل نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہادی وہاں ہی صوفے پر نڈھال سا ہو کر بیٹھ گیا۔

"پھپھو کو ابھی میں بتانا کہ وہ چلی گئی ہے بہت مشکل سے ان کی طبیعت سنبھل گئی ہے میں نہیں چاہتا کہ انھیں صدمہ لگے۔" ہادی نے کہا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

(وہ میری وجہ سے گھر چھوڑ کر گئی ہے۔ میں نے اس سے اظہار محبت کی یہ بات اسے اچھی نہیں لگی اور اسی وجہ سے ہو چلی گئی۔ رابیل جانے سے پہلے کم از کم پھپھو کا تو سوچا ہوتا کہ وہ ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں۔)

وہ بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنا دایاں بازو اپنی آنکھوں میں رکھ لیا۔

(پتا نہیں وہ کہاں گئی ہے۔ اور کس کے ساتھ گئی ہے۔ کیا واقعی اسے اپنے باپ کا پتہ چل گیا ہے یا وہ جھوٹ بول کر گئی ہے صرف اس گھر کو چھوڑنے کے لئے۔) ہادی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے موبائل اٹھایا اور رابیل کو کال ملانے لگا۔ نہ جانے کتنے فون اور کتنے پیغامات اس نے رابیل کے نمبر پر بھیجے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔

کھانا کھانے کے بعد رابیل نے بیگ سے اپنا موبائیل نکالا۔

..missed call from bhoot46

..new messages from bhoot67

عبدالہادی کے نمبر سے بہت سارے پیغامات اور کال آئے ہوئے تھے۔اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور موبائل کی سکرین پر گر گئے۔

اس نے پیغامات پڑھنا شروع کیے۔جس میں عبدالہادی نے اس کی خیریت دریافت کی ہوئی تھی اور پوچھا تھا کہ وہ کہاں ہے کس کے گھر پر ہے۔اور یہ کہ وہ اس کی باتوں کی وجہ سے ناراض ہو کر گئی ہے۔پھر رابیل کو عبدالہادی کی کہی ہوئی باتیں یاد آئیں۔

"میں نے آپ کو معاف کیا۔"رابیل نے پیغام لکھ کر ہواؤں کی نذر کر دیا۔

میلوں دور اپنے کمرے میں لیٹے ہوئے عبدالہادی کا موبائل تھر تھرایا تھا۔

اس نے اپنی آنکھوں سے بازو ہٹایا اور موبائل کی طرف دیکھا شاید اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔اس نے اپنی انگلیوں سے آنکھیں رگڑیں اور موبائل اٹھایا رابیل پیغام تھا۔

وہ نہ جانے کتنی دیر تک اس کے پیغام کو دیکھتا رہا۔اس کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا تھا۔ نجانے کب اُسکی آنکھ لگ گئی۔

رابیل نے واٹس ایپ پر اسٹیٹس لکھ کر لگایا۔

(پتوں کی طرح مجھ کو بکھیرتا تھا زمانہ۔

ایک شخص نے یکجا کیا اور آگ لگا دی۔)

سب سے پہلا نظارہ اسٹیٹس کا آسیہ بیگم نے کیا تھا۔اسٹیٹس پڑھ کر ان کے دل کو کچھ ہوا۔وہ دیر تک اسٹیٹس کو دیکھتی رہیں۔پتا نہیں کیوں سے لگا کہ یہ اسٹیٹس رابیل نے آسیہ بیگم کے لئے ہی لگایا ہے۔

صبح اس کی آنکھیں غیر معمولی شور سے کھلی۔پہلے تو سمجھ نہیں پائی کہ کیا شور ہے۔ویسے بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں پر ہے۔پھر اسے سب یاد آیا۔وہ اٹھی اور دروازہ ہلکا سا کھول کر دیکھا وہاں کچھ لڑکے تھے بارہ سال سے پندرہ سال تک کے۔

اسکو اندازہ ہوا کے وہ دیر سے جاگی ہے۔

"تم جاگ گئیں؟میں نے کب کا چائے بنا کر رکھی ہے تمہارے لیے۔اور ناشتہ بھی بنایا ہے۔"معاذ اُسکی طرف آکر بولا۔

"ایک منٹ رکو میں لیکے آتا ہوں۔"معاذ کچن میں گیا اور ایک ٹرے لیکے آیا جسمیں چائے تھی اور حلوہ پوری کا ناشتا شاید وہ بازار سے لایا تھا۔

"میں تمہاری وجہ سے آج یونی بھی نہیں گیا۔میں نے سوچا آج سارا دن تمہارا کام کرونگا۔سب سے پہلے تمہارا کمرہ سیٹ کروں گا۔اب تم ناشتہ کرو میں نے رنگ والے کو فون کیا ہے وہ آتا ہو گا۔اور میں ابھی بیڈ اور کارپٹ لینے جا رہا ہوں۔"معاذ کہتا ہوا اٹھا۔

"رہنے دو معاذ صحیح تو ہے یہ کمرہ۔" رابیل نے ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ کہا۔

"نہیں تمہیں عادت نہیں ہے نہ ایسے رہنے کی۔" معاذ نے کہا۔

"میں وہ سب عادتیں وہاں چھوڑ کر آئی ہوں۔" رابیل نے کہا۔

"لیکن یہ میری خوشی ہے۔ میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔" معاذ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔ رابیل چائے پینے لگی۔ اسکو چائے کی سخت طلب ہو رہی تھی۔ چائے پی لی اور ناشتہ رکھ دیا ابھی اسے طلب نہیں ہو رہی تھی۔

وہ اٹھی اور باہر آئی۔ وہ لڑکے اسے دیکھ کر چونکے۔

"آپ سر کی بیٹی ہیں نہ؟ معاذ بھائی نے بتایا۔" ایک لڑکا بولا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگ کون ہو؟" رابیل نے پوچھا۔

"ہم ریاض سر کے شاگرد ہیں۔" ایک لڑکا پھرتی سے بولا۔

"لیکن تم سب کو تو اس وقت اسکول میں ہونا چاہیے تھا۔" رابیل نے کہا۔

"آج ہم نے چھٹی کی ہے۔۔ معاذ بھائی نے کہا آج یہاں کام کرنا ہے۔اور اسکول میں آج کچھ خاص پڑھائی نہیں ہونی تھی۔" اسی لڑکے نے جواب دیا۔

رابیل ان کو چھوڑ کر ریاض صدیقی کو تلاش کرنے لگی۔وہ شاید گھر پر موجود نہیں تھے۔

تھوڑی دیر میں رنگ کرنے والا آگیا اور اس نے رابیل کا کمرہ رنگ کرنا شروع کیا۔رات تک اس کا کمرہ سیٹ ہو گیا معاذ ایک سنگل بیڈ بھی لے کر آیا اور کارپیٹ بھی۔ساتھ میں ایک اسٹیڈی ٹیبل بھی تھا۔

"میں جانتا ہوں تم بہت پڑھاکو ہو اس لئے میں تمہارے لئے یہ بھی لے کے آ گیا۔" معاذ اسٹڈی ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کا کمرہ سیٹ ہو گیا اب رات کو وہ سکون سے اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔پنکھا چل رہا تھا اور کھڑکیاں کھلی تھیں۔تھوڑی سی گرمی اسے محسوس ہو رہی تھی۔اے سی تو وہاں بھی نہیں چلاتیں تھیں۔لیکن وہ گھر ٹھنڈا تھا شاید ماربل

فلورنگ کی وجہ سے۔اب اس سے بہت بہتر محسوس ہو رہا تھا۔وہ دل ہی دل میں معاذ کی مشکور تھی کہ اس نے اس کے لئے اتنا کچھ کیا۔اس کی رہنے کے لئے جتنی آسانی اوہ کر سکتا تھا اس نے کیں۔

آج دل ہادی کا کوئی پیغام کال نہیں آئی تھی۔کومل نوفل کے بہت سارے پیغامات اور مسڈ کال پڑی ہوئے تھے۔وہ اس وقت سے نہیں طور پر اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ ان کو کوئی جواب دیتی۔نوفل نے لکھا تھا کہ وہ یونی کیوں نہیں آئی۔وہ اس کی طرف سے بہت فکر مند تھا۔ان سب کو بس یہی فکر تھی کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

رات کی آٹھ بج رہے تھے معاذ آج پھر ہوٹل سے کھانا لے کے آیا۔

www.novelsclubb.com

"آج تو مجھے سامان لے کے دو میں کھانا خود بنالوں گی۔" رابیل نے کہا۔

"نہیں میں کھانا باہر سے لا سکتا ہوں تمہیں بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں خود بھی بہت اچھا کھانا بنالیتا ہوں۔بس روٹی مجھ سے گول نہیں بنی آج تک۔اتنے

سالوں میں اچھی خاصی پریکٹس ہو گئی ہے مجھے کھانا بنانے کی۔ تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں کام کے لئے یہاں آنے کا کہہ رہا تھا۔ میں نے اسی لیے کہا کہ چچی کے بعد تمہارا وہاں رہنے کا کوئی جواز بنتا نہیں۔" معاذ نے کہا۔

" صحیح کہہ رہے ہو تم واقعی میرا کوئی جواز نہیں بنتا تھا وہ رہنے کا۔" رابیل نے زخمی مسکراہٹ سجائے کہا۔

" یہاں سے یونی کی پوائنٹ جاتی ہے صبح سویرے۔ تم کو بائیک پر وہاں تک چھوڑ دونگا۔ میں بائیک پر تم کو یونی نہیں لیکے جا سکتا ساتھ۔۔ ایک تو دور ہے۔ دوسرا لڑکے مجھے تمہارے ساتھ دیکھ کر باتیں کریں گے۔۔ کے پہلے اس لڑکے کے ساتھ بائیک پر آتی تھی اب میرے ساتھ۔۔" معاذ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں یونی نہیں جاؤں گی۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں فیس کے۔ میں کسی گرلز ڈگری کالج میں داخلہ لونگی۔" رابیل نے نم آنکھوں سے کہا۔

"پیسے ہو جائیں گے۔پیسے تمہارے باپ کے ہیں۔اُنکا بتانا مت۔بس میں کچھ کر لونگا بندوبست۔۔ابھی تو تم آرام سے پڑھو۔فیس کی پریشانی مت پالوں۔۔میں ہوں نا."معاذ نے اپنائیت سے کہا۔

رابیل نے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا۔وہ کھانا پلیٹ میں ڈال رہا تھا۔رابیل کو لگا معاذ کسی "اپنے" کے لیے ترس رہا تھا۔

پھر اسے ہادی یاد آیا۔(معاذ نے جو کیا اس لیے کہ وہ میرا اپنا تھا۔۔اور ہادی نے کو کیا۔۔وہ کون تھا میرا؟)رابیل نے سوچا۔

(اتنے سالوں اُسنے میری پڑھائی کے اخراجات اٹھائے۔مجھے گھر میں رکھا۔۔جیسے بھی رکھا لیکن رکھا تو صحیح۔میری حفاظت کی۔اور کبھی نہیں کہا کہ "میں ہوں نا" آج وہ نہیں ہے میرے ساتھ۔۔آج کیوں مجھے زندگی اتنی خالی خالی لگ رہی ہے ۔۔)وہ سوچ ہی رہی تھی کے اسکی موبائل میں پیغام آیا۔اُسکے اکاؤنٹ میں "موٹی "رقم منتقل ہوئی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ "کس" نے بھیجی ہے۔

"تم کھاؤ آرام سے میں چچا کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہوں۔اور ہاں اداس مت ہو چاچا زیادہ دن تم سے ناراض نہیں رہ سکتے۔۔" معاذ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

رابیل اب اس پیغام کو دیکھے جا رہی تھی۔جو بینک کی طرف سے اس کو موصول ہوا تھا۔

(ہادی پہلے مجھے لگتا تھا کہ میں تمہارے پیسے واپس کر لوں گی تو مجھے اطمینان ہو جائے گا۔لیکن اب مجھے لگ رہا ہے کہ میں تمہارے احسانوں کا بدلہ کبھی نہیں چکا سکتی چاہے دنیا کی ساری دولت ہی کیوں نہ دے دوں۔)رابیل نے دل میں کہا

■■■■

رابیل کا پیغام پڑھنے کے بعد سے عبدالہادی بہت مطمئن ہو گیا تھا۔رابیل نے اسے معاف کر دیا تھا۔اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اب کبھی واپس نہیں آئے گی۔کل اس کے بغیر اس گھر میں پہلا دن اس نے گزارا تھا۔اتنے سالوں کے بعد۔اور اب اگلی صبح وہ سب ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"رابیل نہیں جاگی کیا ابھی تک؟" آسیہ بیگم نے کومل سے پوچھا۔ کومل نے ایک نظر عبدالہادی کی طرف دیکھا۔ جیسے پوچھ رہی ہوں کہ کیا جواب دوں۔ کل صبح تو اس نے کہہ دیا تھا کہ رابیل کے سر میں درد ہے وہ سو رہی ہے۔ سارا دن رہا ل کو نہ دیکھ کر پھر آسیہ نے سوال کیا۔ کومل نے یہی جواب دیا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ آسیہ کو لگا کے واقعی اس کی باتوں کی وجہ سے شاید اس کی طبیعت خراب ہوئی ہے۔ پھر اس نے سوچا کہ اس نے غلط انداز میں رابیل سے بات کی۔ اگر یہی بات وہ کسی اور طریقے سے کرتی تو رابیل ناراض نہ ہوتی۔ لیکن اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ وہ رابیل کو بعد میں منا لے گی۔ ابھی کچھ دن اسے ناراض رہنے دے۔ خود ہی آجائے گی ان کے پاس۔ لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ رابیل اسی وقت چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھوپھورا بیل اس گھر سے چلی گئی ہے ہمیشہ کے لئے۔"عبدالہادی نے کہا تو آسیہ کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹ کر نیچے پلیٹ میں گر گیا جس کو وہ اپنے منہ کی طرف کھانے کے لئے لے کے جا رہی تھیں۔

"کہاں چلی گئی اس کا تو اس دنیا میں کوئی نہیں۔"آسیہ بیگم نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"اس کے والد کا پتہ چل گیا ہے اور وہ اپنے والد کے پاس چلی گئی ہے اور یہی کہہ کر گئی ہے کہ اب کبھی واپس نہیں آئے گی۔"عبدالہادی نام سے کہا۔

آسیہ بیگم کسی گہری سوچ میں چلی گئیں۔ان کا دل ڈوب گیا۔وہ ایک دم سے کھڑی ہو گئیں۔

"عبدالہادی اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔مجھ سے ناراض ہو کر گئی ہے۔پتہ کرو کہ وہ کہاں ہے کس حال میں ہے۔"آسیہ بیگم پریشانی سے چیختے ہوئے بولیں تھیں۔

****

"کیا ہوا پھپھو آرام سے بیٹھ جائیں۔"عبدالہادی نے آسیہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھایا۔

"وہ آپ سے بھلا کیوں ناراض ہو کر جائے گی۔آپ غلط سوچ رہی ہیں۔ایسی بھی کیا بات ہو گئی جو آپ سے ناراض ہو کر گھر ہی چھوڑ کر چلی گئی۔؟"ہادی نے کہا تو آسیہ سوچ میں پڑ گئیں۔

(اگر عبدالہادی کو معلوم ہو گیا کہ میں نے رابیل سے کیا کہا ہے تو وہ کبھی مجھ سے بات نہیں کرے گا۔)آسیہ نے سوچا۔

"میں نے اسے ڈانٹا تھا نا کہ وہ میرا خیال نہیں رکھتی ہے تو شاید اسے میری یہ بات بری لگی۔"آسیہ نے بات کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"پھپھو وہ کوئی بچی نہیں ہے کہ اتنی سی بات کا برا منا لے اور گھر ہی چھوڑ کر چلی جائے۔اس کو اس کے والد کا پتا چل گیا۔اور وہ چلی گئی۔ظاہر سی بات ہے۔اسے اپنے والد کا پتہ چلے گا تو اس کو تو جانا ہی تھا نا اپنے گھر۔"ہادی نے کہا

(اب میں آپ کو کیا بتاؤں کہ وہ آپ کے بھتیجے کی محبت کو ٹھکرا کر چلی گئی ہے۔)

ہادی نے دل میں سوچا۔

"مجھے اس کی طرف سے فکر ہو رہی ہے۔میں نے ایسے ہی اسے ڈانٹا تھا مجھے غصہ آ گیا تھا۔لیکن میں اس سے پیار بھی بہت کرتی ہوں۔میں نے جو بھی کہا اس کے بھلے کے لیے ہے آج تک۔لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ وہ گھر ہی چھوڑ کر چلی جائے۔"آسیہ بیگم پریشانی سے بولے جا رہی تھیں ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ پریشان مت ہوں آپ کی طبیعت بہت مشکل سے سنبھلی ہے۔میں اسے کہہ دوں گا کہ وہ آپ سے ملنے آیا کرے۔لیکن اب واپس اس گھر میں نہیں رہ

سکتی۔آپ خود سوچیں کیا اس کے والد اسے اجازت دیں گے کہ وہ اس گھر میں رہے؟ ہو سکتا ہے اسے اس کے والد کی طرف سے پریشر ہو۔اسی لیے وہ اس طرح سے اچانک چلی گئی۔" ہادی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ آسیہ کو صدمہ نہ لگے۔

"لیکن اس نے کبھی نہیں بتایا اس عرصے میں کہ اسے اس کے والد کا پتہ چلا ہے۔کیا اس نے کسی سے ذکر کیا؟ کومل کیا اس نے تم سے ذکر کیا اس بات کا؟" آسیہ نے پوچھا۔

"نہیں اس نے مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا۔" کومل نے صاف گوئی سے کہا۔

"اس نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔مطلب کے وہ کرنا چاہ رہی تھی۔اس نے مجھ سے کہا تھا کہ ایک بہت ضروری مسئلہ ہے جو وہ مجھ سے ڈسکس کرنا چاہتی ہے۔لیکن اس نے کہا تھا کہ وہ صحیح وقت آنے پر مجھے بتائے گی۔تو میں نے بھی اس سے کہا کہ ٹھیک ہے جب تمہیں لگے کہ صحیح وقت آگیا ہے تو تم مجھے بتا دینا۔پھر میں نے بھی زیادہ نہیں پوچھا۔میرے خیال سے وہ اسی بارے میں مجھ سے بات کرنا چاہ رہی

تھی۔وہ مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی ہے۔یہ بات بھی وہ مجھے بتانا چاہ رہی تھی۔مگر صحیح وقت کے انتظار میں تھی۔کل تو وہ یونی نہیں آئی۔آج اگر آئی تو پوچھ لوں گا۔"

نوفل کی بات سن کر ہادی کو ایک پل کے لئے لیے نوفل کی قسمت پر رشک آیا۔پھر اسے رابیل کی بات یاد آئیں۔(میری نظر میں نوفل ہیرو ہے۔)

"اچھا میں چلتا ہوں۔"ہادی نے گاڑی کی چابی اور اپنا موبائل اٹھایا اور وہاں سے چلا گیا۔

آسیہ بیگم پریشانی کے عالم میں اپنے کمرے میں آ گئیں۔انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا کریں۔ایک طرف تو انہی رابیل کی پریشانی تھی دوسری طرف اپنی باتوں کی جو انہوں نے رابیل سے کیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

(اگر ہادی رابیل کو لینے گیا اور رابیل نے آنے سے انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ میں نے اسے اتنا سب کہا ہے تو۔۔تو۔۔تو میں عبدالہادی کو ہمیشہ کے لیے کھو دونگی۔۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔)آسیہ سوچے جا رہی تھیں۔وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔

(کیا واقعی اسے اپنے باپ کا پتہ چل گیا ہے؟ یا وہ کسی سہیلی کے گھر گئی ہے۔۔کہاں ہو گی پتہ نہیں کس حال میں ہو گی۔میں نے بھی جذبات میں آ کر بہت کچھ بول دیا۔کاش میں صبر کر لیتی۔۔کاش میں اس مسئلے کو کسی اور طریقے سے حل کرتی۔تو اتنا بڑا مسئلہ نہ ہوتا۔اب اگر رابیل واپس آئی تو ہادی اس سے شادی کر لیگا۔۔اور اگر وہ واپس نہیں آئی تو ہادی مجھ سے ناراض ہو جائیگا۔کیوں کہ رابیل اسے سب بتا دے گی۔)آسیہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

دو دن یوں ہی پریشانی میں گزر گئے۔اگلے دن آسیہ رابیل کے کمرے میں آئیں۔دروازہ کھولا۔۔کمرہ خالی دیکھ کر ایک پل کو اُنکا دل ڈوب گیا۔

پھر وہ باری باری اُسکی چیزوں کو ہاتھ لگانے لگی۔وہ چند جوڑے اور کتابوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں لیکے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

(رابیل میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں تمکو ہادی کے ساتھ بھی نہیں دیکھ سکتی۔ میرا دل نہیں قبول کر رہا تمہارا اور ہادی کا ساتھ۔ تم اس گھر میں رہو یہ تو میں چاہتی ہوں۔ لیکن تم اس گھر کی مالکن بن کر رہو یہ میں برداشت نہیں کر سکتی۔) آسیہ کسی پاگل کی طرح رابیل کے نہ نظر آنے والے وجود سے مخاطب تھیں۔

وہ زندگی کے مشکل ترین دور سے گزر رہیں تھیں۔۔ایک نیک انسان کہ لیے سب سے مشکل وقت وہ ہوتا ہے جب شیطان اس پر حملا آور ہوتا ہے۔اور اب شیطان مکمل طور پر آسیہ بیگم کے دل میں قیام پذیر ہو چکا تھا۔اور جہاں ابلیس اپنا ڈیرہ جما لے وہاں سے اتنی آسانی سے نکلتا نہیں۔وہ اپنے پنجے انسان کے دل پر گاڑھ لیتا ہے۔آہستہ آہستہ اُسکی نیکیوں کو ختم کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔شیطان جب مومن کے دل میں بیٹھ جاتا ہے تو وہی مومن ایسا روپ دھار لیتا ہے کہ انسانیت ماتم کناں ہو جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

■ ■ ■ ■

گرمی کی شدت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ لیکن رابیل کو اب اس گرمی سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ آسیہ بیگم کے الزام نے اسے اس قدر جھلسا دیا تھا۔ کے اس کا روم روم جل کر خاک بلکہ راکھ ہو گیا تھا۔ اس سب کے باوجود اُسے آسیہ سے نفرت نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ بلکہ اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔ زندگی میں آج تک اس نے اتنا نہ قابل یقین وقت دیکھا ہے۔ پر آہستہ آہستہ ہر بات پر یقین آتا چلا گیا۔ لیکن آسیہ بیگم کی باتوں پر اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔ کہ سب اس سے آسیہ نے کہا ہے۔ اس کا دل آہستہ آہستہ پتھر ہوتا جارہا تھا۔

رات کو جب وہ سونے کے لئے لیٹی تو اُسے عبدالہادی کی کہی ہوئی آخری باتیں یاد آتیں۔

www.novelsclubb.com

(میں نے ہمیشہ چاہا تھا کہ عبدالہادی مجھ سے دور رہے۔ ایسی صبح آئے جب مجھے اس کا چہرہ نہ دیکھنا پڑے۔ آج اسے دیکھے ہوئے نجانے کتنے دن بیت گئے ہیں۔) رابیل

تکیے پر سے ٹکائے لیٹی ہوئی سوچ رہی تھی۔ پھر اچانک اسے کچھ یاد آیا۔ رات کے دس بجنے والے تھے۔ وہ معاذ کو ڈھونڈتی ہوئی باہر آئی۔ دیکھا تو وہ باہر برآمدے میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ رابیل اس کے قریب آئی اور ساتھ پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"معاذ مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی تھی۔" رابیل نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ معاذ موبائل میں جھکا ہوا تھا۔ اس نے موبائل سے سر اٹھا کر رابیل کو ناسمجھی والے انداز میں دیکھا۔

"بولو میں سن رہا ہوں۔" معاذ نے کہا۔

"صرف سننا نہیں ہے بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔" رابیل نے کہا۔

"جو آپکا حکم میڈم" معاذ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر فرمابرداری والے انداز میں کہا۔

"سب سے پہلے تو مجھے اپنا موبائل بدلنا ہے۔اور اپنا نمبر بھی۔اور اپنی یونیورسٹی بھی۔"رابیل نے ترتیب سے بتایا۔

"اور یہ تینوں کام تم کرو گی یا میں؟"معاذ نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"یہ تینوں کام تم کرو گے۔مجھے نیا موبائل بھی لا کر دو گے اور نیا سم بھی۔اور میری یونیورسٹی بھی چینج کرواؤ گے۔میرا تو دل کر رہا ہے کہ میں یہ شہر ہی چھوڑ کر چلی جاؤں۔"رابیل نے کہا تو معاذ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"کوئی مسئلہ ہے کیا.؟"معاذ نے تجسس سے پوچھا۔

"نہیں مسئلہ کوئی نہیں ہے مگر میں ان لوگوں سے ہر رابطہ ختم کرنا چاہتی ہوں۔میں یونیورسٹی جاؤں گی تو وہاں نوفل ملے گا۔اور میرا نمبر بھی ان کے پاس ہے۔اور موبائل سے میری لوکیشن بھی آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں۔ایسی نوبتو آنے سے پہلے میں یہ کام کرنا چاہتی ہوں۔"رابیل نے کہا۔

"ایک دم سے اتنی بیزار ہو گئی ہو کیا ان لوگوں سے؟" معاذ نے پوچھا۔

"اگر میں ان سے رابطے میں رہیں تو مجھے مسلسل پریشانی رہے گی۔ وہ لوگ مجھے واپس بلا رہے ہیں۔ کومل، نوفل اور ہادی تینوں کے پیغامات آ رہے ہیں۔ اگر میں ان سے رابطے میں رہی تو اسی طرح سے ڈبل مائنڈڈ ہو جاؤں گی۔ پھر نہ میرا دل یہاں لگے گا نہ وہاں." رابیل نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"اور تمہاری پھوپھو نے تمہیں آسانی سے جانے دیا؟" معاذ نے پوچھا۔

"میں ان کو بتائے بغیر گھر سے نکل آئی تھی اسی لیے جلدی میں تم کو بلایا۔ اگر ان کو بتا دیتی تو وہ مجھے جانے نہیں دیتیں۔" رابیل نے جیسے اپنا ہی پردہ رکھا۔

موبائل بدلنا اور نیا سم لینا یہ دونوں کام تو آسان تھے اور جلدی ہی معاذ نے کر دیے تھے۔ لیکن مسئلہ اب یونیورسٹی کا تھا۔ اس میں تھوڑا وقت لگنا تھا۔

■ ■ ■ ■

عبدالہادی آج پھر آسیہ کی گود میں سر رکھے بیٹھا تھا۔آسیہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔عبدالہادی نہ جانے کتنی دیر سے آسیہ کے کمرے میں بیٹھا تھا۔صرف رابیل کی کوئی بات سننے کے لیے۔اسے لگا آسیہ صرف رابیل کے بارے میں باتیں کریں گی۔لیکن وہ حیران تھا کہ اتنی دیر سے انہوں نے ایک بار بھی رابیل کا ذکر نہیں کیا۔

"عبدالہادی میں چاہتی ہوں کہ اب تمہاری شادی کر دوں۔میں نے تمہارے لئے بہت اچھی لڑکیاں دیکھ رکھی ہیں۔جو ہر طرح سے تمہارے لائق ہیں۔میں جلدی تمہاری خوشیاں دیکھنا چاہتی ہوں۔"آسیہ نے اچانک کہاں تو عبدالہادی نے ان کی گود سے سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم میں بھی سوچ رہا ہوں اب شادی کر لوں"عبدالہادی نے مسکراتے ہوئے کہا تو آسیہ بیگم کا دل ڈوب گیا۔وہ جانتی تھی کہ وہ آگے کیا کہنے والا ہے۔

"ہاں لیکن لڑکی میں اپنی پسند سے ہی لاونگی۔"آسیہ نے جتایا۔

"فکر مت کریں پھپھو میں آپ کی "پسند" کی لڑکی سے ہی شادی کروں گا۔"

عبدالہادی نے پسند پر زور دیتے ہوئے کہا اور اُنکی گود سے سر اٹھا کر بیٹھ گیا۔

آپ خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی ہو نگی نا رابیل کے بغیر؟"عبدالہادی نے رابیل کا ذکر چھیڑا۔

"نہیں میں تنہا تو نہیں ہوں تم سب ہو نہ میرے ساتھ۔"آسیہ نے کہا۔

"لیکن آپ کو ہم سب سے زیادہ رابیل پیاری ہے نا؟"ہادی نے جتایا۔

"نہیں مجھے اپنے سب بچے پیارے ہیں۔دیکھو رابیل مجھے چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس چلی گئی۔اس نے میرا انتخاب نہیں کیا۔یہاں تک کہ مجھے بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا۔شاید اسی ڈر تھا کہ کہیں میں اسے روک نا لوں۔"آسیہ نے کہا۔تو پھر عبدالہادی خود کو قصوروار سمجھنے لگا۔(وہ میری وجہ سے گئی ہے)

■ ■ ■ ■

رابیل پچھلے دو ہفتوں سے یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔نوفل اب اس کے حوالے سے واقعی پریشان تھا۔پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ رابیل سے یونیورسٹی میں ملاقات ہوتی رہے گی، لیکن اب ملاقات نہیں ہو رہی تھی تو اس کو تسلی نہیں ہو رہی تھی۔اوپر سے وہ اس کے پیغامات کا جواب بھی نہیں دے رہی تھی۔اور اب اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔

بہت کوشش کے بعد اسے پتہ چلا کہ اس نے یہ یونیورسٹی چھوڑ دی ہے۔

"ایک دن لائبریری میں بیٹھ کر اس نے مجھ سے کہا تھا کہ کیا میں مائیگریٹ نہیں ہو سکتی کسی اور یونیورسٹی میں؟"نوفل نے ہادی سے کہا۔آج عبدالہادی نے خاص طور پر اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا رابیل کے بارے میں پوچھنے کے لئے۔

www.novelsclubb.com

"یونیورسٹی چھوڑنے کا ارادہ اس کا بہت پہلے سے تھا اور اس نے اس کا ذکر بھی کیا تھا۔اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ کسی پریشانی میں ہے۔اب مجھے لگ رہا ہے کہ اسے یہی

پریشانی تھی اس وقت کی اسے اپنے گھر کا پتہ چل گیا تھا اور وہ وہاں جانا چاہتی تھی۔" نوفل نے کہا تو ہادی سوچ میں پڑ گیا۔

"میرے خیال سے وہ اب ہم لوگوں سے کوئی تعلق اور رابطہ نہیں رکھنا چاہتی۔" ہادی نے کہا۔ وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور نوفل اس کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے بھائی اس کے والد کیسے چاہیں گے کہ وہ اس گھر میں رہے اپنی ماں کی وفات کے بعد۔ ایک فطری بات ہے کہ اس کے والد کو ہمارے والد سے نفرت ہو گی۔ کیونکہ ہمارے ڈیڈ نے ان کی بیوی سے شادی کی تھی۔ وہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ان کی بیٹی ایسی شخص کے گھر میں رہے۔ اور وہ کیوں چاہیں گے کہ رابیل ہم لوگوں سے رابطہ رکھے یا کوئی تعلق جوڑے۔ یہ فطری رعمل ہے کہ اس کے والد کو ہم لوگوں سے نفرت ہی ہو گی۔ اور اسی لیے وہ ہماری کالز کا جواب نہیں دے رہی ہیں۔ بلکہ اب تو اس نے نمبر بھی بند کر دیا ہے۔ شاید تبدیل کر دیا ہے۔" نوفل نے کہا تو ہادی واقعی پریشان ہو گیا۔ ایک طرف تو وہ رابیل سے

www.novelsclubb.com

شادی کرنے کا سوچ رہا تھا۔ کیونکہ رابیل نے اسے معاف کر دیا تھا۔اور اس نے سوچا تھا کہ وہ اسے منا لے گا۔وہ سوچتا تھا جیسے اس کی نفرت محبت میں بدل گئی ہے۔اسی طرح رابیل کی نفرت بھی محبت میں بدل جائے گی۔ نفرت سے محبت تک کا سفر اس نے کیا تھا۔اور وہ جانتا تھا کہ یہ سفر پل بھر میں طے ہو جاتا ہے۔

لیکن اب نوفل کی بات سے وہ پریشان تھا۔(کیسے اس کے والد چاہیں گے کہ ان کی بیٹی کی شادی اس انسان کے بیٹے سے ہو جس کے باپ نے اُنکی بیوی سے شادی کی تھی۔نوفل صحیح کہتا ہے انہی فطری طور پر ہم سے نفرت ہو گی۔اور وہ کبھی بھی اپنی بیٹی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں نہیں دیں گے۔)عبدالہادی کو اب رابیل کو پانا ناممکن لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات کو وہ سب کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے تب آسیہ نے پوچھا۔

"رابیل کا کچھ پتہ چلا؟"آسیہ کو لگا عبدالہادی اس سے رابطے میں ہے۔

"پھپھو رابیل ہماری زندگیوں سے ہمیشہ کے لئے چلی گئی ہے۔اور ہمارے گھر سے بھی چلی گئی ہے۔تو بہتر ہو گا کہ رابیل کا چیپٹر اب آپ سب لوگ کلوز کر دیں، اسے بھول جائیں اور اپنی زندگیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔اس کا اور ہمارا ساتھ بس یہیں تک تھا۔"عبدالہادی نے بظاہر نارمل انداز میں کھانا کھاتے ہوئے کہا تھا۔لیکن اس کی آنکھوں کی کنارے تر ہو گئے تھے۔

اس دل کے ٹکڑے ہزار

کوئی ادھر گرا کوئی ادھر گرا۔۔

عبدالہادی کی بات سن کر آسیہ بیگم کا دل کٹ سا گیا تھا۔وہ رابیل کو عبدالہادی کی زندگی سے نکالنا چاہتی تھیں۔اور رابیل بہت آسانی سے نکل گئی تھی۔ان کو لگا تھا کہ رابیل ضد کرے گی۔معافی مانگے گی۔۔اور بہت کچھ انہوں نے ایسا ہی سوچا ہوا تھا۔

مگر اتنی خاموشی سے اور اتنی جلدی ہر چیز سے دستبردار ہو کر اس نے ثابت کر دیا تھا کہ آسیہ بیگم نے ان کے متعلق غلط سوچا۔اور غلط بہتان لگایا۔

آسیہ کی کیفیت اب بہت عجیب ہو گئی تھی۔ایک انسان جس نے ساری زندگی صبر و تحمل سے گزاری۔خدا کو تو کیا کبھی اس نے کسی انسان کو بھی ناراض نہیں کیا۔اچانک ایسی نیک انسان سے اتنا بڑا گناہ ہو جائے۔کسی کے کردار پر اتنا بڑا الزام لگا لے۔اور پھر بعد میں اس شخص سے معافی تک نہ مانگ سکے۔تو ایسے میں پچھتاوے کے علاوہ اور کچھ نہیں رہ جاتا۔وہ سوچتی تھی کہ اگر وہ رابیل سے معافی مانگیں تو کن الفاظ میں مانگیں۔؟

آج تک شاید ایسے الفاظ ایجاد ہی نہیں ہوئے تھے۔جو ان کی اس غلطی کا ازالہ کر سکیں۔اور شاید رابیل کو معاف کرے بھی نا۔ان کو اب ساری زندگی رابیل کے بغیر ہی گزارنی تھی۔وہ سوچتی تھی کہ ایک نا ایک دن رابیل اس گھر سے شادی ہو

www.novelsclubb.com

کر چلی جائے گی۔ پھر ان کو رابیل کے بغیر ہی رہنا پڑے گا۔ وہ کبھی کبھار ان سے ملنے آیا کرے گی۔

لیکن جس طرح سے رابیل اس گھر سے رخصت ہوئی تھی۔ اور جس وجہ سے رخصت ہوئی تھی۔ ایسی رخصتی کا آسیہ نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ اب رہ رہ کر ان کو شہرین کے آخری الفاظ بھی یاد آرہے تھے۔ انہوں نے شہرین کی امانت میں خیانت کر دی تھی۔

گناہ گاروں کو گناہ سے فرق نہیں پڑتا۔ وہ گناہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا۔ پھر اگر وہ معافی بھی مانگ لی تو وہ مطمئن ہو جاتے ہیں ان کے دل کو سکون آجاتا ہے۔ کہ ہم تو گنہگار تھے ہم نے معافی مانگ لی۔ اب ہم صاف ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

لیکن جب نیکو کاروں سے گناہ ہو جاتا ہے۔تو اس گناہ کا بوجھ بہت بھاری ہوتا ہے۔ ان کو وہ گناہ پل پل اذیت کی موت مارتا ہے۔اور ایسی ہی اذیت میں آسیہ بیگم جانے لگی تھیں آہستہ آہستہ۔۔۔

■ ■ ■ ■

رابیل نے سم اور موبائل تو بدل دیا تھا۔لیکن نئے موبائل سب سم کا نمبر محفوظ کر لیا تھا۔سوائے آسیہ بیگم کے۔۔

اور ہادی کا نمبر اس نے عبدالہادی کے نام سے ہی محفوظ کیا تھا اس بار۔

پرانا موبائل اس نے آف کر کے رکھ دیا۔

اس نے بتی بجھا دی اور سونے کے لئے لیٹ گئی۔تکیے پر بایاں بازو رکھ کر اپنا سر اس پر رکھ دیا اور سوچوں کہ صحرا میں بھٹکنے لگی۔

ایک پل میں اس کے ذہن میں ہزاروں سوچیں آتیں اور چلی جاتیں۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا سوچے۔اپنا ماضی سوچے یا اپنا مستقبل یہ اپنا حال۔

اس سارے عرصے میں ایسا کون سا پل تھا جو اسے سکون اور خوشی کا میسر تھا۔؟ وہ آج حساب کتاب کرنے لگی تھی۔اپنی خوشیوں اور اپنے دکھوں کا۔دکھوں کا پلڑا ہمیشہ سے بھاری تھا۔اس نے کہیں پڑھا تھا کہ انسان اس انسان کے ہاتھوں ٹوٹتا ہے جس سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔اس وقت اسے یہ بات صحیح نہیں لگ رہی تھی۔لیکن آج اسے اس بات پر یقین آ گیا تھا۔

عبدالہادی نے بھی اپنے دل کو سمجھا لیا تھا۔کہ اس کی محبت اس کے نصیب میں نہیں ہے۔لیکن اسے بہت افسوس ہو رہا تھا یہ سوچ کر۔کہ پہلی بار کسی سے محبت ہوئی۔ٹھیک سے اظہار بھی نہ کر سکا اور بچھڑنا پڑ گیا۔

اس نے خود کو مزید مصروف کر لیا تھا۔نوفل بھی اداس اداس رہتا تھا۔کومل بھی رابیل کو بہت یاد کرتی تھی۔پھر آہستہ آہستہ سب اس کے بغیر جینا سیکھ گئے۔

بس عبدالہادی صرف ایک آخری سوال رابیل سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور وہ سوال یہ تھا کہ۔۔"کیا اس کا اظہار محبت ہی اُسکا جرم تھا؟"

www.novelsclubb.com

****

رابیل نے شام کی چائے بنائی اور ریاض صدیقی کے کمرے میں آ گئی اور چائے کا کپ ان کے سامنے رکھا۔

ریاض صدیقی جو کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے۔ کپ رکھنے کی آواز پر انہوں نے کتاب سے سر اٹھا کر پہلے کپ کو دیکھا اور پھر رابیل کو۔ پھر منہ موڑ کر دوسری جانب کر لیا۔ ناراضگی والے انداز سے۔

"ابو میں نے اتنے پیار سے آپ کے لئے چائے بنائی ہے۔" رابیل نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔

"مجھ سے کسی کو پیار نہیں ہے۔ اور تم اپنی چائے واپس لے جاؤ۔" ریاض صدیقی نے ہنوز کتاب کی طرف نظریں جما کر کہا۔

"کیوں پیار نہیں ہے ابو میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔" رابیل ان کی سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"جب مجھے اس محبت کی ضرورت تھی تو تم نے مجھے نہیں دی۔اب جب تمہاری ماں سے تمہارا دل بھر گیا تو میرے پاس آئی ہو۔" ریاض صدیقی نے اسی ناراض والے انداز سے کہا۔

"ابو امی کو اس دنیا سے گئے ہوئے تو سات سال سے اوپر ہو گیا ہے۔" نبیل نے کہا تو ریاض چونک گئے انہوں نے حیرت سے رابیل کی طرف دیکھا۔

"ک ک کیا مطلب ہے تمہارا؟" ریاض صدیقی کو لگا کے انہیں سننے میں غلطی ہو گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

"انکل جمشید سے شادی کرنے کے ایک مہینے بعد ہی امی کار ایکسیڈنٹ میں اس دنیا سے چلی گئی تھیں۔" رابیل بتایا تو وہ سوچ میں پڑ گئے۔انہوں نے کتاب ایک سائیڈ

پر رکھ دی۔اور اپنی عینک اتار کر سامنے رکھی۔رابیل نے محسوس کیا کہ ان کی آنکھوں کے کنارے تر ہو گئے تھے۔

"میں میں۔۔میں نے اسے بد دعا دی تھی۔"وہ بے خودی کے عالم میں بولے۔

رابیل محسوس کیا کہ ان کو بہت گہرا صدمہ لگا ہے۔صدمہ کیا ہوتا ہے یہ اب رابیل صدیقی سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا۔کتنی تکلیف ہوتی ہے جب بھی اس طرح کے حالات سے انسان گزرتا ہے جہاں پر پچھتاوے کے علاوہ اور کچھ نہیں رہ جاتا۔

"ابو جب انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو اس کی دل سے بد دعائیں نکل جاتی ہیں۔میں سمجھ سکتی ہوں کہ ایک ٹوٹے ہوئے انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ کو ختم کر دیں۔آپ نے جو بھی کہا وہ اس وقت کے حالات تھے۔پریشانی کے عالم میں انسان بہت کچھ بول جاتا ہے۔لیکن موت برحق ہے اور موت کا وقت مقرر ہے۔یہ کسی کی بد دعا سے نہیں آتی۔اور نا ہی کسی کی دعا سے ٹل سکتی ہے۔دعا مصیبت کو ٹال دیتی ہے لیکن موت کو نہیں۔اسی طرح

بد دعا مصیبت کو لاتی ہے موت کو نہیں۔ اگر امی پر کوئی مصیبت آتی تو میں واقعی سمجھتی کہ آپ کی بد دعا ان کو لگی ہے۔ لیکن موت کی ایک الگ ہی کہانی ہے۔ آپ اداس مت ہوں۔" رابیل انکے اور قریب ہو گئی اور ان کے شانے پر ہاتھ رکھ کر ان کی دلجوئی کرنے لگی۔

"پھر تم میرے پاس کیوں نہیں آئی وہاں کس کے ساتھ رہی کون ہوتا تھا وہاں؟" ریاض صدیقی نے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"وہاں ایک بہت شفیق خاتون نے میری پرورش کی۔ مجھے گود لیا۔ وہ جمشید انکل کی بہن تھیں۔ بیوہ بھی تھیں اور بے اولاد بھی۔ خدا نے ایک ماں لے لی تھی تو دوسری ماں دیدی۔" رابیل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہاری ضرورت تھی بیلا تم میرے پاس نہیں آئیں۔" ریاض صدیقی نے پہلی بار اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"نہیں ابو آپ کو میری نہیں معاذ کی ضرورت تھی اور مجھے آسیہ پھپھو کی۔۔اس لیے خدا نے آپ کو معاذ دیا اور مجھے آسیہ پھپھو۔بس یوں سمجھ لیں یہ قدرت کا فیصلہ تھا۔آپ کی صورت میں معاذ کو باپ مل گیا اور پھپھو کی صورت میں مجھے ماں۔آپ خود سوچیں کہ آپ کا وقت میرے ساتھ اچھا گزرتا یا معاذ کے ساتھ اچھا گزرا؟"رابیل کی بات پر وہ سوچ میں پڑ گئے۔۔رابیل کی باتیں بہت گہری تھیں۔

"تم تو واقعی بڑی ہو گئی ہو بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہو۔کہاں سے سیکھی ہیں بڑی باتیں تم نے؟"ریاض نے اس مرتبہ مسکرا کر پوچھا تو رابیل کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آسیہ پھپھو سے۔۔"رابیل نے ٹوٹے ہوئے دل سے کہا۔

اس دن کے بعد سے سے ریاض صدیقی کی ناراضگی رابیل کے ساتھ ختم ہو گئی تھی۔

■ ■ ■ ■

کومل کتابوں کا ڈھیر اپنے سامنے پھیلائے پریشان بیٹھی تھی۔

"پتا نہیں کہاں چلی گئی رابیل۔۔اب مجھے یہ چیپٹر سمجھ نہیں آرہا ہے۔اور رابیل سے اچھا کوئی بھی نہیں سمجھا سکتا۔وہ اپنے پیار سے سمجھاتی تھی کہ سب مجھے سمجھ آجاتا تھا۔اوپر سے اس کا نمبر بھی بند ہے۔ورنہ ویڈیو کال کر کے میں پوچھ لیتی۔" وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے کتابوں کو گھورتی جارہی تھی اور خود سے ہی باتیں کرتی جارہی تھی۔

پھر وہ اٹھی اور آسیہ کے کمرے میں آگئی۔جہاں نوفل پہلے سے براجمان تھا۔

"Think of the devil and there she is...

(شیطان کا نام لیا شیطان حاضر۔)

وہ دونوں غالبا اسی کی باتیں کر رہے تھے۔اسی لیے اسے دیکھ کر نوفل میں اونچی آواز میں کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس وقت تو کالے رنگ کے کپڑوں میں تم ہی مجھے شیطان لگ رہے ہو۔" کومل اسے دیکھتے ہوئے بولی۔اس نے خود سفید رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔اسی لئے وہ خود کو فرشتہ سمجھتے ہوئے ہوئے بولی۔

"ضروری نہیں کہ شیطان کالے کپڑے پہنتا ہو۔ کبھی کبھی سفید کپڑوں والوں کے اندر بھی شیطان چھپا بیٹھا ہوتا ہے۔" نوفل میں کہا۔

"کیا منحوس شیطان کا ذکر لے کر بیٹھ گئے تم دونوں۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھو لو اور بائیں جانب تھوک پھینکو۔" آسیہ بیگم ان کی باتوں سے چڑ گئیں۔

" صحیح کہہ رہی ہیں پھپھو آپ جیسی نیک خاتون کا شیطان سے کیا کام۔۔" کومل نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔کومل کی بات پر آسیہ اندر ہی اندر شرمندہ ہوئیں۔

"نیک انسان شیطان کا سب سے بڑا ٹارگٹ ہوتے ہیں کومل۔" نوفل نے کہا۔

"لیکن میری پھوپھو پر شیطان کبھی حملہ آور نہیں ہو سکتا۔" کومل آپ نے آسیہ کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا ڈالتے ہوئے کہا۔

"پھپھو ایک بات تو بتائیں آخر یہ شیطان انسان پر حملہ کرتا کس طرح سے ہے؟" نوفل نے پوچھا۔اور ان کے پیروں کے قریب بیٹھ کر ان کے پاؤں دبانے لگا۔یہ کام ہمیشہ رابیل کرتی تھی۔

"ضرور ڈنڈا ان کے سر پر مارتا ہو گا." کومل معصومانہ انداز میں کہا۔

"تم اپنے پدے سے دماغ کو اتنا زور مت دو۔ پھوپھو آپ بتائیں۔" نوفل نے پہلے کومل سے کہا اور پھر آسیہ کی طرف متوجہ ہوا۔

ان کی باتوں پر آسیہ کسی گہری سوچ میں پڑ گئیں۔وہ ہمیشہ ان سے اسلامی باتیں کیا کرتی تھیں۔ان کے پاس اسلامی تعلیمات کا بہت بڑا خزانہ تھا۔وہ ہمیشہ سے بہت پر جوش ہوں کر بتاتی تھیں۔اس لئے کہ اس وقت ان کے دل میں کسی کے لیے کوئی میل نہیں تھا۔

لیکن پتہ نہیں کیوں آج کچھ بولتے ہوئے ان کی زبان اور ان کا دل دونوں یکجاں نہیں ہو پا رہے تھے۔ جس کے خلاف وہ بولنا چاہ رہیں تھیں وہ ان کے دل میں قیام پذیر تھا۔ وہ اس وقت ان پر حملہ آور تھا۔ اوکے سے ان دونوں کو اس سے بچنے کی تدبیر بتاتیں۔ جبکہ وہ خود ہی اس کے جال میں پھنس چکی تھیں۔

(ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾)

پھر ان پر آؤں گا ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے۔ اور نہ پائے گا تو اکثروں کو ان میں شکر گذار۔)

آسیہ بیگم بے خودی کے عالم میں میں اچانک سے بول پڑیں۔ یہ آیت انہیں ازبر تھی۔

وہ جب بھی اسلامی باتیں کرتی تھیں تو نوفل اور کومل بہت غور سے ان کی باتیں سنتے تھے اور ان کو سکون ملتا تھا تھا۔ مگر آج ان کی زبان میں قفل پڑ گئے تھے۔ وہ

کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھیں۔انہوں نے آیت پڑھی اور پھر کسی گہری سوچ میں چلی گئیں۔

"مجھے نیند آ رہی ہے تم دونوں بتی بجھا دو۔"آسیہ بیگم نے ایک دم سے کہا۔جیسے کہ وہ یہ بات کرنا نہیں چاہتی ہوں۔کومل اور نوفل دونوں حیران ہو گئے۔

"لگتا ہے پھپھو نے رابیل کے جانے کا بہت زیادہ صدمہ لیا ہے۔اب وہ اس طرح سے باتیں نہیں کرتی ہیں جس طرح سے پہلے کرتی تھیں۔جانے سے پہلے رابیل نے ایک بار تو پھپھو کے بارے میں تو سوچا ہوتا۔اس طرح سے ان کو بنا بتائے چلے جانا۔۔ان کو بہت صدمہ لگا ہے۔"کمرے سے باہر نکل کر کومل نے افسوس سے نوفل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔وہ دونوں لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"وہ جس لڑکے کے ساتھ گئی تھی تمہیں کچھ آئیڈیا ہے کہ وہ دیکھنے میں کیسا تھا؟"نوفل نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"بس اتنا یاد ہے کہ وہ لڑکا بہت خوبصورت تھا۔اس نے سیاہ رنگ کا کرتا سفید شلوار کے ساتھ پہنا ہوا تھا۔" کومل نے بتایا اسے یاد آیا معاذ کا چہرہ اور حلیہ۔

"اور ہلکی سی داڑھی بھی تھی اس لڑکے کی ہے نا؟" نوفل نے کہا۔

"ہاں۔۔رابیل نے کہا کہ وہ اُسکا کزن ہے۔اور رابیل اُسکے ساتھ کافی کمفرٹیبل بھی لگ رہی تھی۔۔جیسے لڑکی کسی اپنے کے ساتھ ہوتی ہے۔میرے خیال سے وہ واقعی اُسکا کزن ہی تھا۔لیکن تمہیں کیسے پتہ کے اسکی ہلکی سی داڑھی بھی تھی؟" کومل نے سوچتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو حلیہ بتایا ہے وہ اس کی ایک کلاس فیلو کا ہے۔میں نے کافی بار رابیل کو اس سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔شاید ان دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تھا۔ہو یہی بات مجھ سے ڈسکس کرنا چاہ رہی تھی لائبریری میں اس دن۔لیکن پھر کہہ نہیں پائی۔وہ بہت زیادہ پریشان بھی تھی۔" نوفل نے کہا۔

"تو تم اس لڑکے سے پتہ کرو نا کہ رابیل کہاں ہے۔دیکھ نہیں رہے پھپھو کی کیا حالت گئی ہے۔اگر اسے جانا تھا تو وہ بھلے چلی جاتی اپنے والد کے پاس۔لیکن اس طرح سے ہم سے تعلق تو ختم نہ کرتی نا۔کتنا اچھا ریلیشن شپ تھا اس کا ہمارے ساتھ۔کتنا اچھا وقت گزارا ہم سب نے۔لیکن وہ شاید ہادی بھائی کی وجہ سے چلی گئی۔لیکن اس نے ہمارا تو سوچا ہوتا اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔اس کے ساتھ برا ہادی بھائی نے کیا تھا ہم نے تو نہیں نہ۔۔"کومل نے کہا۔

"میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔بات اتنی آسان نہیں ہے جتنی ہم سمجھ رہے ہیں۔وہ ایسی نہیں ہے کہ بھائی کے کچھ کہنے سے چلی جائے۔اسے تو عادت ہو چکی تھی بھائی کے رویہ کی۔اور اسے فرق بھی نہیں پڑتا تھا اب۔جتنا میں نے اسے جانا ہے وہ بہت سمجھدار ہے۔اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اتنی جذباتی بھی نہیں ہے کہ غصے سے گھر چھوڑ کر چلی جائے۔اور نا ہی تو وہ ایسی ہے کہ کسی کے پریشر میں آجائے۔مطلب اپنے والد یا کزن کے پریشر میں۔میں نے بہت سوچا ہے اور اس

www.novelsclubb.com

نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی بہت بڑی بات ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اس طرح بنا بتائے اچانک چلی گئی۔ اور سارے رابطے ہی ختم کر دیے۔ ورنہ مجھ سے بات کیے بنا تو اس کا دن ہی نہیں گزرتا تھا۔ اور اس نے مجھ سے بات کیے بنا اب نہ جانے کتنے مہینے گزار دیے ہیں۔ نہ وہ بے وقوف ہے، نہ جذباتی ہے اور نہ حساس ہے۔۔ لیکن وہ خوددار ضرور ہے۔ میرے خیال سے اس کی خودداری کو ٹھیس پہنچی ہے۔ وہ اتنی خوددار ہے کہ اس نے اپنی ڈائری میں ساری رقم لکھی ہوئی ہے، جو اس پر خرچ ہوئی ہے اس گھر میں۔ اور وہ کہتی ہے کہ وہ یہ سب واپس کر دے گی۔" نوفل بولے جا رہا تھا۔ کومل اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

"تمہیں اس کی بہت یاد آتی ہے نہ؟" کومل نے پوچھا۔ اسے لگا نوفل بہت دکھی ہو گیا ہے رابیل کے ذکر سے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے اس کی فکر ہے۔میں ہر وقت اس کے حوالے سے پریشان رہتا ہوں۔اگر وہ مجھے اپنی خیریت بتادے تو میں کم از کم مطمئن ہو جاؤں۔"نوفل نے کہا۔وہ صوفے پر سر جھکائے ماربل کے فرش کو دیکھے جا رہا تھا۔

"کیا تم رابیل سے محبت کرتے ہو؟"پتا نہیں کیا سوچ کر کومل کے منہ سے یہ فقرہ ادا ہوا تھا نوفل کو دیکھ کر۔

"محبت ہی سب کچھ نہیں ہوتا ہے۔محبت کے علاوہ بھی بہت سارے رشتے ہوتے ہیں۔احترام کا رشتہ،احساس کا رشتہ،دوستی کا رشتہ۔۔۔میں ان رشتوں پر زیادہ یقین کرتا ہوں محبت سے۔وہ میری دوست ہے۔میں اس کا احترام کرتا ہوں۔اور مجھے اس کا احساس ہے۔مجھے اس کا دکھ ہوتا تھا اس لیے میں اسے ہسانے کی ہر طرح سے کوشش کرتا تھا۔اس کی بے رنگ زندگی میں رنگ ڈالنا چاہتا تھا۔مگر اب۔۔۔"نوفل نے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا باہر کی جانب۔کومل اسے جاتا

www.novelsclubb.com

ہوا دیکھ رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ باہر نکل گیا اور اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"اللہ آپ پلیز رابیل کو اس گھر میں واپس لے آئیں۔" یہ دعا اس کی زبان کی بجائے دل سے نکلی تھی۔۔اس بات سے بے خبر کہ قبولیت کی گھڑی اس کے ہاتھ لگ گئی تھی۔

■■■■

رابیل کب سے انتظار کر رہی تھی کہ ٹیوشن پڑھنے والے لڑکے واپس جائیں تو وہ معاذ سے کوئی بات کر سکے۔ لیکن آج ان کی پڑھائی تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا سارا کچھ آج ہی بڑھانے کا ارادہ ہے کیا؟" مجبور ہو کر وہ باہر برآمدے میں آئی اور کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر بولی۔

"ان کے ایگزامز ہونے والے ہیں اس لیے زیادہ پڑھا رہا ہوں آج کل۔" معاذ نے سر اٹھا کر رابیل کی طرف دیکھا اور کہا۔ وہ ایک روانی سے پڑھاتا جا رہا تھا۔ اسے رابیل کی دخل اندازی سے الجھن ہوئی۔

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے کب سے انتظار کر رہی ہوں۔ اب ختم کرو اس ٹیوشن کو۔" رابیل نے کہا تو وہاں بیٹھے ہوئے شاگرد خوش ہو گئے۔

"آپی صحیح کہہ رہی ہیں معاذ بھائی۔ آج تو آپ نے پڑھا پڑھا کر ہماری جان ہی ہلکان کر دی ہے۔" ان میں سے ایک لڑکا چہک کر بولا۔

"نہیں ابھی میں ان کو پڑھا رہا ہوں تم رات میں بات کر لینا۔ میں جانتا ہوں کوئی اتنی ضروری بات نہیں ہو گی تمہاری۔" معاذ نے کہا تو شاگرد جو تھوڑی دیر پہلے خوش ہو رہے تھے۔ اُنکے منہ چہرے پر پھر سے بیزاری آ گئی۔ رابیل بھی پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"ہاں اب بولو کیا بات ہے؟"کافی گھنٹے پڑھانے کے بعد معاذ ساڑھے سات بجے فارغ ہو کر رابیل کے کمرے میں آیا۔

رابیل نے بیڈ سائڈ سے ایک ڈائری نکالی۔اس کا ایک صفحہ کھولا اور بنا کچھ کہے معاذ کی جانب بڑھا دیا۔معاذ پہلے تو حیرت سے رابیل کو اور پھر ڈائری کو دیکھنے لگا۔پھر اس کے ہاتھ سے لے لی۔ڈائری میں کچھ حساب کتاب لکھا ہوا تھا اتنا وہ سمجھ پایا۔

"قل ملا کر اٹھارہ لاکھ۔۔"معاذ نے ڈائری پر لکھے ہوئے الفاظ اونچی آواز میں ادا کیے۔

"جہاں تک میں سمجھا ہوں تو یہ کوئی رقم ہے۔جس کا حساب تم نے اس ڈائری میں لکھا ہوا ہے۔کیا تم نے کسی سے قرضہ لیا ہے؟"معاذ نا سمجھی کے انداز میں بولا۔اور استادی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"یہ وہ سارا خرچہ ہے جو اُن لوگوں نے مجھ پر کیا۔میں قل تعداد تو نہیں بتا سکتی صحیح سے۔بس یہ میرے اندازے کے مطابق ہے۔اور مجھے یہ ساری رقم ان کو واپس کرنی ہے۔اور ہر حال میں کرنی ہے۔"رابیل نے کہا۔

"تو میں کیا کروں؟"معاذ نے شانے اچکا کر پوچھا۔

"اس رقم کا بندوبست۔"رابیل نے فٹ سے جواب دیا۔

"مجھے تھوڑی مہلت دو۔پریکٹس کرتا ہوں بینک روبری کی۔"معاذ نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے کہا۔

"میں سنجیدہ ہوں۔"رابیل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو میں کیا لطیفہ سنا رہا ہوں؟"معاذ بولا۔

"تو پھر یہ کیا تھا؟"رابیل کو اب غصّہ آنے لگا۔

"اچھا اچھا غصہ مت کرو کرتا ہوں کچھ۔"معاذ نے کہا۔

"چچا کی ریٹائرمنٹ کے بیس لاکھ اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ویسے تو وہ چچا نے میری پڑھائی کے لئے رکھے ہیں۔ لیکن ان پر تمہارا حق ہے۔ چچا کے علم میں لائے بغیر میں اٹھارہ لاکھ نکلوا کر تمہارا قرضہ ادا کر دوں گا۔" معاذ اب سنجیدہ ہوا۔

"اور تم پڑھائی کہاں سے کرو گے؟" رابیل نے پوچھا۔

"ابا کا پلاٹ ہے پڑا ہوا۔ میں نے اسے نہیں بیچا اپنی پڑھائی کے لیے کیوں کے یہ گھر اب کچھ عرصے میں ہم کو خالی کرنا ہے۔ تو کے پلاٹ اور گھر بنا رہا تھا۔ پچھلے ماہ کام شروع کروایا تھا۔ لیکن بجٹ کم ہونے کی وجہ سے کام روک رکھا ہے کچھ دن سے۔ سوچا اب وہاں شفٹ ہونگے ہم۔ لیکن میں اسے بیچ کر تمہارا قرضہ دونگا۔ اور کچھ پیسے بچ بھی جائیں گے۔" معاذ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"پھر رہیں گے کہاں؟" رابیل نے کہا۔

"خدا نے آج تک بے گھر نہیں کیا۔۔ تو آگے بھی نہیں کرے گا۔ کرائے پر فلیٹ لے لینگے۔۔ جاب بھی کروں گا پڑھائی کے علاوہ۔۔ گزارا ہو جائیگا۔" معاذ نے کہا۔

"میں بھی جاب کروں گی۔" رابیل خوش ہو کر بولی۔ وہ جو سر ٹکائے بیٹھی تھی بیڈ کراؤن سے ایک دم سیدھی ہوئی۔

"بس مجھے ڈر ہے تم چاند پر نہ پُہنچ جاؤ کہیں۔" معاذ نے تمسخر اڑایا۔

"میں مریخ پر پُہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ لیکن فالحال کچن میں جانا ہے۔۔ ورنہ کھانا تم کو بنانا پڑے گا۔" وہ کہتی ہوئی اٹھی۔

"چلو دونوں ساتھ کھانا پکاتے ہیں۔" معاذ بھی اُسکے ساتھ اٹھا۔ دونوں کچن میں آ گئے۔

"کیا بناؤں؟" رابیل نے فرج کھول کر پوچھا۔

"تین جلے ہوئے کباب۔۔ مرچوں میں لت پت قورمہ۔ جلی ہوئی پانچ روٹیاں۔" معاذ بولا۔

"لیکن اتنا مشکل کھانا میں کیسے بناوں؟" رابیل نے پریشان ہو کر کہا۔

"کیوں پچھلے کئی ماہ سے تو کامیابی سے بنا رہی ہو یہ سب۔۔" معاذ نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"معاذ۔۔" رابیل نے اسے غصے سے گھورا۔

"جاؤ تمہاری سزا ہے آج خود ہی بناؤ کھانا۔۔" راہیل کہتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئی۔

"میں تو ہوٹل کی مزیدار ہانڈی کھانے جا رہا ہوں۔" معاذ نے زور سے اعلان کیا اور باہر نکل گیا۔

رابیل اب برآمدے میں کھڑی دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔" نوفل تقریباً بھاگتا ہوا معاذ کے قریب آیا۔اس کی سانسیں بھاگنے کی وجہ سے پھولی ہوئی تھیں۔

معاذ نے اسے دیکھا اور سمجھ گیا کہ وہ یقیناً اس سے رابیل کے متعلق پوچھنے والا ہے۔ معاذ الجھن میں پڑ گیا۔ رابیل نے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ ان لوگوں کو اس کے متعلق کچھ بھی نہیں بتائے گا۔

"مجھے آپ سے رابیل کے بارے میں پوچھنا ہے۔ کیا آپ ہی رابیل کے کزن ہیں.؟" نوفل نے اپنی سانسیں بحال کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وہ صرف میری کلاس فیلو تھی۔ میں سے زیادہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" جھوٹ بولنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔ آج معاذ کو اندازہ ہو رہا۔ اس کے الفاظ اور اس کے چہرے کے تاثرات اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا اس لیے اسے جھوٹ بولنا نہیں آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر صاف لکھا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ورنہ جھوٹ بولنے والے اتنی مہارت سے جھوٹ بولتے ہیں کہ اپنے چہرے کے تاثرات آسانی سے چھپا جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسے کبھی اتنا بڑا جھوٹ بولنے کی نوبت ہی پیش نہیں آئی تھی آج تک۔

www.novelsclubb.com

نوفل کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔

"یقیناً اس نے آپ کو منع کیا ہو گا مجھے بتانے سے۔ میں مزید آپ کو پریشان نہیں کروں گا۔ بس اس سے اتنا کہہ دیجئے گا کہ ہم سب اس کے بغیر نہیں رہ سکتے شکریہ۔" نوفل نے اپنا ہاتھ معاذ کے ہاتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد معاذ گہری سوچ میں پڑ گیا۔

معاذ نے واپس آ کر اس بات کا ذکر رابیل سے کیا۔ وہ دونوں باہر برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نومبر کا وسط چل رہا تھا سردی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ رابیل نے نیلے رنگ کا شال اوڑھا ہوا تھا سردی سے بچنے کے لیے۔ وہ یہاں آئی تھی تو گرمیاں شروع تھیں۔ سردیوں کی آمد پر معاذ اُسکے لیے یہ شال لیکے آیا تھا۔ شام کا پہر تھا۔ اندھیرا اب جلدی پھیلتا تھا۔

"تمہاری وجہ سے آج مجھے جھوٹ بولنا پڑا۔ لیکن وہ لڑکا بہت چالاک تھا سمجھ گیا۔ لیکن مجھے اس کی یہ بات اچھی لگی کہ اس نے بہت اچھے انداز میں بات

www.novelsclubb.com

کی۔ مطلب مجھے شرمندہ کئے بغیر اس نے اپنا پیغام دے دیا اور چلا گیا۔ ورنہ وہ یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ لیکن شاید اس نے میری مجبوری سمجھی۔ اور صرف اتنا ہی کہا کہ تم نے مجھے ایسا کرنے کو کہا ہو گا۔" معاذ نے نوفل کے انداز کو سراہا۔

"وہ ایسا ہی ہے کسی کا دل دکھایا بغیر مطلب کی بات کر جاتا ہے۔" رابیل نے کسی غیر مرئی نکتے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ورنہ دوسرا لڑکا جو گاڑی میں آیا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مجھے سڑک پر ہی مار کر چلا جائے۔ مگر اس نے کہا کہ وہ تمہارا تماشہ نہیں بنانا چاہتا۔ خیر مجھے اس کی بھی یہ بات اچھی لگی۔ کہ اُسے تمہاری عزت کا خیال تھا۔" معاذ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

عبدالہادی کے ذکر پر رابیل کی بیٹ مس ہوئی۔ معاذ نے محسوس کیا کہ اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"اس کی طبیعت باقی سب سے تھوڑی مختلف ہے۔" رابیل نے بس اتنا ہی کہا۔

معاذ اُسکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اُداسی اُسکے خوبصورت نقوش میں اُتر آئی تھی۔

"وہ وہ لڑکی۔ جو اس رات تم سے بیگ چھین کر تم کو واپس آنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

"معاذ کو یاد آیا۔

"وہ کومل تھی۔ انکل جمشید کی بیٹی۔ بہت اچھی لڑکی ہے۔ مگر تھوڑی سی معصوم ہے۔ عقل کم ہے اسے۔" رابیل نے کہا۔

"تم اتنے محبت کرنے والے لوگوں کو چھوڑ آئی ہو۔۔ مطلب تم کو چھوڑنا پڑا۔ دکھ ہو رہا ہو گا نا؟" معاذ اُسکے دل کی بات جاننا چاہتا تھا شاید۔

"اتنے عرصے میں مجھے یہ بات تو سمجھ آگئی ہے کہ میں نے ابو کے پاس نہ آکر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ مجھے اُنکے ساتھ یہاں تحفظ کا احساس ہو رہا ہے۔ میں تمہارے ساتھ سارا دن بیٹھی باتیں کرتی ہوں۔ مجھے کوئی خوف نہیں ہوتا زمانے کا۔ تم

میرے کمرے میں آتے ہو۔میں نہیں ڈرتی۔کیوں کہ مجھے تسلی ہوتی ہے کہ میرا باپ گھر پر ہے۔وہ گھر پر نہیں بھی ہوتے تب بھی احساس ہوتا ہے کے وہ گھر آجائیں گے۔وہاں ابو نہیں تھے۔میں ہادی کے آتے ہی خود کو کمرے میں بند کر لیتی تھی۔آسیہ پھپھو کہتیں تھیں کے کمرے کا دروازہ لاک کیا کرو ہر وقت۔اب یہاں میں ہر وقت دروازہ کھلا رکھتی ہوں۔پتہ ہے فرق کیا ہے؟تم بھی میری عزت کرتے ہو اور نوفل اور ہادی بھی کرتے تھے۔فرق صرف یہ تھا کہ وہاں میرے ابو نہیں تھے۔مجھے محتاط رہنا پڑتا تھا۔یہاں ابو ہیں۔میں بے خوف ہوں۔وہاں زمانہ باتیں بنا سکتا تھا۔۔۔یہاں زمانہ کچھ نہیں بول سکتا۔۔کیوں کے یہاں میرے ابو ہیں۔"رابیل نے لمبی تقریر کر دی۔

www.novelsclubb.com

"ہمم اور یہاں تم تب تک ہی رہ سکتی ہو ایسے جب تک چچا ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر دے۔"معاذ نے کہا۔

معاذ کی اس بات پر بھی سوچ میں پڑ گئی۔

"تم۔۔تم کہنا کیا چاہ رہے ہو معاذ؟"رابیل نے تصدیق کے لیے پوچھا۔وہ سمجھ تو گئی تھی لیکن اُسکے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

"دیکھو اگر آسیہ پھپھو نہ ہوتیں تو کیا تم چاچی کی وفات کے بعد وہاں اُن کے ساتھ اس گھر میں رہ سکتیں تھیں؟"معاذ نے کہا تو رابیل نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں نہیں رہ سکتیں تھیں؟کیوں کے وہاں کوئی بزرگ نہیں ہوتا۔وہاں کومل تو رہ سکتی تھی لیکن تم نہیں۔آگے تم خود سمجھدار ہو۔۔"معاذ بولا تو رابیل کا دل ڈوب گیا۔

(واقعی معاذ صحیح کہہ رہا ہے۔اگر ابو بھی امی کی طرح۔۔اللہ نہ کرے۔۔تو کے معاذ کے ساتھ کیسے اکیلے رہ سکتی ہوں یہاں یاں کہیں بھی۔)رابیل سوچ میں پڑ گئی۔

"میں نے ایسے ہی ایک بات کہی ہے بیلا۔تم زیادہ پریشان نہ ہو۔"معاذ نے اُسکی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا۔

"بس اتنا کہہ رہا تھا کہ والدین کو اپنے بچوں کا سوچنا چاہیے کسی پرائے گھر میں اُنکی لیکے جاتے وقت۔کچھ بھی ہو سکتا ہے۔چاچی نے سوچا تھا وہ تم کے لیکے جا رہی ہیں۔وہ تمہارے ساتھ ہیں۔لیکن زندگی نے اُنکا ساتھ نہیں دیا۔انہوں نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ وہ اس دنیا سے جا بھی سکتی ہیں اچانک۔پھر تمہارا کیا ہو گا۔۔"معاذ نے کہا۔

" صحیح کہا تم نے۔"رابیل ابھی تم اُداس تھی۔

"چلو موڈ فرش کرو اپنا۔باہر چلتے ہیں تم کو مزیدار سوپ پلاتا ہوں۔سردی میں فائدہ مند بھی ہے۔"معاذ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔رابیل کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔

دونوں وہاں سے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

ریاض صدیقی جو کچن میں چائے گرم کرنے آئے تھے انہوں نے دونوں کی باتیں سن لی تھیں۔

وہ کمرے میں چائے کا کپ لیے آ گئے۔

(معاذ صحیح کہتا ہے۔میرے بعد رابیل کیسے رہے گی یہاں۔۔مجھے تو معاذ اور بھروسہ ہے لیکن محلے والے۔۔وہ کتنی باتیں بنائیں گے۔لوگ۔۔یہ لوگ۔۔)

ریاض صدیقی دل میں سوچے جا رہے تھے۔وہ واقعی پریشان ہو گئے۔

(میری بچی کہاں جائیگی؟میرے بعد تو یہ گھر بھی سرکار کی طرف سے انکو خالی کرنا ہو گا۔بلکہ ابھی سے نوٹس آ رہے ہیں روز۔)اُنہوں نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے سوچا۔

(معاذ اسے کہاں لیکے جائیگا؟اُسکا تو گھر بھی نہیں بنا ابھی۔وہ تو لڑکا ہے۔کہیں بھی رہ لیگا۔مگر رابیل؟معاذ صحیح کہتا ہے۔والدین کو زندگی میں ہی اپنے بچوں کا سوچنا چاہیے۔)ریاض صدیقی اب کوئی فیصلہ کرنے والے تھے۔

■■■■

عبدالہادی اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اسٹور روم تھا۔اُسنے کمرے کا دروازہ لاک کیا اور اسٹور کے دروازے کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔کافی دیر دروازے کو دیکھتا رہا پھر ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔وہاں اندھیرا تھا۔اُسنے بتی نہیں جلائی تھی۔ اندر آیا اور دروازہ بند کیا۔خاموشی سے نے نیچے فرش پر بیٹھ گیا دیوار سے ٹیک لگائے۔سر کو اونچا کیے۔اب آنسو بہا رہا تھا۔

(میں نے اسے گرمیوں کی حبس زدہ راتوں میں یہاں بند کیا بطورِ سزا۔۔میں اسے کس بات کی سزائیں دیتا تھا؟)ہادی آنسو بہائے اونچی آواز میں کہتا جا رہا تھا۔

(وہ چیختی رہی کے یہاں اندھیرا ہے، گرمی ہے۔۔میں آرام سے باہر بیٹھ کر اُسکی چیخنے سنتا تھا۔کونسا شیطان میرے اندر گھس گیا تھا اس وقت؟یہ کیا کر دیا میں نے اس معصوم کے ساتھ؟کیا قصور تھا اُسکا؟)وہ اب سسکیاں لے کر روئے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

(تم نے تو مجھے معاف کر دیا ابیل لیکن میرا دل کرتا ہے کہ میں خود کو خود سزا دوں۔)ہادی نے اب سر سے دیوار سے الگ کر کے جھکا لیا۔اب اُسکے آنسو اُسکی شرٹ کو بھگو رہے تھے۔

وہ ساری رات وہاں اندھیرے میں بیٹھا رہا اور نجانے کب بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا۔اُسکی آنکھ فجر کی اذان سے کھلی۔وہ اٹھا اور باہر کمرے میں آیا۔واشروم سے وضو کیا اور اپنے ٹراوزر کی جیبیں کھنگالنے لگا گاڑی کی چابی کی تلاش میں۔اسے مل گئیں۔وہ باہر چلا آیا۔باہر ابھی روشنی پھیلی نہیں تھی۔اُسنے گاڑی سٹارٹ کی اور مسجد کی جانب بڑھنے لگا۔

فجر کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد وہ واپس گھر آ کر سو گیا۔کافی دیر سوتا رہا یہاں تک کے ساڑھے نو بج گئے۔وہ نیچے چلا آیا۔نوفل اور کومل جا چکے تھے۔آسیہ بیگم ملازمہ سے صفائی کروانے میں مصروف تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اگر میں تمہارے سر پر نہ کھڑی رہوں نا تو تم سارے کام ادھورے چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔دیکھو یہ مٹی۔"آسیہ نے کھڑکی پر لگی مٹی اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے نوری کو دکھائی۔نوری کی آج شامت آئی ہوئی تھی۔مہینے میں ایک بار ضرور یہ شامت آتی تھی اُسکی۔

آسیہ نے دیکھا عبدالہادی سیڑھیاں اُترتا ہوا آرہا ہے۔

"ہادی تم ٹھیک تو ہو؟آج آفس نہیں جانا کیا؟تم دیر تک سوئے رہے تو مجھے فکر ہوئی۔"آسیہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہوں بس گرما گرم چائے پلادیں جلدی سے۔ورنہ سر درد شروع ہو جائیگا۔"ہادی ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچتے ہوئے بولا اور بیٹھ گیا۔

آسیہ نے نوری کو چائے لانے کا کہا اور خود بھی ہادی کے پاس بیٹھ گئیں۔

"آج آفس نہیں جانا کیا تم نے؟"آسیہ نے اسے رف سے حلیے میں دیکھا تو پوچھا۔

"نہیں آج شام میں ایک میٹنگ ہے۔وہاں جانا ہے۔آفس میں آج کچھ خاص کام نہیں۔آج آرام کروں گا۔"ہادی نے بتایا۔

"اچھا تم نے شادی کا کیا سوچا؟"آسیہ نے پوچھا تو ہادی کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"اس چیپٹر کو کلوز کر دیں اب۔"ہادی اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"ہادی شادی کی یہی عمر ہوتی ہے۔پھر تو پکی عمر والوں کو لڑکی بھی نہیں ملتی اچھی۔" آسیہ نے کہا۔

"میں نے کچھ لڑکیاں دیکھ رکھی ہیں۔تم چاہو ان سے ملنا تو۔۔۔"آسیہ کچھ کہنے والی تھیں کہ ہادی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا ایک دم سے۔آسیہ کی بات ادھوری رہ گئی۔وہ بنا کچھ کہے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے چلا گیا۔آسیہ بیگم دیکھتی رہ گئیں۔

■■■■

"فرض کرو۔"رابیل کچن میں رات کا کھانا بنا رہی تھی جو اچانک معاذ نے کہا۔

پہلے تو اُسنے۔ نا سمجھی والے انداز میں معاذ کی طرف دیکھا جو کے رائتے کے لیے دہی پھینٹ رہا تھا۔ اُسنے رابیل کی طرف دیکھے بنا کہا۔ پھر رابیل سمجھ گئی۔

"فرض کرو ہم اہلِ وفا ہوں

فرض کرو دیوانے ہوں"

رابیل نے شعر شروع کیا۔

"فرض کرو یہ دونوں باتیں

جھوٹی ہوں افسانے ہوں۔"

معاذ نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"فرض کرو ہم نے تم سے

ملنے کے ڈھونڈ بہانے ہوں"

رابیل نے اگلا مصرع پڑھا۔

"فرض کرو یہ

جھوٹی پریت ہماری ہو"

معاذ نے نے کہا۔اُسکی طرف دیکھے بنا

"فرض کرو پریت میں ہم پر

سانس بھی اپنی بھاری ہو۔"

رابیل نے کہا

"فرض کرو۔۔"

"بس بس اب مزید فرض مت کرو مجھے آگے شعر یاد نہیں۔۔"رابیل نے معاذ کو ٹوکا۔وہ بریانی کے لیے چاول دھونے لگی۔

"اچھا رابیل ایک بات تو بتاؤ۔"معاذ نے کہا تو رابیل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کونسی بات؟"رابیل نے پوچھا۔

"کیااس۔۔کیانام تھا۔۔ہاں عبدالہادی نے تم سے پیسے مانگے ہیں کیاواپس؟جو تم اتنی پریشان ہواُسکے قرضے کے لیے؟"معاذ نے کہہ کر رابیل کی آنکھوں میں دیکھنا چاہا۔لیکن رابیل جیسے اس سے نظریں چورا رہی تھی۔

"نہیں۔۔مانگے تو نہیں۔لیکن میں خود واپس کرنا چاہتی ہوں۔میرا ان پیسوں پر کوئی حق نہیں تھانااس لیے۔"رابیل نے جواب دیا۔وہ آج بہت دنوں کے بعد ہادی کانام اوراُسکاذکر کسی سے سن رہی تھی۔

"اچھا۔۔"معاذ نے ہاں کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم ہادی کے گھر آتے ہی خود کو کمرے میں کیوں بند کرلیتی تھیں؟حالانکہ نوفل کے ساتھ تو تم کافی بے تکلف تھیں۔"معاذ نے پوچھا۔آج رابیل کو اندازہ ہوا معاذ اتنا سادہ نہیں جتنا نظر آتا ہے۔کیسے اُسنے رابیل کی ساری کل والی باتیں نوٹ کیں۔اوراب انویسٹیگیشن (تفتیش) کررہا ہے۔

"وہ بڑا ہے نا تو گھر میں سب ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ تو میں بھی اس سے ڈرتی تھی۔" رابیل نے جواب دیا۔۔ سادہ تو رابیل بھی نہیں تھی۔۔ معاذ دو سوچے تو رابیل بائیس سوچیگی۔

"بڑا تو میں بھی ہوں تم سے۔ آخر اس خوف کی کوئی وجہ بھی تو ہو گی۔ بلاوجہ کوئی کیوں کسی سے اتنا ڈرتا ہو گا بھلا؟" معاذ نے کہا۔

"وہ غصے کہ تیز ہے۔ اور سخت ہے۔ گھر کا سربراہ ہے۔ سارے فیصلے سب کی زندگی کے وہ کرتا آیا ہے بہت سالوں سے۔ کون کہاں پڑھے گا، کہاں جائیگا کہاں نہیں۔ کتنے بجے سونا ہے، کتنے بجے جاگنا ہے.. وغیرہ وغیرہ۔۔ ایسی باتوں سے فطری طور پر انسان کے اندر دھشت آجاتی ہے۔ اور سب اس سے ڈرنا شروع کے دیتے ہیں۔" رابیل نے وضاحت کرنی چاہئے مگر معاذ کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ رابیل کی باتوں سے مطمئن نہیں۔

"اچھا نئی یونی کیسی لگی تمکو؟" معاذ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پہلے والے سے یہاں آسانی ہو رہی ہے مجھے۔ وہاں ایک تو تم تھے اور نوفل۔۔ بندہ آرام سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔" رابیل نے کہا۔

"چلو اچھی بات ہے۔ یہ بیس لکھ ہیں، میری اور تمہاری دونوں کی پڑھائی کے لیے کافی ہیں۔ باقی میں جاب کی تلاش میں ہوں۔ گزرا ہو جائیگا۔۔" معاذ نے بتایا۔

"ہادی نے میری پڑھائی کے پیسے بھیجے تھے۔ جس دن میں یہاں آئی تھی۔ ان کو ملا کر مینے اٹھارہ لاکھ کا حساب لکھا ہے۔ ابھی تو وہاں سے ہی دونگی۔ بعد میں جاب لگ گئی اچھی سے تو اُسکے پیسے واپس کر دونگی۔" رابیل نے ڈرتے ہوئے بتایا۔

"تم پتہ نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہو۔ بیلا تم اپنے لیے ایک آسان زندگی کا انتخاب کیوں نہیں کرتی ہو؟ کیوں ہر وہ کام کرنے کا سوچتی ہو جو تمہارے بس میں نہیں؟" معاذ نے کہا اور کچن میں پڑی کُرسی پر بیٹھ گیا۔

"معاذ مجھے آسان زندگی چاہیے۔ لیکن شاید میرے نصیب میں نہیں۔۔ کوئی انسان جان بوجھ کر مشکلوں کو نہیں چنتا۔ یہ قسمت ہمارے لیے چنتی ہے۔ میں

حیران ہوتی ہوں۔۔یہ قسمت روز ایک نیا سرپرائز دیتی ہے مجھے۔ایک مشکل سے نکل کر سانس بھی نہیں لیتی کے دوسری میں پڑ جاتی ہوں۔میں جہاں رہتی تھی میں ان لوگوں سے متاثر تھی۔انکی ترقی سے اُنکے پیسے سے ان آسائشوں سے۔اسی لیے میں نے بھی یہی ترقی کرنی چاہی تھی اُنکی دیکھا دیکھی۔مگر اب میں تھک گئی ہوں معاذ۔بس اب میں صرف ہادی کے پیسے اسے واپس کرنا چاہتی ہوں۔"رابیل اپنے دل کا غبار ہلکا کیا۔

"اچھا اپنا موڈ صحیح کرو۔تم ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہو۔"معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

■■■■

www.novelsclubb.com

آسیہ بیگم بہت پریشان تھیں۔عبدالہادی کے صبح والے رویئے کی وجہ سے۔

(ایسا کب تک چلے گا آخر۔کوئی حل تو نکالنا ہو گا۔اس طرح تو ہادی کی شخصیت ایک بار پھر سے بکھر جائیگی۔بڑی مشکل سے وہ نارمل ہوا تھا۔لیکن رابیل کے جانے

کے بعد اب پھر سے وہ ٹوٹ گیا ہے لگتا ہے۔میں چاہے کوئی بھی لڑکی لے آؤں لیکن اُسکے دل میں رابیل کا خیال اور محبت بیٹھ گئی ہے۔رابیل اگر واپس آئی تو ہادی کو سب بتادیگی۔اگر نہیں آئی تو ہادی پھر سے اسی فیز میں چلا جائیگا گا جہاں سے بہت مشکل سے نکلا ہے۔)آسیہ سوچے جارہی تھیں۔

مجھے رابیل کو واپس لانا ہی ہوگا۔یاں رابیل آجائے یاں ہادی شادی کرلے۔لیکن آج اُسکا ردِ عمل دیکھ کر لگا کے وہ شادی نہیں کریگا۔رابیل آئی تو ہادی اس سے شادی کرلیگا۔۔نہیں آئی تو ہادی ٹوٹ جائیگا۔۔کیا کروں؟)آسیہ کوئی فیصلہ نہیں کر پارہی تھیں۔

(یاں میں کوئی اور لڑکی لے آؤں۔۔ہادی کی زندگی میں؟تاکہ وہ رابیل کو بھول جائے۔۔ہاں یہ صحیح ہے۔۔دوسری لڑکی اُسکی زندگی میں آئیگی تو رابیل خود پس منظر میں چلی جائیگی۔۔)آسیہ نے فیصلہ کیا۔

www.novelsclubb.com

(ہاں اور ہادی کی شادی کے بعد میں خود جا کر رابیل کو لے آؤں گی۔۔میں بھی اُسکے بنا نہیں رہ پا رہی۔مجھے رابیل کی ضرورت ہے۔میں اسے منالو نگی۔وہ مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتی زیادہ دن۔ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے؟)

■ ■ ■ ■

"نہیں چچا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔"معاذ نے تقریباً چیخنے والے انداز میں کہا۔وہ ریاض صدیقی کے کمرے میں موجود تھا انہوں نے اسے "ضروری بات" کرنے کے لیے خاص اس وقت بلایا تھا۔اور وہ "ضروری بات" سن کر طیش میں آ گیا۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہ تم مجھے انکار کرو گے معاذ۔تم نے آج تک میری کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا ہے۔تو پھر بیلا سے شادی کرنے میں کیا حرج ہے۔اور کیا کمی ہے میری بچی میں؟"ریاض صدیقی کو معاذ کا انکار سن کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چچا بیلا میں کوئی کمی نہیں ہے۔ کمی مجھ میں ہے۔ میں کسی بھی طریقے سے خود کو بیلا کے لائق نہیں سمجھتا ہوں۔ وہ بہت اچھی ہے اور اسے بہت اچھا لڑکا مل سکتا ہے۔ اور مجھ سے زیادہ اچھے لڑکے کی حقدار ہے۔" معاذ نے اب دھیمے لہجے میں کہا۔

"میری نظر میں بیلا کے لیے تم سے اچھا لڑکا اور کوئی نہیں ہے۔ تم خود سوچو معاذ میری زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔ اگر اچانک مجھے کچھ ہو گیا تو بیلا کہا جائے گی؟ تم اسے اس گھر میں اپنے ساتھ یا کہیں بھی اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ زمانہ تم دونوں کو بنا کسی رشتے کے ساتھ رہنے نہیں دے گا۔ جب میں نہیں ہونگا تب۔" ریاض صدیقی نے کہا۔ معاذ اب اُنکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اور انکو سمجھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ؟ خدا آپ کو لمبی زندگی دے۔" معاذ نے افسوس سے کہا۔

"کیا شہرین کو ملی تھی لمبی زندگی؟اس نے بھی تو یہی سوچا ہو گا نا کہ وہ ہمیشہ بیلا کے پاس رہے گی۔"ریاض صدیقی نے کہا۔

"آپ ایسی باتیں مت سوچیے اللہ خیر کرے گا کچھ نہیں ہو گا ہم ساتھ ہیں اور ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔"معاذ بولا۔

"بس اسے میری آخری خواہش سمجھ لو۔"ریاض صدیقی ہنوز ضد پر اڑے تھے۔

"چچا بیلا کیا سوچے گی کہ میں اسے اس گھر میں واپس اس لئے لے کر آیا ہوں تا کہ میں اس سے شادی کر سکوں؟یا پھر آپ میری شادی اس کے ساتھ زبردستی کروا دیں؟کتنا دکھ ہو گا اسے اور میں اس کی نظروں میں کس قدر گر جاؤں گا کو اندازہ ہے؟وہ زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی ہے ترقی کرنا چاہتی ہے اور میں اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہتا۔"معاذ نے کہا۔

"چچا جان میرا بیلا کے ساتھ ایک بہت اچھا رشتہ ہے۔دوستی اور اعتماد کا رشتا۔اگر آپ نے ایسا کیا تو نہ ہمارے بیچ دوستی رہیگی نا وہ کبھی زندگی میں مجھ پر اعتماد کر پائے گی۔" معاذ نے پھر کہا۔ریاض صدیقی سوچ میں پڑ گئے۔

"ٹھیک ہے۔اگر مجھے کچھ ہو جائے تو تم بیلا سے نکاح کر لینا۔اور اگر نکاح نہیں کر سکتے تو اسے واپس اُسکی پھپھو کے پاس بھیج دینا۔اُسنے اگر ایک دن بھی اکیلے اس گھر میں تمہارے ساتھ گزرا تو زمانے کی نظروں میں اُسکا کردار ہمیشہ کے لیے مشکوک ہو جائیگا۔تم اسے بنا کیسی محرم رشتے کے اُسے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔۔آگے تم خود سمجھدار ہو۔۔" ریاض صدیقی کہہ کر لیٹ گئے اور کمبل اپنے اوپر تان لیا۔

■■■■

www.novelsclubb.com

"مقامِ نکتہ بدل گیا ہے

نکھر رہے تھے بکھر گئے ہیں۔"

عبدالہادی نے WhatsApp پر اپنا اسٹیٹس اپڈیٹ کیا۔

آسیہ بیگم نے نظارہ کیا اسٹیٹس کا۔

انکو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

****

رابیل کو اس گھر میں آئے ہوئے دس ماہ ہو گئے تھے۔وہ جون میں آئی تھی۔موسمِ گرما کے بعد پھر موسمِ سرما نے بھی اپنی مسافتیں طے کر لیں تھیں۔اس دوران رابیل نے ایک خوش گوار وقت گزارا ریاض صدیقی کے ساتھ۔

"رابیل صدیقی آپ آج کی لڑکیوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گی؟" معاذ نے بیلن کا مائک بنا کر رابیل کا فرضی انٹرویو لینا شروع کیا۔وہ دونوں کچن میں موجود تھے۔ رابیل شام کی چائے بنا رہی تھی۔

"میں آج کی لڑکیوں کو یہی پیغام دینا چاہتی ہوں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے اپنے باپ کا گھر نہ چھوڑیں۔چاہے آپ کا باپ آپ پر ہاتھ بھی اٹھائے تب بھی نہ

چھوڑیں، آپ کا باپ دوسری شادی کرے۔۔ سوتیلی ماں آپ پر ظلم کرے تب بھی اپنے باپ کا گھر نہ چھوڑیں۔ اپنی ماں کو چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیں۔۔ جب تک آپ کا باپ زندہ ہے تب تک اپنے باپ کی دہلیز پار نہ کریں۔" معاذ نے مذاق میں شروع کیا لیکن رابیل سنجیدہ ہو گئی۔

"ارے۔۔ کوئی ہلکا سا جواب دو۔ یہ تو تم نے دکھ بھری تقریر ہی کر ڈالی۔" معاذ نے کہا۔

"یہ سچ ہے۔ یہ میرے دل کی آواز ہے۔ میرا دل کرتا ہے میں چیخ چیخ کر ساری دنیا کی لڑکیوں کو یہ پیغام دوں۔ پرائے گھر میں ذلت سہنے سے اچھا ہے اپنے باپ کی مار سہہ لیں۔ سوتیلی ماں کے ظلم سہہ لیں۔ آپکو اتنی تکلیف نہیں ہو گی۔ جتنی اذیت آپکو پرائے لوگوں کے الفاظوں کے خنجر سے ملے گی۔" رابیل بیخودی میں بول گئی۔

معاذ حیرت سے اس کو دیکھے گیا۔

www.novelsclubb.com

چائے اُبل کر گر گئی جب تک۔ رابیل نے ایک دم سے چولہا بند کیا۔ اور کپ اٹھا کر اُن میں چائے انڈیلنے لگی۔

لیکن معاذ اُسکی باتوں کو سوچ رہا تھا۔ (رابیل میں سمجھ گیا ہوں۔ ضرور کوئی بات ہے۔ جو تم جیسی بہادر لڑکی ٹوٹ کر رہ گئی۔ پتہ نہیں کیوں مجھے وجہ عبدالہادی ہی لگ رہا ہے۔) معاذ نے سوچا۔

رابیل چائے لیکے کمرے میں آئی ریاض صدیقی کے پاس لیکن وہ سو رہے تھے۔

"ابو اتنی دیر تک بھی بھلا کوئی سوتا ہے۔ اٹھ جائیں اب یہ زوال کا وقت ہے۔ آپ خود کہتے ہیں اس وقت نہیں سونا چاہیے۔" رابیل نے تیز آواز میں کہا تاکہ ریاض جاگ جائیں۔ مگر وہاں کوئی جنبش نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ابو" رابیل نے اُنکے قریب آکر اُنکو تھوڑا سا ہلایا۔ مگر آگے ہنوز خاموشی تھی۔ رابیل کا دل ڈوبنے لگا۔ "ابو" اُسنے ایک آخری پکار دی اپنے باپ کو، جب

کوئی حرکت نہیں ہوئی تو وہ سمجھ گئی۔ قسمت نے آج ایک اور سرپرائز اسکو دے دیا ہے۔

■ ■ ■ ■

اسلام آباد سے کراچی جانے کے لیے اس کا سفری بیگ تیار تھا۔ایئرپورٹ کے لیے نکلنے میں ابھی کچھ منٹ رہتے تھے۔ صوفیہ کی ماں مقدس بیگم اس کو آخری ہدایت دیتی جارہی تھیں۔

"بس اپنے دماغ میں یہ بات بٹھالو کہ تم نے عبدالہادی کو امپریس کرنا ہے۔" مقدس بیگم نے سختی سے کہا صوفیہ نے بمشکل اپنی جمائی روکی۔

"مما کیا یہ عجیب سا نہیں لگتا۔اس طرح سے کسی کے گھر اچانک جانا۔ مطلب میں کبھی پہلے ان سے نہیں ملی۔اور اب وہ سوچیں گے کہ ہماری بھولی بھٹکی کزن کو ہماری اچانک یاد کیسی آگئی۔ مجھے بہت آکورڈ فیل ہو رہا ہے." صوفیہ نے بیزاری سے کہا۔

"تم بات کو سمجھ نہیں رہی ہوں عبدالہادی بہت اچھا لڑکا ہے۔ کروڑوں کی جائیداد کا مالک ہے، گڈ لکنگ ہے، اور سب سے بڑھ کر دیکھا بھالا لڑکا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے تمہارے لئے پرفیکٹ ہے۔ آسیہ نے پوری یقین دہانی کرائی ہے۔ عبدالہادی اس شادی پر راضی ہو جائے گا۔" مقدس بیگ نے آرام سے اسے سمجھانا چاہا۔

"سب سے پہلی بات تو یہ کہ میں اس شادی پر راضی ہوتی ہو یا نہیں۔۔ پہلے تو میں اسے دیکھوں گی اور اگر وہ مجھے اچھا لگا تو آپ کی ہدایات پر عمل بھی کروں گی۔" صوفیہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے جانے کا وقت ہو رہا تھا۔

"تم کچھ نہیں جانتیں ہم سب جانتے ہیں ہم تمہارے والدین ہیں۔ ہم تمہارے لئے بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور عبدالہادی سے بہترین لڑکا تمہیں نہیں مل سکتا۔ ماں ہمارے خاندان کا لڑکا ہے اور شادی خاندان میں ہو تو زیادہ اچھا ہے۔" مقدس بیگم بھی کھڑی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتہ ہے کزن میرج سے کتنے پرابلم ہو جاتے ہیں۔ بیماریاں پھیل جاتی ہیں بچے ابنارمل پیدا ہوتے ہیں۔" صوفیہ نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی۔ تاکہ وہ یہ معرکہ سر کرنے سے بچ جائے جس کے لیے اسے بھیجا جا رہا تھا۔

"اور پتہ ہے خاندان سے باہر کتنے مسائل ہوتے۔ لڑکیوں کی جائیداد ہتھیانے کے لئے ان کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ دو منٹ میں طلاق ہو جاتی ہے۔ پتا نہیں کتنے مسائل ہوتے ہیں۔ اور کزن میرج سے مسئلہ تب ہوتا ہے جب مسلسل تین نسلوں تک خاندان میں شادی ہوتی رہے۔ مطلب کے اگر چوتھی نسل بھی خاندان میں شادی کریں تب ابنارمل بچے پیدا ہوتے ہیں۔" مقدس بیگ نے لمبا نقشہ کھینچا۔

"واٹ ایور" صوفیہ نے بے زاری سے شانے اچکا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"بس یہ لڑکا ہاتھ سے نہیں جانا چاہیے صوفیہ میں تمہیں بتا رہی ہوں۔" مقدس بیگ نے آخری دھمکی دی۔

مقدس بیگم کی بات سن کر اسے لگ رہا تھا کہ وہ انڈین ڈراموں کی سائڈ رول والی نیگیٹیو ہیروئن والا کردار ادا کرنے جا رہی ہے جسکو باقاعدہ ٹریننگ دی جا رہی ہے ایک کروڑ پتی انسان کو ٹریپ کرنے کی بہت چیپ لگ رہا تھا اسے یہ سب سوچتے ہوئے بھی۔

"یہ میری ریئل لائف ہے مام کوئی ڈرامہ تو نہیں ہے۔"صوفیہ نے اپنے سلکی بال جھٹکتے ہوئے بیگ اٹھایا اور اس کو گھسیٹتے ہوئے باہر کار پورچ تک لے آئی۔

"تم خود سوچو تو اتنے بڑے گھر کی مالکن ہو جاؤ گی۔اتنا شاندار بزنس مین شوہر تمہیں ملے گا۔۔"مقدس بیگم نے اس کو لالچ میں مبتلا کرنا چاہا۔

"مام مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پیسے کے لئے آپ لوگوں کی کونسی ہوس ہے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی ہے۔کیا کریں گے اتنا پیسہ آخر آپ لوگ؟"صوفیہ بیزاری سے کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی اور ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کی مقدس بیگم اسے دیکھتی رہ گئیں۔

آسیہ بیگم صوفیہ کی آمد کی وجہ سے بے حد پر جوش تھیں۔ صبح سے نوری کی جان ہلکان ہو گئی تھی کام کر کر کے۔

"نوری تم نے صوفیہ کا کمرہ سیٹ کیا؟" آسیہ کو یاد آیا۔

"نہیں بس میں ابھی سیٹ کر دیتی ہوں۔ رابیل باجی سامان کہاں رکھوں؟" نوری نے پوچھا تو آسیہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب رابیل کا سامان کہاں رکھوں؟ خبردار جو رابیل کے کسی سامان کو تم نے ہاتھ بھی لگایا ہے تو۔" آسیہ کو نوری کی بات پر غصہ آ گیا۔

"تو اور کون سا کمرہ سیٹ کروں؟ نیچے تین ہی کمرے ہیں جو مناسب ہیں۔ ایک آپ کا ایک کومل کا اور ایک رابیل باجی کا۔ چوتھا سٹور روم والا کمرہ تھوڑا چھوٹا ہے۔ اور وہ صوفیہ باجی کے شایان شان نہیں۔" نوری نے بے زاری سے کہا اس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ وہ بہت تھک گئی ہے۔

"رابیل کا کمرہ اس کا ہی رہے گا۔اور وہ جلد واپس آئے گی۔تم نے سوچا بھی کیسے کہ میں رابیل کا کمرہ کسی اور کو دے دوں گی؟سٹور روم والا کمرہ سیٹ کرو صوفیہ کے لیے۔"نوری نے جب رابیل کا سامان ہٹانے کی بات کی تو آسیہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔وہ جو تھوڑی دیر پہلے صوفیہ کی آمد کی وجہ سے پر جوش تھیں۔اب اُنکا سارا جوش ایک دم سے سرد پڑ گیا تھا۔

تقریبا ایک گھنٹے بعد صوفیہ وہاں موجود تھی۔

"بیٹا تم یہ کیسے کپڑے پہن کر آئی ہو؟مقدس نے سمجھایا نہیں کیا تمہیں عبدالہادی کی پسند اور اس کے مزاج کا؟"آسیہ نے اس کے چست کپڑے دیکھتے ہوئے بیزاری سے کہا۔اس نے ٹائٹ سیاہ جینز کے اوپر سرخ رنگ کی چست شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اور اس کے اوپر سرخ رنگ کی ہی لیدر جیکٹ پہنے ہوئی تھی۔

"لیکن میں تو ہمیشہ ایسے ہی کپڑے پہنتی ہو آنٹی۔"صوفیہ نے اپنے لباس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہاں سب مجھے پھو پھو کہتے ہیں۔ تم بھی آنٹی کی بجائے مجھے پھو پھو ہی کہا کرو۔ عبدالہادی کے آنے سے پہلے پلیز اپنا یہ لباس تبدیل کر لو۔ پہلا امپریشن اچھا پڑھنا چاہیے۔" آسیہ نے پیار سے سمجھایا۔

"پر میرے پاس تو سارے کپڑے ایسے ہی ہیں۔ اتنی جلدی میں کیسے چینج کروں؟" صوفیہ نے کہا۔ آسیہ اسے اس کے کمرے میں لے آئیں۔ نوری بھی ساتھ تھی۔

"رابیل باجی کے بہت اچھے کپڑے پڑے ہوئے ہیں ان میں سے دے دیں نہ انہیں کوئی۔" نوری نے حل نکالا۔ تو ایک بار پھر سے آسیہ نے نوری کو آنکھیں دکھائیں۔

www.novelsclubb.com

"تم کو مل کا کوئی اچھا سا جوڑا اسے لا دو" آسیہ نے غصے سے نوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ رابیل کی کوئی بھی چیز کسی کو دینا نہیں چاہ رہی تھیں۔

تھوڑی دیر میں نوری ایک مناسب سوٹ لے کے آئی۔ اور آسیہ کے حوالے کیا۔

"ابھی تم یہ جوڑا پہن لو۔ بالکل نیا ہے کومل نے ابھی اسے پہنا بھی نہیں۔ میں کل تمہیں مارکیٹ لے جاؤں گی۔ تم اپنی مرضی سے کپڑے خریدنا۔" آسیہ نے سوٹ صوفیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

صوفیہ نے ایک نظر بیزاری سے سوٹ کو دیکھا اور پھر چینج کرنے چلی گئی۔

"کتنی اچھی لگ رہی ہو تم اس سوبر سے کپڑوں میں۔" صوفیہ چینج کر کے آئی تو آسیہ نے اس کی تعریف کی۔

"پھپھو کیا ہادی اتنا کنزرویٹیو ہے؟" صوفیہ نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"نہیں بس تھوڑا سا سخت مزاج ضرور ہے عورتوں کے معاملے میں۔" آسیہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

آسیہ کے کمرے سے جانے کے بعد صوفیہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا عکس دیکھنے لگی۔

"اچھی تو لگ رہی ہوں۔۔"اُسنے ابرو اچکا کر اپنی تعریف کی۔

"آجائے تو میں بھی دیکھوں کے آخری عبدالہادی صاحب چیز کیا ہیں؟"اس نے اپنے خوبصورت سراپے کو آخری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

وہ سب رات کے کھانے کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر جمع تھے۔نوفل اور کومل سے تو اُسکی سلام دعا ہو گئی لیکن ابھی تک وہ most wanted نظر نہیں آیا تھا صوفیہ کو۔کھانا ابھی اسی کے انتظار میں شروع نہیں کیا گیا تھا۔

"کیا میں دوپٹہ بھی سر پر کر لوں؟"صوفیہ نے آسیہ بیگم کے کان میں سرگوشی کی۔جو بلکل اُسکے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔

"نہیں بیٹا اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔"آسیہ نے کہا۔

"شکر ورنہ مجھے لگا یہ بھی کرنا پڑے گا موصوف کو متاثر کرنے کے لیے۔"صوفیہ نے زیرِ لب کہا۔

اچانک اس کی نظر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے عبدالہادی پر جا کر رک گئی۔

عبدالہادی آرام سے آ کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔اس نے ایک نظر صوفیہ کو دیکھا پھر سوالیہ نظروں سے آسیہ بیگم کی طرف دیکھا جیسے کہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ کون ہے۔۔۔

"یہ صوفیہ ہے۔ سکندر اور مقدس کی بیٹی۔ سکندر میرے اور تمہارے ڈیڈ کے کزن ہیں۔ یاد تو ہونگے وہ تمہیں ہادی." آسیہ نے ہادی کی نظروں کا سوال سمجھتے ہوئے صوفیہ کا تعارف کروایا۔

"اوہ اچھا۔اسلام علیکم۔" ہادی کو نہ سکندر یاد تھے نہ مقدس بیگم لیکن اس نے مناسب نہیں سمجھا صوفیہ کے آگے ایسا کہنا۔ہادی نے صوفیہ کو سلام کیا اور پھر کھانا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے کراچی کیسے آنا ہوا آپکا۔؟"نوفل کے اچانک سوال پر صوفیہ نے دیکھا۔اس سوال کا جواب تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔پھر بھی حاضر جوابی کا ثبوت دیتے ہوئے اچانک سے بولی۔

"میں سمندر دیکھنے آئی ہوں۔بہت فیسینیٹ کرتا ہے مجھے سمندر۔"صوفیہ نے پورے اعتماد سے جواب دیا۔

"جو بھی کراچی آتا ہے اپنے آنے کی یہی خاص وجہ بتاتا ہے۔میرے خیال سے مجھے بھی اسلام آباد کے پہاڑ دیکھنے کے لیے وہاں ضرور جانا چاہیے مجھے بھی پہاڑ بہت فیسینیٹ کرتے ہیں حالانکہ آج تک میں پہاڑوں پر گیا تو نہیں ہوں۔"نوفل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام آباد کا چڑیا گھر بھی بہت اچھا ہے میرے خیال سے آپ کو وہ بھی دیکھنا چاہیے۔"صوفیہ نے فٹ سے بدلہ لیا تو کومل کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اس کو چڑیا گھر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے میرے خیال میں یہ صبح سویرے اٹھ کر آئینہ دیکھتا ہو گا۔" کومل نے بمشکل اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ پھر آسیہ نے آنکھیں دکھائی تو وہ چپ ہو گئی۔

"واؤ تم بہت اچھا بولتی ہوں کومل۔" صوفیہ نے سراہا۔

"عبدالہادی تم صوفیہ کو کل سمندر دکھانے لے جانا۔" آسیہ نے ہادی سے کہا۔ ہادی جو نوالہ اپنے منہ میں لے کے جا رہا تھا اس کا ہاتھ وہیں پر رک گیا۔ اس نے عجیب سے انداز میں آسیہ کو دیکھا۔ اب وہ صوفیہ کے سامنے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔

"آپ تو جانتی ہے کہ مجھے کتنا کام ہوتا ہے آفس میں۔ واپس آکر اتنا تھک جاتا ہوں کہ کہیں جانے کی ہمت ہی نہیں ہوتی ہے۔ نوفل سے کہہ دیں ان کو لے جائے گا۔" ہادی نے ایک دم سے بہانہ بنایا۔

صوفیہ نے پہلے ہادی کی طرف دیکھا اور پھر نوفل کی طرف دیکھا۔اسے اپنا وجود فٹبال جیسا محسوس ہوا۔آسیہ بیگم نے اسے ہادی کی طرف پھینکا اور ہادی نوفل کی طرف۔

(مام ڈیڈ میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی)صوفیہ نے دل ہی دل میں اپنے والدین کو کوسہ۔

"میں تو بائیک استعمال کرتا ہوں۔یہ تو ہوا میں اُڑ جائینگی یاں گر جائیں گی اگر بائیک پر بیٹھیں تو۔۔۔"نوفل نے سنگاپورین رائس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔آج خاص صوفیہ کے لیے بہت سارے لوازمات بنائے گئے تھے۔

"خیر اب ایسی بھی بات نہیں۔دکھنے میں کمزور ہوں لیکن مضبوط عصاب کی مالک ہوں میں۔"صوفیہ کو برا لگا۔

"کیوں رابیل تو کبھی نہیں گری تمھاری بائیک سے۔"کومل کو یاد آیا۔

رابیل کا نام سن کر ہادی کا دل ایک پل کو ڈوب کر اُبھرا تھا۔ مگر چہرے کے تاثرات چھپانے میں کمال حاصل تھا اُسے۔

"رابیل تو رابیل ہے۔۔۔رابیل جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"نوفل نے صوفیہ کی طرف دیکھ کر جتانے والے انداز میں کہا۔

"اب یہ رابیل ہیں کون؟ یہ بھی بتا دیں۔"صوفیہ کو رابیل کے متعلق سن کر تجسس ہوا۔

"وہ میری adopted(لے پالک) بیٹی ہے۔ابھی اپنے والد کے پاس گئی ہے۔تم یہ کباب کھاؤ نا بہت مزے کے بنے ہیں۔"آسیہ نے رابیل کا موضوع تبدیل کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔نوری سے کہیں ایک کپ چائے بنا کر لائے میرے کمرے میں۔"رابیل کا ذکر سن کر ہادی کا دل ایک دم کھانے سے اُچاٹ ہو گیا۔وہ اٹھا اور کہتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

آسیہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہیں تھیں۔وہ سمجھ گئیں کے کیوں گیا ہے ہادی۔(اسے تو لگتا ہے عشق لے ڈوبا)آسیہ مزید پریشان ہوئیں۔

صوفیہ کو بھی عجیب لگا ہادی کا یوں اچانک سے اٹھ کر جانا۔وہ کچھ سمجھ نہیں پائی۔ایک ساعت کو خاموشی چھا گئی۔

"بھائی لگتا ہے پھر سے پہلے جیسے ہوتے جا رہے ہیں۔"کومل نے خاموشی کو توڑا۔

"پہلے جیسے مطلب؟"صوفیہ نے پوچھا۔

"جمشید بھائی کی اچانک وفات کے بعد ہادی بہت ڈسٹرب ہو گیا تھا ذہنی طور پر۔ کومل اسی کی بات کر رہی ہے۔"آسیہ نے بات سنبھالنی چاہی اور کومل کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

■■■■

آج ریاض صدیقی کو دنیا سے رخصت ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔گھر میں رش اب کم ہو گیا تھا۔رابیل اپنے کمرے میں تکیے پر سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔باہر معاذ

اپنے اور ریاض صاحب کے شاگردوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ایک ہفتے سے مسلسل وہ لڑکے اپنے گھر سے کھانا اور چائے لا رہے تھے۔

(میں سوچتی تھی کہ پھپھو نے یہ سب کیوں کہ آپ مجھ سے۔لیکن ہم نہیں جانتے مگر قدرت جانتی ھے کہ ہمارے ساتھ آگے کیا ہونے والا ہے۔قدرت نے تو بس مجھے کسی بہانے سے ابو کے پاس لانا تھا۔ورنہ میرا ارادہ تو اگلے چار سال تک ابو کے پاس آنے کا نہیں تھا۔لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ اب وہ صرف دس مہینوں کے مہمان ہیں۔مجھے نہیں پتا تھا لیکن خدا تو جانتا تھا۔یہ اسی کی مصلحتیں وہ چاہتا تھا کہ میں اپنے باپ کے پاس آؤں۔ان کے آخری وقت میں ان کے ساتھ رہو۔اگر میں چار سال بعد آتی تو مجھے کچھ بھی نہ ملتا یہاں۔میرے خدا میں تیرا شکر ادا کرتی ہوں کہ تو نے مجھے یہ دس مہینے دیے جو میں نے اپنے باپ کے ساتھ گزارے۔اگر ہادی کچھ کہتا یا کچھ بھی ہوتا میں کبھی بھی وہ گھر چھوڑ کر نہ آتی۔لیکن قدرت نے پھپھو کے منہ سے وہ الفاظ کہلوائے کہ مجھے اس گھر سے راتوں رات نکلنا پڑا۔اگر میں وہاں رہتی

www.novelsclubb.com

اور آج مجھے اپنے باپ کے مرنے کی خبر آتی تو میں ساری زندگی اس پچھتاوے میں ہی رہتی کہ میں آخری وقت میں اپنے باپ کے پاس نہیں تھی۔کیسے میں نے چار سال کی پوری پلاننگ کر رکھی تھی ابو کے پاس آنے کی۔مجھے کیا پتا تھا کہ ان کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔پر اے میرے رب میرا دل بہت مطمئن ہے۔کہ میں نے یہ دس مہینے اپنے والد کے ساتھ گزارے۔ابو بھی مجھ سے راضی ہو کر چلے گئے اور میں بھی مطمئن ہوں۔)رابیل سوچے جا رہی تھی۔معاذ کمرے میں آیا تو اُسنے اپنے آنسو پونچھے اور بیٹھ گئی۔

"ہمیں یہ گھر خالی کرنا ہے تم اپنا سامان سنبھالو۔میرے دوست نے فلیٹ کرائے پر لیا ہے۔میں صبح دیکھ کر آیا ہوں۔اچھا ہے دو کمروں کا نیا اپارٹمنٹ ہے۔استعمال شدہ نہیں ہے۔ہمیں آج جانا ہے وہاں۔" معاذ نے آرام سے کہا تو رابیل نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"اس گھر میں یادیں ہیں۔۔پر خیر مجھے سمجھ آگئی، یہ دنیا فانی ہے۔اور ہم سب کو جانا ہے۔اب مجھے فرق نہیں پڑتا گھر میں رہنے سے یاں چھوڑنے سے۔جب ماں باپ کی جدائی سہہ لی تو گھر کیا معانی رکھتا ہے۔۔"رابیل نے کہا۔

"میں تمکو آسیہ پھپھو کے پاس چھوڑ کر خود اس فلیٹ میں چلا جاؤں گا۔تم تیاری کرو۔"معاذ نے کہا تو رابیل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں وہاں واپس جاؤں گی میں ہر گز اس گھر میں واپس نہیں جاؤں گی معاذ۔"سختی نے سختی سے کہا۔

"رابیل تم میرے ساتھ اکیلے فلیٹ میں نہیں رہ سکتی ہو۔مجھے چچا نے سختی سے منع کیا تھا تمہیں اکیلے اپنے پاس رکھنے سے۔ان کی آخری وصیت تھی کہ میں تمہیں پھپھو کے پاس چھوڑ دوں یا۔۔۔"معاذ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔آگے کہنے کی اُسکی ہمت نہیں ہوئی۔

"یاں؟"رابیل نے پوچھا۔

"یاں تم سے نکاح کر کے تم کو اپنے ساتھ رکھوں۔میں یہ نہیں کر سکتا۔اس لیے تمکو وہاں چھوڑ کے فلیٹ چلا جاؤں گا۔اٹھو اب تیار ہو جاؤ۔" معاذ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔رابیل کو حیرت میں مبتلا کر کے۔۔

"مجھے دوسرا آپشن منظور ہے۔لیکن میں واپس اس گھر میں نہیں جاؤں گی۔"

رابیل نے فوراً کہا تو معاذ کے کمرے سے باہر جاتے ہوئے قدم رُک گئے۔اُسنے مڑ کر رابیل کو دیکھا۔

"لیکن مجھے منظور نہیں۔۔" معاذ کہتا ہوا باہر نکل گیا

****

رابیل کے اس کے گھر کی طرف بڑھتے ہوئے قدم من من کے ہو رہے تھے۔اس گھر کو چھوڑنا بھی اس کے لئے اتنا مشکل امر نہیں تھا جتنا مشکل کام یہاں واپس آنا تھا۔اس نے ایک نظر اٹھا کر اس شاندار عمارت کو دیکھا۔پھر اپنے ساتھ کھڑے ہوئے معاذ کا ہاتھ تھام لیا۔

رابیل کی اس حرکت پر معاذ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔وہ سمجھ گیا کہ اندر جانے کے لیے اسے معاذ کی ضرورت ہے۔

"ایک بار پھر سے سوچ لو معاذ، ہم دونوں ایک ساتھ بہترین زندگی گزار سکتے ہیں۔ہمارے بیچ انڈرسٹینڈنگ ہے، ہمارے بیچ خونی رشتہ ہے، ہماری بیچ دوستی ہے۔۔۔"

"ہمارے بیچ محبت نہیں ہے رابیل۔اور میں محبت کے بغیر شادی پر یقین نہیں رکھتا۔" معاذ نے کہا تو رابیل نے حیرت سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"محبت بھی ہو جائے گی۔" رابیل نے ایک آخری کوشش کی۔

"جب ہو گی تب دیکھا جائے گا۔" معاذ نے کہا اور آگے بڑھنے لگا رابیل نے اُسکی کلائی کو پکڑا ہوا تھا۔اُسنے نہیں۔

جیسی جیسے گیٹ سے مرکزی دروازے تک کا فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ رابیل کا دل ڈوبتا جا رہا تھا۔ معاذ کی کلائی پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔ معاذ کچھ کچھ تو سمجھ گیا تھا اس عرصے میں کہ رابیل کسی وجہ سے اس گھر سے نکلی تھی۔ اسی لیے اسے واپس جانے میں اتنی مشکل پیش آ رہی تھی۔

رات کے ساڑھے سات بج رہے تھے۔ کومل اور صوفیہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے اپنا پسندیدہ ٹی وی شو دیکھ رہے تھے۔

آسیہ بیگم کا ایک پاؤں کچن میں تھا تو ایک لاونج میں۔ وہ رات کے کھانے کے لیے نوری کو ہدایات دیتی جا رہی تھیں اور بار بار لاؤنج میں بھی آ رہیں تھیں صوفیہ کی ٹوہ میں۔

www.novelsclubb.com

نوفل ڈائننگ ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا۔

عبدالہادی سیڑھیاں اُترتا آ رہا تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

اُسکی نظر پہلے رابیل پر پڑی، پھر معاذ پر اور پھر اُسکی نظریں بھٹکتی ہوئی معاذ کی کلائی پر ٹھہر گئیں جس کو رابیل نے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

ہم جو ٹوٹے تو اس طرح ٹوٹے

جیسے ہاتھوں سے گر کے پتھر پہ

کوئی شفاف آئینہ ٹوٹے

جیسے پلکوں سے ٹوٹتا آنسو

جیسے سینے میں اک گُماں ٹوٹے

رابیل آسیہ بیگم کے قریب آکر سر جھکائے کھڑی ہو گئی۔ مگر معاذ کا ہاتھ ابھی بھی نہیں چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

عبدالہادی کی نظریں ہنوز رابیل کے ہاتھ پر ٹھہری ہوئی تھیں۔

جیسے امید کی نازک ڈالی

جیسے آنکھوں میں خواب کی ڈوری

وقتِ طویل میں الجھ جائے

جیسے پیروں تلے سے زمیں نکلے

جیسے سر پہ آسماں ٹوٹے

آج یہ اشعار ہادی کی کیفیت پر صادق تھے۔

نوفل اور کومل اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔وہ خوشی کی بجائے حیرت ڈوب چکے تھے۔آج وہ دس ماہ بعد اسے دیکھ رہے تھے۔

صوفیہ اس لمحے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آسیہ بیگم کے قدم وہاں ہی جم گئے۔

"رابیل کے والد کا پچھلے ہفتے انتقال ہو گیا تھا۔ میں اسے اپنے ساتھ اکیلے نہیں رکھ سکتا۔ اس لیے اسے فلحال یہاں چھوڑے جا رہا ہوں۔" معاذ نے کہہ کر اپنا ہاتھ رابیل کی گرفت سے آزاد کیا۔

رابیل نے اپنا چھوٹا سا بیگ دائیں کاندھے اور لٹکایا ہوا تھا۔ جس میں چند جوڑے اور کتابیں تھیں۔

"اوہ میری بچی۔" کہہ کر آسیہ آگے بڑھیں اور رابیل کو گلے سے لگایا ماتھے پر بوسا دیا۔ اُسکے والد کی وفات کا سن کر سب کو دکھ ہوا۔

آسیہ نے رابیل کو اپنے حصار میں لیا لیکن رابیل کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ وہ ویسے ہی کھڑی رہی بس معاذ کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اُسنے۔

"رابیل بے حد افسوس ہوا تمہارے والد کا سن کر۔" نوفل نے اسکے قریب آ کر کہا اور معاذ سے ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھایا۔ معاذ نے بھی آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا.

"رابیل بہت دکھ ہوا سن کر۔ ہم تمہارے غم میں برابر کے شریک ہیں۔" کومل نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن رابیل ویسے ہی سر اور نظریں جھکائے کھڑی رہی اُسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

عبدالہادی آہستہ آہستہ چلتا ہوا اُنکے قریب آیا۔ رابیل سے کچھ نہیں کہا۔ بس اُسکی طرف دیکھے جا رہا تھا جو ہنوز سر جھکائے آنسو بہاتی جا رہی تھی۔ پھر بنا کچھ کہے اپنے ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ہوا باہر چلا گیا۔

ہادی اپنی گاڑی نکال کر بلاوجہ سڑکوں پر دوڑانے لگا۔ ان دس مہینوں میں اس نے خود کو سمجھا لیا تھا کہ اب دوبارہ اس کا کبھی رابیل سے سامنا نہیں ہو گا۔ لیکن اچانک آج اسے اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر اس کے دل کی حالت اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ اگر وہ اسے اکیلا دیکھتا تو شاید خوش ہوتا۔ لیکن جس طرح سے اس نے معاذ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔ یہ بات اس کی برداشت سے باہر تھی۔

www.novelsclubb.com

(وہ میری محبت کو ٹھکرا کر چلی گئی میں نے صبر کر لیا، لیکن مجھے چھوڑ کر اس نے اپنے کزن کا انتخاب کیا۔۔۔ مجھ میں یہ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے رابیل تم نے میری محبت کو ٹھکرا دیا۔ میں بھی تم سے محبت کی بھیک نہیں مانگوں گا۔ یہ دس مہینے میں نے کیسے گزارے یہ خدا ہی جانتا ہے۔ ان دس مہینوں میں میں نے تمہیں اتنا سوچا ہے کہ شاید میں نے زندگی میں کبھی بھی کسی کے بارے میں اتنا نہیں سوچا ہو گا۔ اب میں بھی اپنی محبت کی توہین نہیں کرواؤں گا بار بار تم سے اظہار کر کے)

وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے سوچتا جا رہا تھا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے اپنی گاڑی حماد کے گھر کی طرف موڑ دی۔

www.novelsclubb.com

رابیل بنا کسی سے کچھ کہے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سب کو اس کا یہ رویہ بہت عجیب لگ رہا تھا۔ اس کا یوں اچانک واپس آنا ان لوگوں کے لئے بالکل غیر متوقع تھا۔

"اچھا میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے امید ہے آپ سب لوگ رابیل کا بہت خیال رکھیں گے وہ اپنے والد کی موت کی وجہ سے اس وقت بہت زیادہ دکھی ہے۔ میں بالکل اکیلا رہتا ہوں اس لئے مناسب نہیں تھا کہ میں اسے اپنے ساتھ رکھتا۔ اور ہاسٹل کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ میں اسے کسی ہاسٹل میں ہی چھوڑ دیتا۔ جیسے ہی کوئی بندوبست ہوا میں اسے یہاں سے لے جاؤں گا۔ ابھی میں خود بھی چاچو کی موت کی وجہ سے ذہنی طور پر اس قدر ڈسٹرب ہوں کہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا۔ اللہ حافظ۔" معاذ نے کہا اور جانے لگا تو پیچھے سے نوفل نے آواز دی۔

"آپ کھانا کھا کر جائیں۔ تھوڑی دیر میں تیار ہو جائے گا۔" نوفل نے کہا تو معاذ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے دیر ہو رہی ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔" معاذ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

"سو سیڈ" معاذ کے جانے کے بعد صوفیہ نے افسوس سے کہا۔

کومل نے رابیل کے کمرے میں جانا چاہا لیکن وہ دروازہ لاک کر چکی تھی اس کا مطلب ہے وہ کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

■ ■ ■ ■

معاذ رابیل کو وہاں چھوڑ کر فلیٹ میں آ گیا۔ وہ رابیل کے حوالے سے بہت پریشان تھا۔ مگر اب اُسے وہاں چھوڑ کر کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔

وہ چاہتا تو رابیل کی بات مان سکتا تھا۔ لیکن وہ ایک لکھاری تھا۔ اس کے دل کی اپنی ہی ایک دنیا تھی۔ کم از کم شادی جیسی چیز وہ کسی مجبوری یا دباؤ میں آ کر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ رابیل اس کی ذمہ داری ہے۔ اور وہ اپنی ذمہ داریوں سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا۔ اور نہ ہی تو منہ موڑنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

رابیل نے جو کچھ بھی کہا وہ سمجھ رہا تھا کہ اس کی ذہنی کیفیت اس وقت صحیح نہیں ہے۔اور وہ صرف اس لئے اس سے شادی کا کہہ رہی ہے تاکہ وہ اس گھر میں واپس نہ جا سکے۔

اسے وہاں جانے میں کیا مسئلہ ہے اس بات کا پتا تو وہ لگا کر رہے گا اس نے ارادہ کر لیا تھا۔ مگر ابھی نہیں ابھی وہ خود بے حد اداس تھا ریاض صدیقی کی موت کی وجہ سے۔ریاض صدیقی کی موت کی خبر اس کے کانوں میں صور اسرافیل کی مانند پھونکی گئی تھی۔ جس کو سن کر اس کے دل میں ایک قیامت برپا ہو گئی تھی۔

اس نے فارغ ہو کر رابیل کو فون ملایا اس کی خیریت معلوم کرنے کے لیے۔اسے خود بھی رابیل کے بغیر چین نہیں آ رہا تھا شاید اُسے ان دس مہینوں میں اس کی عادت ہو گئی تھی۔

رابیل نے کمرہ لاک کیا اور بیڈ پر لیٹ گئی۔اس کے آنسو اب تکیے کو بھگو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

(میرے رب میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گی کہ تُو مجھے دوبارہ یہاں کیوں لے کر آیا۔ میں تیری مصلحتوں کو اب سمجھ گئی ہوں۔ میں نہیں دیکھ رہی کہ میرے ساتھ آگے اس گھر میں کیا ہونے والا ہے۔ یا اس گھر میں رہے بغیر میرے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔ لیکن تُو سب دیکھ رہا ہے۔

میں کوئی شکوہ تُجھ سے نہیں کروں گی۔ بس اتنا میں سمجھ گئی ہوں کے میری بھلائی اسی میں تھی کہ میں یہاں واپس آجاؤں۔ ورنہ کچھ مشکل نہیں تھا کہ معاذ میری بات مان لیتا۔

معاذ کا میری بات نہ ماننا بھی تیرا کوئی اشارہ ہی ہے۔ یقیناً اسی میں بھلائی ہے۔

اے میرے رب میں نے اپنی زندگی کو مکمل طور پر تیرے سپرد کر دیا ہے۔ اب میں اپنے لئے کچھ نہیں کروں گی۔ اس زندگی کو سنوارنے کی کوشش نہیں کروں گی۔ بس یہ سمجھ آگیا کہ میری جو ضد پوری نہیں ہو گی۔ اسی میں میرے لئے بھلائی ہو گی۔)

رابیل اپنی خلوت سے لطف اندوز ہو کر خدا سے باتیں کرتی جا رہی تھی کہ اس کا موبائل بجا۔ معاذ کی کال آ رہی تھی۔ اُسنے فٹ سے فون اٹھا لیا۔

معاذ سے بات کرنے کے بعد اُسنے کمرے کا جائزہ لیا۔ اُسکی ساری چیزیں ویسی ہی پڑیں تھیں۔

(میں کومل کو کس بات کی سزا دے رہی ہوں؟ وہ بیچاری کب سے میرے انتظار میں ہو گی۔) رابیل نے سوچا اور دروازہ کھول دیا۔

مگر لاؤنج میں اب کوئی نہیں تھا وہ کومل کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے دروازہ کھولا کومل وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسکے ہاتھ میں موبائل تھا۔ وہ شاید کسی سے میسیج میں مصروف تھی۔ رابیل کو دیکھ کر وہ ایک دم سے کھڑی ہو گئی۔ رابیل نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

تھوڑی دیر آنسو بہانے کے بعد وہ چپ ہوئی کومل نے اسے دلاسا دیا۔

"بہت افسوس ہوا انکل کا سن کر۔اللہ تمہیں صبر جمیل عطا کرے۔"کومل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔

"اگر تم ویسے ہی آجاتی یہاں تو میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوتی لیکن مجھے بہت افسوس ہے کہ تم جن حالات میں آئی ہو۔مطلب انکل کی وفات کی وجہ سے۔" کومل نے کہا۔

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے تمہاری؟"رابیل نے موضوع بدلنا چاہا۔وہ اس گھر میں کسی سے بھی ریاض صدیقی کا ذکر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"تمہارے بغیر بہت مشکل تھی پڑھائی۔تم پڑھاتی ہو تو تب ہی جا کر مجھے سمجھ آتا ہے۔ورنہ تم تو جانتی ہو میں تمہاری طرح لائق نہیں ہوں۔مجھے پڑھائی کے لیے بہت زیادہ محنت کرنی ہوتی ہے۔تم تو قدرتی لائق ہو۔ایک بار پڑھ لیتی ہو اور سب سمجھ جاتی ہو۔"کومل نے کہا اب اُسکا موڈ تھوڑا خوشگوار ہوا رابیل کو صحیح دیکھ کر۔

"مجھے جیسے لائق فائق لوگ ہی اکثر بڑی مار کھا جاتے ہیں۔" رابیل نے کھوئے ہوئی انداز میں کہا۔

"پھپھو کی حالت تمہارے بغیر بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔ مجھے لگ رہا تھا کہ ان کے ذہن پر اثر ہو گیا ہے تمہاری جدائی کا تمہیں ان کے پاس جانا چاہیے۔" کومل نے کہا تو رابیل کے ہونٹوں پر ایک زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم نے اپنا نمبر بھی آف کر دیا ہم سے سارے رابطے ہی ختم کر دیے۔ اور اس طرح سے اچانک چلی گئیں تم۔ میں نے تمہیں کتنا روکا تھا مگر پتہ نہیں تمہیں کیا ہو گیا تھا۔ تمہیں ہم میں سے کسی کی کوئی بات بری لگی تھی کیا۔؟" کومل نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے بس اپنے والد کا پتہ چل گیا تھا میں ان کے پاس جانا چاہتی تھی اور اچھا ہی ہوا میں وہاں گی دیکھو تو کتنی جلدی میرے ابو چلے گئے۔ اگر میں وہاں نہ جاتی تو آج مجھے بہت دکھ ہوتا۔" رابیل نے کہا۔

"ہاں واقعی صحیح کہہ رہی ہو تم۔" کومل نے کہا۔

پھر وہ کافی دیر تک کومل سے باتیں کرتی رہی۔

"کھانا لگ گیا ہے۔ بیگم صاحبہ سب کو بلا رہی ہیں کھانے کے لئے۔" نوری نے دروازہ کھول کر اعلان کیا۔

"نوری میرا کھانا میرے کمرے میں لے آنا میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔" رابیل نے نوری کو ہدایت دی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کافی دیر حماد کے گھر میں رہنے کے بعد عبدالہادی واپس آیا۔ تو سب کھانا کھانے میں مشغول تھے لیکن رابیل وہاں نظر نہیں آ رہی تھی۔ (ضرور میڈم میرے سامنے نہیں آنا چاہتی ہیں۔) اس نے دل میں سوچا اور کھانا کھانے بیٹھ گیا۔

"پھپھو مجھے یہاں آئے ہوئے تین دن ہو گئے ہیں مگر ابھی تک کسی نے مجھے سمندر نہیں دکھایا۔" صوفیہ نے عبدالہادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"عبدالہادی کل تم ہر حال میں وقت نکال کر صوفیہ کو سمندر دکھانے لے جاؤ گے۔" آسیہ نے حکم صادر کیا۔

ہادی نے بے بسی سے آسیہ کی طرف دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔ مرتا کیا نہ کرتا۔۔

(تمہاری وجہ سے تین دن سے میں یہاں ذلیل ہو رہی ہوں اب دیکھو میں نے بھی تم کو دن میں تارے نہ دکھائے تو نام صوفیہ نہیں میرا مسٹر کھڑوس۔۔) صوفیہ نے دل ہی دل میں عہد کیا۔

اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے اس نے اس بات پر غور ہی نہیں کیا تھا کہ یہ ارادہ کرتے وقت اس کے چہرے کے زاویے کس طرح سے تبدیل رہے تھے کبھی آنکھیں چھوٹی ہو جاتیں تو کبھی دانت جمانے لگتی۔ کبھی ابرو ٹیڑھے ہو جاتے۔

کسی نے اس نوٹ نہیں کیا تھا سوائے نوفل کے۔ جیسے جیسے اس کے چہرے کے زاویے بدلتے جا رہے تھے ویسے نوفل بھی اس کی نقل اتار رہا تھا۔

(تم تو مجھے صرف سمندر گھماؤ گے۔۔۔میں نے تم کو پورا کا پورا گول گول نہ گھمایا نہ تو دیکھنا۔)وہ ہادی کی طرف دیکھ کر ویسے ہی اپنے چہرے کے زاویے بگاڑ رہی تھی۔کے اچانک سے نوفل بول پڑا۔

"لگتا ہے صوفیہ کو کسی پیر بابا کے پاس لے جانا پڑے گا۔جھاڑ پھونک کروانے کے لیے۔ان کے چہرے کو دیکھ کر محسوس ہو رہا ہے کہ کوئی آسیب ان پر اتر آیا ہے."
نوفل نے اچانک کہا تو صوفیہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"بڑا تجربہ لگ رہا ہے آپ کو جھاڑ پھونک کا۔"صوفیہ نے جوابی حملا کیا۔(کیسے نوٹ کر لیا اس نے۔۔تم سے تو بعد میں نمٹ لونگی۔پہلے تمہارے بھائی سے تو دو دو ہاتھ کر لوں۔بڑا آیا بزنس مین)

www.novelsclubb.com

"وہ پھپھو مجھے صرف سمندر ہی نہیں دیکھنا بلکہ کافی شاپنگ بھی کرنی ہے۔ہادی آپ ایسا کریں کل آفس سے چھٹی کر لیں سارے دن کے لیے۔جانے کو تو میں نوفل کے ساتھ بھی چلی جاتی لیکن بائیک میں بیٹھنے سے ڈر لگتا ہے۔کبھی بیٹھی نہیں

ہوں نا." صوفیہ نے کہہ کر ہادی کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ جسکا رنگ مزید پھیکا پڑ گیا صوفیہ کی فرمائش پر۔ دیکھ کر صوفیہ کے دل کو راحت محسوس ہوئی۔

(اس وقت میں ہوٹ شوٹ کلب میں باؤلنگ کر رہی ہوتی۔۔ یاں جناح سپر میں لوڑ لوڑ پھر رہی ہوتی۔ اس کی وجہ سے میں یہاں نیک پروین بنی بیٹھی ہوں۔ گن گن کے بدلے لونگی)

"میں کل ڈرائیور کے ساتھ گاڑی بھیج دونگا۔ کو مل تم جانا صوفیہ کو سمندر بھی دکھانا اور شاپنگ بھی کروانا۔ ویسے بھی یہ میری کمپنی میں بور ہی ہونگی۔ باتیں میں کرتا نہیں اتنی۔" ہادی نے کہا

"اور انکی زبان کینچی کی طرح چلتی ہے۔" نوفل فٹ سے بولا۔

"نوفل" آسیہ نے نوفل کو آنکھیں دکھائیں۔

"میرے ہاتھ بھی کافی اچھے چلتے ہیں۔"صوفیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں مسلتے ہوئی کہا۔

"میں نے تو آپکا موڈ خوشگوار کرنے کے لئے کہا ہے۔جو کے شاید بھائی کے انکار کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔مذاق کر رہا تھا۔دل اور مت لینا میری کوئی بات۔"نوفل نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ڈن ہو گیا۔کل میں آپکے ساتھ آپ کی بائیک پر ہی جاؤں گی سمندر۔۔یہ ایڈونچر بھی کر کے دیکھ لیتی ہوں۔"صوفیہ کہا(بڑا آیا میرا موڈ خوشگوار کرنے والا)صوفیہ نے ابرو اچکا کر نوفل کی طرف دیکھا۔جیسے کہہ رہی ہو"کیسا لگا بدلا"

www.novelsclubb.com

■■■■

"اور آخر کتنی دور ہے سمندر ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے ہمیں بائیک پر بیٹھے ہوئے۔؟" صوفیہ نے بیزاری سے پوچھا۔ بائیک پر بیٹھے رہنے کی وجہ سے اس نے چیخنے والے انداز میں کہا کیونکہ شور زیادہ تھا۔

"دو گھنٹے تو گاڑی پر آتے ہوئے لگتے ہیں بائیک پر تو کافی اور گھنٹے لگنے ہیں میڈم۔" نوفل نے بھی تیز آواز سے کہا ان دونوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے کے لیے تقریبا چیخنا پڑھ رہا تھا۔

"تو پھر تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں آتی ہی نہیں۔" اب آپ والی بے تکلفی ختم ہو گئی تھی اُن کے بیچ۔

"پہلے بتا دیتا تو مزہ ہی نہیں آتا۔ مجھے ویسے بھی سرپرائز دینا بڑا اچھا لگتا ہے۔" نوفل نے کہا۔ اُسکے بال ہوا کی وجہ سے آگے پیچھے ہو رہے تھے۔

"تمہارے سرپرائز کی ایسی کی تیسی۔میں زندگی میں پہلی بار آج بائیک پر بیٹھی ہوں وہ بھی اتنا بیٹھی ہوں کہ دوبارہ بیٹھنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔بائیک روکو۔کوئی کیب منگوالو۔مجھ میں مزید ہمت نہیں ہے۔"صوفیہ نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

"نہیں نہیں تم کو ایڈونچر کرنے کا بڑا شوق ہے نا۔اب میں تمہارا ایڈونچر خراب تو نہیں کر سکتا۔"نوفل نے کہا اور ہنسنے لگا۔

"پہلی ملاقات میں تمہاری شکل دیکھ کر مجھے اندازہ تو ہو گیا تھا کہ تم میں ایک انتہائی فضول انسان ہوں لیکن اتنے فضول ہو گے اس بات کا اندازہ مجھے نہیں تھا۔"صوفیہ نے اپنے بالوں کو قابو کرتے ہوئے کہا جو کہ ہوا کی وجہ سے مکمل بکھر چکے تھے۔

"اور پتہ ہے تمہیں پہلی ملاقات میں دیکھ کر میں نے کیا اندازہ لگایا؟"نوفل نے اسے تجسس میں مبتلا کیا۔

"کیا؟بتاؤ بتاؤ"صوفیہ نے دلچسپی سے پوچھا۔وہ اپنی ذات گرامی کے متعلق لگائے جانے والے اندازوں کے بارے میں بہت پرجوش تھی۔

"کل بتاؤں گا۔"نوفل نے کہا۔

"نہیں ابھی بتاؤ۔"صوفیہ کو غصہ آنے لگا۔

"کہانا کل."نوفل کو مزا آرہا تھا اسے تجسس میں دیکھ کر۔

"تم اتنے گرے ہوئے انسان ثابت ہو گے مجھے اندازہ نہیں تھا۔"صوفیہ نے غصے سے کہا۔

"ارے کونسی گری ہوئی حرکت کر دی میں نے؟"نوفل نے حیرت سے پوچھا۔

"کسی کو اس طرح سے سسپنس میں ڈال دینا کون سی شرافت ہے؟ یہ شریف لڑکوں کا شیوا نہیں ہے۔"صوفیہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تو پھر میں شریف لڑکا نہیں ہوں۔"نوفل نے کہا اور ھنسنے لگا۔

"تمہاری بد معاشی تو آج مجھ پر آشکار ہو ہی گئی ہے."صوفیہ نے اُسکے کندھے پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"آرام سے۔۔میں گرا تو بچو گی تم بھی نہیں۔"نوفل نے اسے خبردار کیا۔

بالآخر سمندر آ گیا۔

"آ گیا تمہارا سمندر۔"نوفل نے کہا۔

"اب ایسا کرو اس سمندر میں مجھے ڈبو ڈبو کر مار ڈالو۔"صوفیہ نے سمندر کو دیکھ کر کہا۔

"کیوں؟"نوفل نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں کے اب مجھ میں مزید تین گھنٹے کا سفر کر کے واپس جانے کی ہمت نہیں ہے۔وہ بھی تمہاری اس پھٹیچر بائیک پر۔"صوفیہ مکمل طور پر اب برہم تھی۔

"سوری میں ایسا نہیں کر سکتا۔ایسا کرنے سے دنیا میں ایک حسین لڑکی کی کمی ہی جائیگی۔"نوفل کہہ کر آگے بڑا۔

دونوں نے اپنی جینز کے پانچے فولڈ کیے۔

ہوا کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ آگے بڑھنے لگے۔

"تو پھر تم یہاں۔ڈوب کر خود کشی کر لو۔دنیا سے ایک بد معاش کم ہو جائیگا۔"

صوفیہ نے کہہ کر قہقہہ لگایا۔

"ابھی تو واپسی پر تم نے شاپنگ بھی کرنی ہے نا۔۔"نوفل نے یاد دلایا۔

"کفن خرید لینا میرے لیے اب۔کیوں کے بائیک پر زندہ میں نہیں پُہنچ پاؤں گی گھر۔"صوفیہ نے چڑ کے کہا۔

واپسی پر نوفل نے اس کی حالت پر ترس کھاتے ہوئے اُسکے لیے کیب منگوالی۔اور بائیک دوست کے گھر چھوڑ دیا جسکا گھر سمندر سے قریب تھا۔

www.novelsclubb.com

■■■■

دو دن ہو گئے تھے عبدالہادی کا اُس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔اس نے سوچا تھا کہ اب وہ اس کے سامنے نہیں جائے گا۔اُسے ڈر تھا کہ کہیں وہ ایک بار پھر سے ناراض

ہو کر نہ چلی جائے۔اس کے ذہن میں دو دن سے صرف ایک ہی منظر گھوم رہا تھا۔وہ منظر جب رابیل نے معاذ کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

جیسے ایک شاخ پہ بھروسہ کیا

اس پہ جتنے تھے آشیاں، ٹوٹے

جیسے وحشت سے ہوش آجائے

جیسے تادیر میں دھیاں ٹوٹے

اس کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش بھی کرتا تو پھر اسے وہ منظر یاد آتا تو وہ پیچھے ہٹ جاتا۔

www.novelsclubb.com

کس نے دیکھا تھا ٹوٹنا اپنا

ہم جو ٹوٹے تو رائیگاں ٹوٹے

اگلی صبح وہ آفس جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھنے لگا تو پیچھے سے رابیل آئی۔

"اگر آپ کی شان و شوکت پر حرف نہ آئے تو کیا میں یونیورسٹی پوائنٹ میں جا سکتی ہوں؟" رابیل نے پیچھے سے پُکارا تو ہادی نے مڑ کر اس دشمن جاں کو دیکھا۔

اُسکا تلخ انداز اُسکے نفرت کی گواہی دے رہا تھا۔ وہ یونی جانے کے لیے تیار تھی۔

"میں تمہیں اپنی گاڑی میں لے جاتا۔ مگر وہ کیا ہے نہ کہ تمہیں میرے ساتھ شاید تنہا سفر کرتے ہوئے یہ خوف ہو گا کہ میں تمہیں گاڑی کے آگے کھڑا کر کے کچل نہ دو۔" ہادی نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے گاڑی سے ٹیک لگا کر اس کی طرف دیکھا اور بولا۔

ہادی کی اس بات پر رابیل کو اپنے کہے ہوئے الفاظ یاد آئے۔ (کومل کی بچی) اُسنے دل ہی دل میں کومل کو کوسا۔ اسے لگا یہ سب اُسکی کارستانی ہے۔

ہادی کہہ کر اُسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔ رابیل نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر کاٹنے لگی۔

"ویسے اب تم اپنی مرضی کی ملک ہو۔۔میں کیا کہہ سکتا ہوں۔میری کسی بھی بات کی اب تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رہی اب شاید۔اب کافی "اہم "لوگ تمہاری زندگی میں جو آ گئے ہیں۔" ہادی نے اہم لفظ کو کھینچتے ہوئے کہا۔اور ہاتھ دایاں ہاتھ پھیلا کر اسکو جانے کا اشارہ کیا۔

رابیل نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی۔(اس کومل کو تو میں دیکھ لونگی۔)وہ زیرِلب بولتی جا رہی تھی۔

واپس آ کر اس نے کومل سے شکوہ کیا۔

"قسم لے لو رابیل میں نے بھائی کو کچھ بھی نہیں بتایا۔تمہیں لگتا ہے کہ میری اتنی ہمت ہے کہ میں ان سے اس طرح کی کوئی بات کروں گی؟بھائی کے سامنے تو میری چوں تک نہیں نکلتی۔" کومل نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"تو پھر اسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں نے ایسا بولا ہے؟" رابیل حیرت میں مبتلا ہو گئی۔

"انہوں نے ایسے ہی اندازہ لگایا ہو گا۔" کومل بولی۔

"اتنا پرفیکٹ اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا۔" رابیل نے کہا۔

"مگر بھائی لگا سکتے ہیں۔" کومل کی بات پر وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"شاید۔۔" رابیل نے بس اتنا ہی کہا۔

رات کو وہ سونے کے لیے لیٹی تو اسے ہادی کے اہم والی بات یاد آئی۔

("کیا وہ معاذ کی بات کر رہا تھا؟") وہ چت لیٹ کر چھت کو دیکھتی جا رہی تھی۔

وہ ہادی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کے اُسکے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون ہے؟" اُسنے پوچھا۔ آگے سے آسیہ کی آواز آئی۔ اُسنے لب بھینچ کر دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"ناراض ہو؟" آسیہ نے اندر آتے ہوئے کہا۔

رابیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بس چپ چاپ دروازہ بند کیا۔

آسیہ بیڈ پر بیٹھ گئیں۔رابیل ان کے سامنے کسی ملازم کی طرح سر جھکائے کھڑی ہو گئی۔

"دیکھو رابیل ہم بڑے جو بھی کہتے ہیں بچوں کی بھلائی کے لئے ہی کہتے ہیں۔اسکا مطلب یہ نہیں کہ بچے ناراض ہو کر گھر ہی چھوڑ کر چلے جائیں۔"آسیہ نے اپنی بات شروع کی۔رابیل سر جھکائے سن رہی تھی۔

"تمہارا اور ہادی کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔تم دونوں ایک بلکل ہی الگ مزاج کے ملک ہو۔تم کو یاد ہے نہیں ہادی نے بچپن میں کیا کیا تھا تمہارے ساتھ؟اسکو غصّہ آتا ہے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔اُسکا رویہ کبھی بھی تمہارے ساتھ اچھا نہیں رہا۔تم پورب ہو تو وہ پچھم۔تم دونوں کبھی ساتھ نہیں چل سکتے اگر چلنا چاہو بھی تو۔۔اور رہی محبت کی بات تو وہ جوان مرد ہے۔تمہارے حسن کو دیکھ کر وقتی طور پر تمہاری طرف مائل ہوا ہو گا۔یہ فطری عمل ہے۔تم کو اتنے قریب سے دیکھ کر اُسکے منہ سے نکل گیا ہو گا۔لیکن اب دیکھو ان دس مہینوں میں اُسنے تمہارا ذکر تک نہیں

www.novelsclubb.com

کیا۔میں نے ذکر کیا تو اُسنے کہا کے رابیل کا چیپٹر اب کلوز کر دیں۔مرد کی محبت بس ہوا کے جھونکے کی طرح ہوتی ہے۔اسکو اتنا سنجیدہ نہیں لینا چاہیے۔

باقی میں مانتی ہوں میں نے غلط الفاظ کا استعمال کیا۔تم نے دیکھا نہ میرا bp بڑھا ہوا تھا۔ایسے میں انسان کہ دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔میں نے جان بوجھ کر یہ الفاظ استعمال نہیں کیے۔بس میرے منہ سے پتہ نہیں کیسے نکل گئے۔میں تم سے معافی مانگتی ہوں اس کے لیے۔"آسیہ نے کہا اور اٹھ کر رابیل کو گلے سے لگا لیا۔رابیل کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔

"میری بچی۔اب ناراضگی ختم کرو۔باہر نکلو ساتھ کھانا کھاؤ سب کے۔گھر میں مہمان آئی ہوئی ہے۔وہ کیا سوچے گی؟ہمیں اپنی ذاتی رنجشیں باہر کے لوگوں پر ظاہر نہیں کرنی۔"آسیہ نے رابیل کے ماتھے پر بوسا دیا اور وہاں سے چلی گئیں۔

اُن کے جانے کے بعد رابیل کو اُنکے آنے کا "اصل مقصد" سمجھ میں آگیا تھا

****

آسیہ کے جانے کے بعد رابیل نے دروازہ بند کیا۔اور دروازے کے ہینڈل کو تھامے کھڑی سوچ میں چلی گئی۔کچھ ساعت سوچنے کے بعد وہ آکر پھر سے بیڈ پر چت لیٹ گئی اور پنکھے کو دیکھنے لگی۔ نظریں کہیں تو سوچ کہیں بھٹک گئی۔

("کیوں انسان اچھا ہونے کے باوجود زندگی کے کسی موڑ پر آکر ضد پر اڑ جاتا ہے۔۔ کیوں حسد میں مبتلاء ہو جاتا ہے؟")رابیل نے تانے بانے بننے شروع کیے۔

(میں سمجھ گئی ہوں پھپھو۔آپ اب ضد پر آگئی ہیں۔آپ مجھ سے پیار تو کرتی ہیں۔ میرے بغیر رہ بھی نہیں سکتیں۔آپ مجھے اس گھر میں بھی رکھنا چاہتی ہیں۔لیکن آپ مجھے ہادی کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتیں۔۔)سوچتے سوچتے اُسکے لبوں پر ایک زخمی مسکراہٹ آگئی۔

www.novelsclubb.com

(آپ جانتیں تھیں کہ آپ اگر ہادی سے کچھ کہتیں تو ہادی آپ سے بد گمان ہو جاتا۔ضد پر اڑ جاتا۔۔بد گمان تو میں بھی ہوئی ہوں۔لیکن آپ میری بد گمانی

برداشت کرنے کا حوصلا رکھتی ہیں۔۔ہادی کو کھونے کا حوصلا آپ میں نہیں ہے۔۔فرق اپنے اور پرائے کا ہے پھپھو۔۔)رابیل کی آنکھیں اب نم ہو گئیں۔

(آپ حسد میں مبتلا ہو گئی ہیں۔۔آپ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہے کہ ہادی نے آپ کے علاوہ کسی کو اتنی اہمیت دی ہے۔آپ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہے کہ ہادی نے مجھے خود پسند کیا ہے۔اگر ہادی مجھے خود پسند نہیں کرتا تو آپ خود ہادی سے کہتیں کہ وہ مجھے اپنا لے۔۔مگر انسان۔۔افف یہ انسان۔۔اُلجھے ہوئے دھاگوں کا ایک جال ہے یہ انسانی نفسیات۔۔یہ unexpected چیز کو قبول کرنا ہی نہیں چاہتا۔صرف اسے قبول کرتا ہے جو اُسکے مطابق ہو۔)

■■■■

www.novelsclubb.com

عبدالہادی اب زیادہ وقت گھر پر گزارنے لگا تھا۔آفس سے جلدی واپس آجاتا۔اور اپنے کمرے میں باقی دن گزار دیتا۔اس دوران بار بار سیڑھیوں سے نیچے بھی جھانکتا کہ شاید رابیل نظر آجائے۔

وہ رات کا کھانا کھانے کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا تو دیکھا رابیل اپنے کمرے سے نکلی کھانے کے میز کی طرف آ رہی تھی۔ہادی یک ٹک اُسکی طرف دیکھے گیا اور حیران بھی تھا۔آج وہ واپسی کے بعد پہلی مرتبہ کھانے میں شریک ہوئی تھی۔

رابیل چپ چاپ کُرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔بنا کسی کی طرف دیکھے بنا بات کیے۔وہ آسیہ بیگم کے کہنے پر آئی تھی۔

ہادی جسکے حلق سے نوالہ مشکل سے اتر رہا تھا پچھلے کئی دن سے،آج رابیل کو دیکھ کر اُسکی کھانے میں دلچسپی بڑھ گئی تھی۔جب سے صوفیہ آئی تھی تب سے خاص انتظام تھا کھانے کا۔

"آپ کے پاس کوئی پین کیلر ہے میرا تو جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے بائک پر بیٹھنے کی وجہ سے۔"صوفیہ نے اپنا بایاں بازو دباتے ہوئے آسیہ بیگم سے پوچھا۔

"ہادی میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ صوفیہ کو ساتھ لے جاؤ دیکھو بیچاری کی کیا حالت ہو گئی ہے بائیک پر بیٹھنے کی وجہ سے۔"آسیہ نے ناراضگی والے انداز میں ہادی سے کہا تو اس نے چونک کر پہلے آسیہ کو دیکھا اور پھر صوفیہ کو۔

"میں نے تو گاڑی بھیجنے کا کہا تھا لیکن محترمہ کو خود ہی ایڈونچر کا شوق تھا تو میں کیا کرتا۔"ہادی نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔اور پھر سے کھانا کھانے میں مگن ہو گیا۔

رابیل کے ہونٹوں پر ایک زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔(تو آپ صوفیہ کو میرے مقابل لے آئی ہیں۔۔۔)رابیل نے دل میں سوچا۔

"میرے خیال سے تم آج تک رکشے میں بھی نہیں بیٹھی ہو گی چلو کل تم کو رکشے کا ایڈونچر کرواؤں گا۔"نوفل نے اپنی ہنسی پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

ان سب کی نوک جھونک شروع ہو چکی تھی۔ہادی کھانے کے بیچ میں بار بار رابیل کی طرف دیکھتا جا رہا تھا جو صرف بریانی کی پلیٹ میں چمچ ہلاتی جا رہی تھی۔وہ ہادی کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی لیکن ہادی کی نظریں خود پر محسوس ضرور کر رہی تھی۔

"بیگم صاحبہ باہر کوئی معاذ نامی لڑکا آیا ہے۔ کہہ رہا ہے رابیل بی بی کو بلا دیں۔" چوکیدار نے آکر اندر اعلان کیا تو سب چونک گئے۔

"میں آتی ہوں۔" رابیل کہہ کر اٹھی۔

"ولایت اُنہیں اندر بلا لیں۔" نوفل نے کہا۔

"نہیں میں باہر لان میں اسے بٹھاتی ہوں کسی کام سے آیا ہو گا میں ذرا مل کر آتی ہوں اس سے۔" رابیل نے کہا۔

"نہیں رابیل وہ تمہارا کزن اس طرح سے باہر اس کو بٹھانا صحیح نہیں ہے اسے اندر بلا لو ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہو۔" آسیہ بیگم نے رابیل سے کہا۔

"پھپھو وہ اندر نہیں آئے گا اس دن بھی میں زبردستی اسے ساتھ لے کے آئی تھی۔" رابیل نے کہا اور باہر چلی گئی۔

ہادی جواب تک کھانے سے لطف اندوز ہو رہا تھا اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا معاذ کی آمد کا سن کر۔

تھوڑی دیر بعد رابیل اندر آئی اُسکے ہاتھ میں کوئی لفافہ تھا وہ تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔تاکہ کوئی اسے اس لفافے کے متعلق سوال نہ کر سکے۔

"ویسے بہت اچھا لڑکا ہے معاذ میرے ساتھ یونی میں پڑھتا ہے مجھ سے جونیئر ہے۔پڑھائی میں بھی بہت ہوشیار ہے پوزیشن ہولڈر رہ چکا ہے کالج میں سنا ہے۔اور اخلاق کا بھی بہت اچھا ہے۔"نوفل نے کہا۔یہ ساری معلومات اس نے معاذ کے متعلق اکٹھی کی تھیں جب رابیل اس گھر میں گئی تھی۔

("اور کافی گڈ لکنگ بھی ہے۔")کومل نے زیرِ لب کہا لیکن کسی نے سنا نہیں۔

کھانے کے بعد کومل رابیل کے کمرے میں چلی آئی۔اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی.

"رابیل۔۔۔وہ جو تمہارا کزن ہے کیا نام ہے اس کا معاذ۔۔معاذ یہی نام ہے نا؟" کومل مطلب کی بات پر آئی۔

"ہاں یہی نام ہے۔"رابیل نے موبائل سے سر اٹھا کر کہا اور پھر سے موبائل میں مگن ہو گئی۔

"وہ تمہارے ساتھ پڑھتا ہے نا تمہاری ہی کلاس میں؟"کومل نے تفتیش شروع کر دی معاذ کے متعلق۔

"پچھلی یونی میرے ساتھ پڑتا تھا لیکن اب میں نے وہ یونی چھوڑ دی ہے دوسری میں ایڈمیشن لیا ہے۔"رابیل نے اس بار موبائل سے سر نہیں اٹھایا تھا۔موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے ہی جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا مجھے بھی وہ یونیورسٹی بہت پسند ہے میں بھی وہاں ہی ایڈمیشن لونگی۔"کومل نے کہا تو رابیل نے مطلبی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجا کر کومل کو دیکھا۔

"تمہیں یونی پسند ہے یا یونی میں پڑھنے والا کوئی لڑکا؟" رابیل نے اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں تو یونی کی ہی بات کر رہی ہو تم کس کی بات کر رہی ہو؟" کومل نے گھبرا کر کہا۔

"تمہاری باتوں سے مجھے محسوس ہوا ہے کہ تمہیں معاذ میں غیر معمولی دلچسپی محسوس ہو رہی ہے کیا یہ سچ ہے؟" رابیل نے کہہ کر اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

"ویسے ایک بات تو ہے تمہارا کزن ہے بہت گڈ لکنگ۔" سدا کی دل پھینک کومل نے کہا تو رابیل ہنسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا لیکن وہ تمہارا آئیڈیل ہیرو تو نہیں ہے، بڑی سی گاڑی والا کروڑوں کی جائیداد کا مالک۔۔ سوٹڈ بوٹڈ وغیرہ وغیرہ۔" رابیل نے کہا۔

"ارے تم نے ہی تو کہا تھا کہ ہر سوٹڈ بوٹڈ ہیرو نہیں ہوتا ہے۔" کومل نے یاد دلایا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری پیاری سی چھوٹی سی بہن مکمل طور پر معاذ صاحب پر فدا ہو چکی ہے۔" رابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمم یہ تو مجھے نہیں پتہ۔۔ لیکن اچھا بڑا لگا مجھے۔۔اس کے بات کرنے کا انداز۔۔ اس کے دیکھنے کا انداز۔۔ کتنا سوبر سا۔۔ کتنا ڈیسنٹ سا لگ رہا تھا۔۔ وہ عام لڑکوں سے بالکل مختلف۔۔اس کی شخصیت میں ایک سحر تھا۔ جیسے جیسے وہ بولتا جا رہا تھا۔۔ میں حیرت سے اسے دیکھتی جا رہی تھی جیسے کہ کوئی جادو گر ہو۔ جو آئے اور سحر زدہ کر کے چلا جائے۔" کومل بے خیالی میں بولے جا رہی تھی۔اور رابیل اس کی کھوئی ہوئی شکل کی طرف دیکھتی جا رہی تھی اس کی بات ختم ہونے پر پھر سے وہ زور زور سے ہنسنے لگی۔

"ہنس کیوں رہی ہو؟" کومل نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری باتوں پر ہنس رہی ہوں اتنی مشکل مشکل باتیں کرنے لگی ہوں تم۔ کہاں سے سیکھی ہیں تم نے یہ باتیں۔؟" رابیل نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

دونوں کافی دیر تک باتیں کرتی رہیں۔ کومل نے باتوں باتوں میں رابیل کا موبائل لیا فوٹوز دیکھنے کے بہانے۔ پھر جلدی میں معاذ کا نمبر نوٹ کر کے اپنے موبائل میں سیو کیا اور وہاں سے چلی گئی۔ یہ سب اس نے رابیل سے نظریں بچا کر کیا تھا۔ جب وہ اپنی کوئی کتاب ڈھونڈنے میں مگن تھی۔

■■■■

عبدالہادی غصے سے اپنے کمرے میں چکر کاٹتا جا رہا تھا اس کی سمجھ میں کچھ نہیں رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ اب کبھی رابیل سے محبت کی بھیک نہیں مانگے گا۔ لیکن اسے معاذ اور رابیل کا یوں ملنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

بالآخر وہ اپنی انا کو لتاڑتا ہوا اس کے پاس گیا۔ وہ اس انتظار میں تھا کہ سب سو جائیں تو وہ رابیل سے دوٹوک بات کرے۔

www.novelsclubb.com

رات کا ایک بج رہا تھا اس نے اسی طرح رابیل دروازے پر دستک دی۔ رابیل کچی نیند سے جاگ کر دروازے تک آئی اور پوچھا کہ کون ہے تو آگے سے عبدالہادی کی آواز سنائی دی۔

رابیل کی نیند اڑ گئی اس کی آواز سن کر وہ غصے سے اس کا چہرہ لال ہو گیا اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔

"چلے جائیں آپ یہاں سے ورنہ میں چیخ چیخ کر سب کو جگا دونگی۔" رابیل نے دھمکی دی لیکن عبدالہادی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ دروازہ دھکیل کر اندر آیا اور بند کیا۔ اور اس بار اس نے کمرے کو لاک لگایا رابیل نے اس کی حرکت کو دیکھا تو وہ پھر سے تپ گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا حرکت ہے؟" جائیں آپ یہاں سے۔

"چلا جاؤں گا تم سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں۔" ہادی نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"آپ اس طرح آدھی آدھی راتوں کو میرے کمرے میں آتے ہیں پھر لوگوں کی نظروں میں میرا کردار مشکوک ہو جاتا ہے لوگ میری ذات کو گالیاں دیتے ہیں۔ ساری مصیبت میرے اوپر آجاتی ہے میرا کردار برا ثابت ہو جاتا ہے اور آپ معصوم کے معصوم ہی رہتے ہیں۔" رابیل نے غصے سے مگر دبی ہوئی آواز میں کہا۔

رابیل کی بات سن کر عبدالہادی حیرت کے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔ ہادی کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ رابیل یہ کیا کہہ رہی ہے۔

"ک ک کسنے۔۔ تمھاری ذات۔۔ کو گالی۔۔ دی ہے؟۔۔ اور وہ بھی۔۔ میری۔۔ وجہ سے۔۔" عبدالہادی نے بہت مشکل سے الفاظ ادا کیے تھے۔ اسے یقین کرنے میں مشکل پیش آرہی تھی کہ کوئی رابیل کو ایسا بھی کہہ سکتا ہے۔

رابیل یہ سب نہیں کہنا چاہتی تھی لیکن عبدالہادی کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اسے وہ سب یاد آیا اور وہ اپنے غصے اور اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکی۔

www.novelsclubb.com

"ک ک کسی نے نہیں۔" رابیل نے ایک دم پینترا بدلا۔ مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

"نہیں۔۔مجھے۔بتاؤ۔" ہادی نے کہا۔رابیل نے دیکھا اس کی آنکھیں اور اس کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"تم مجھے خود بتاؤ گی یاں میں ابھی سارے گھر والوں کو یہاں اکٹھا کر کے سب کے سامنے تم سے یہ سوال پوچھوں گا۔کہ کس نے تمہیں ایسی بات کہی ہے۔اور تم مجھے جانتی ہو میں واقعی ایسا کروں گا ابھی اسی وقت۔" ہادی نے دھمکی دی۔

ہادی کی دھمکی سن کر رابیل ڈر گئی وہ جانتی تھی کہ وہ غصے میں کچھ بھی کر سکتا ہے۔

"میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔" اس وقت "میرے کمرے سے نکل جائیں۔ورنہ ایک بار پھر سے مجھے یہ گھر چھوڑ کر جانا پڑے گا آپ کی وجہ سے۔میں خود بھی رہنا نہیں چاہتی یہاں۔اپنے کردار کے بارے میں اتنی گھٹیا بات سن کر میں یہاں رہ ہی نہیں سکتی میں مجبوری میں آئی ہوں کچھ دنوں کے لیے۔جیسے ہی

معاذ مجھ سے نکاح کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا میں یہاں ایک منٹ بھی نہیں رہوں گی۔"رابیل نے ایک اور دھماکہ ہادی کے سر پر کیا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے. جس کی وجہ سے تم یہ گھر چھوڑ کر چلی گئیں۔اب مجھے بتانا پسند کرو گی کہ کس نے تم سے ایسا کہا ہے یا میں خود معلوم کر لوں؟"ہادی نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"اگر آپ آدھی رات کو میرے کمرے میں آ کر۔۔میرا ہاتھ پکڑ کر۔۔مجھ سے اظہار محبت کریں گے۔۔تو کوئی دیکھے گا تو پھر بد گمان تو ہو گا ہی نا۔مگر افسوس ہے کہ سارا الزام میری ذات کو دے دیا گیا۔"رابیل نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا اور پھر نظریں دوسری طرف پھیر لیں۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں ابھی سب سے پوچھتا ہوں۔"ہادی کہہ کر ایک دم دروازے کی طرف پلٹا اور اسے کھولنے لگا رابیل نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔

"میں بتاتی ہوں آپ کو پلیز آپ تماشہ مت کریں۔پہلے ہی میرا بہت تماشہ بن چکا ہے آپ کی وجہ سے۔"رابیل نے کہا تو ہادی رُک گیا۔اُسنے اپنے بازو کو دیکھا جیسے رابیل نہ پکڑا ہوا تھا۔پھر ہوش آیا تو ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا۔

"اور کیا کچھ ہوا ہے تمہاری ساتھ اس گھر میں میری وجہ سے بتانا پسند کرو گی؟" ہادی نے اپنے ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

رابیل سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"میں کل صبح آپ کو سب بتادوں گی آپ پلیز اس وقت میرے کمرے سے چلے جائیں ورنہ پھر میرے سر پر مصیبت آجائے گی۔"رابیل نے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو جکڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں قسم کھا کے کہتا ہوں میں صبح تک یہاں پر ہی کھڑا رہوں گا جب تک تم مجھے ساری بات نہیں بتادیتیں اور مجھے قطعاً کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔"ہادی ضد پر اڑ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں بتاتی ہوں۔ لیکن آپ مجھ سے وعدہ کریں کے آپ اس بات کا ذکر گھر میں کسی سے بھی نہیں کریں گے۔ خاص کر آسیہ پھوپھو سے۔" رابیل نے کہا تو ہادی نے ہاں کے انداز میں سر کو جنبش دی۔

"وعدہ" ہادی بس اتنا ہی بولا تھا۔۔۔

رابیل نے وہاں بیٹھے بیٹھے اس رات والا سارا واقعہ ہادی کو بتایا۔

.بیقینی کس کیفیت کا نام ہے آج عبدالہادی کو معلوم ہو گیا تھا۔اور وہ اسی کیفیت سے گزر رہا تھا اس پل اور اس لمحے میں۔

ساری بات سننے کے بعد وہ کافی دیر تک خاموش کھڑا تھا رابیل کو دیکھتا رہا۔ رابیل نے اس کی طویل خاموشی کو محسوس کیا تو نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ اس انتظار میں تھی کہ ہادی کچھ بولے مگر وہ چپ چاپ اسے حیرت سے دیکھتا جا رہا تھا۔

"تو تم اس وجہ سے گھر چھوڑ کر چلی گئیں۔اور میں پچھلے دس مہینے سے یہ سوچ رہا تھا کہ تم میری محبت کو ٹھکرا کر گئی ہو۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کہ یہ دس مہینے میں نے کس اذیت میں گزارے ہیں۔۔کچھ احساس ہے تمہیں؟"ہادی نے دکھ سے کہا۔

"تو اور کیا کرتی میں؟اتنا کچھ سننے کے بعد میرا اس گھر میں رہنا بنتا نہیں تھا۔"رابیل نے پھر سے سرِ اور نظریں جھکا لیں۔

"تمہیں ذرا احساس نہیں؟کہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟میں نے تم کو کتنے کالز کیے کتنے پیغامات بھیجے تم نے جواب تک نہیں دیا۔میری کیا حالت تھی ان دس مہینوں میں تم سوچ نہیں سکتیں رابیل۔میں تم سے اظہار محبت کرنے نہیں آیا تھا اس رات۔میں تم سے صرف اپنے کیے کی معافی مانگنے آیا تھا۔کافی دنوں سے میں ایک کشمکش میں تھا مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میرے اندر کیا جنگ چل رہی ہے۔

اور میں تم سے کیا کہنا چاہ رہا تھا۔ لیکن بے اختیار میری زبان سے وہ الفاظ ادا ہو گئے تب مجھے احساس ہوا کہ ہاں میں تم سے یہی کہنا چاہ رہا تھا۔ تم نے اپنا سوچا۔۔ زمانے کا سوچا۔۔ پھوپھو کا سوچا۔۔ لیکن افسوس تم نے ہادی کا نہیں سوچا۔" ہادی کے آنکھوں کے کنارے اب تر ہو گئے تھے۔

"سوچا تھا۔۔ بہت بار سوچا تھا۔۔ یہاں سے جاتے وقت۔۔ وہاں رہتے ہوئے۔۔ واپس آتے ہوئے۔۔ ان دس مہینوں میں میں نے صرف ہادی کا ہی سوچا تھا۔" رابیل کی آنکھوں سے اب آنسو رواں ہو گئے تھے کہتے کہتے۔

"یہ دس مہینے صرف آپ نے ہی نہیں بلکہ میں نے بھی ایک اذیت میں ہی گزارے ہیں۔ مگر میں نے سارے رابطے ختم کر دیے۔۔ کیوں کے مجھے اپنی عزت اپنی سیلف ریسپکٹ سب سے زیادہ عزیز تھی۔" رابیل نے اپنے گالوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

ہادی اب اُسکے قدموں کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"رابیل میں نے ساری زندگی کبھی خوشی نہیں دیکھی۔ بچپن سے محرومیاں دیکھی ہیں۔ والدین کے مابین محبت دیکھنے کو ترستا رہا، ماں کی موت کے دکھ سے نکلا نہیں کے باپ سے جدا ہوا۔ پھر ذمہ داریوں کا بوجھ سر پر آن پڑا۔ ایک پل ایک لمحہ یہ زندگی میرے لیے اذیت ہی اذیت تھی۔ کبھی یہ زندگی مجھ اور کسی طور مہربان نہیں ہوئی۔

اگر آج تم نے بھی مجھے ٹھکرا دیا تو رابیل میں اب مزید زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔ ایک واحد خوشی میرے پاس تمہاری محبت کی صورت میں آئی ہے۔ تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔ تم نے ساتھ نہیں دیا تو بس عبدالہادی کا یہ آخری دکھ ہو گا۔ اسکے بعد دکھ سہنے کے لیے میں زندہ نہیں رہ سکتا۔" ہادی اُسکے قدموں کے پاس بیٹھ کر کہتا جا رہا تھا۔ اُسکے آنسو بہتے جا رہے تھے۔ رابیل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہادی" رابیل نے اسے پُکارا۔ ہادی نے سے اٹھا کر اسے دیکھا۔

"لیکن پھپھو۔۔ زمانہ۔۔ لوگ۔۔ میری سیلف رسپیکٹ؟" رابیل نے کہا

www.novelsclubb.com

ہادی نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر کہا۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔ پھپھو۔۔ زمانہ۔۔ لوگ۔۔ تمہاری سیلف رسپیکٹ۔۔ یاں پھر عبدالہادی؟؟؟"

"عبدالہادی" رابیل نے کچھ ساعتیں سوچنے کے بعد جواب دیا۔

سن کر ہادی کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آگئی تھی۔

****

عبدالہادی کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آگئی۔

www.novelsclubb.com

رابیل نے آرام سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑائے۔

"ٹھیک ہے پھر تم شادی کی تیاریاں شروع کر دو." ہادی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے ابھی شادی کر سکتی ہوں؟" رابیل نے کہا۔

"کیوں؟" ہادی نے حیرت سے پوچھا۔

"ابھی میرے ابو کو فوت ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں ہادی۔" رابیل نے یاد دلایا۔

"اچھا آئی ایم سوری میرے ذہن سے بالکل نکل گیا تھا۔" ہادی نے افسوس سے کہا۔

"آپ نے تو افسوس بھی نہیں کیا مجھ سے ابو کی وفات کا۔" رابیل نے دکھ سے کہا۔

"کرنا چاہتا تھا لیکن جس طرح سے تم معاذ کا ہاتھ پکڑ کر آئی تھیں نا۔۔ میں کچھ بول ہی نہیں سکا۔" ہادی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈری ہوئی تھی۔۔ اس لئے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا میں نے۔" رابیل نے کہا۔

"خیر شادی ہم اگلے سال ہی دھوم دھام سے کریں گے لیکن نکاح ہمارا کل ہی ہو گا انشاءاللہ۔" ہادی نے کہا۔

"نکاح؟ وہ بھی کل؟ لیکن کیوں؟" رابیل کو حیرت ہوئی۔

"کیوں کے رابیل مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے، اچانک کوئی کچھ کہہ دے گا تم سے اور تم پھر سے مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی۔ پہلے دس مہینے کے لیے بنا بتائے چلی گئیں تھیں۔ اور اب کہیں دس سال کے لیے نہ چلی جاؤ۔ مجھے تو ڈر ہے کہ صبح تک تمہارا ارادہ نہ بدل جائے کہیں۔ سر پھری تو تم ہو ہی تمہارا کوئی بھروسا نہیں ہے۔ اس لیے میں تمہیں نکاح جیسے مضبوط بندھن میں اپنے ساتھ باندھ کر رکھنا چاہتا ہوں۔ اور نیک کام میں دیر کرنی بھی نہیں چاہیے۔" ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ رابیل سوچ میں پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے اس کے لیے مجھے پہلے معاذ کو بتانا پڑے گا۔ میرا ایک ہی واحد خونی رشتہ ہے اس دنیا میں۔ اور ابھی آپ اس نکاح کے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہیں گے جب تک حالات صحیح نہیں ہو جاتے ہیں۔" رابیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے صبح تم یونی جانے کی بجائے معاذ کے پاس چلی جانا۔ لیکن یہ کام کل ہی ہو ناچاہیے۔" ہادی نے کہا۔

رابیل نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہادی کی بات سے وہ پریشان تو بہت ہو گئی تھی۔ لیکن اسے جتا نہیں رہی تھی۔ وہ ایک دم سے اٹھی اور اس نے بیڈ سائڈ سے ایک لفافہ نکالا اور ہادی کی طرف بڑھایا ۔ہادی نے سوالیہ نظروں سے پہلے لفافے کو اور پھر رابیل کو دیکھا۔ جیسے کہ پوچھ رہا ہو اس میں کیا ہے۔

"اس میں وہ ساری رقم موجود ہے جو آپ نے اب تک مجھ پر خرچ کی ہے میں کب سے آپ کو یہ لوٹانا چاہ رہی تھی۔" رابیل نے کہا۔

ہادی کچھ دیر لفافے کو حیرت سے دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

"ایسا کرو یہ رقم تم کل ناشتے کی میز پر مجھے پھوپھو کے سامنے دینا۔" ہادی نے کہا۔

"پھوپھو کے سامنے کیوں؟" رابیل نے پوچھا۔

"رابیل مجھے ان پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اور اتنی سی رقم سے مجھے فرق پڑتا بھی نہیں ہے۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تم پھوپھو کے سامنے مجھے یہ رقم دو۔تاکہ ان کو احساس ہو جائے گی تم خوددار ہو اور تمہاری نظر اس گھر پر یا میری دولت پر نہیں ہے۔اور تم نے وہ پائی پائی واپس کر دی ہے جو تم پر خرچ ہوئی ہے۔ یہ سب میں اس لئے کر رہا ہوں کہ تمہاری خودداری کو ٹھیس نہ پہنچے۔" ہادی نے کہا تو رابیل کی آنکھ بھر آئی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ناشتے کی میز پر تو صوفیہ بھی ہو گی اور انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں صوفیہ کے آگے اپنے گھر کے ذاتی معاملہ ڈسکس نہیں کرنے چاہئیں۔" رابیل نے بتایا۔

ہادی کچھ پل سوچتا رہا پھر بولا۔

"ٹھیک ہے میں ان کے کمرے میں جب جاؤں گا تو تمہیں میسج کر دوں گا۔ تم ان کے سامنے مجھے یہ دینا اور ہاں یہ دیتے وقت اپنا لہجہ ذرا سخت کرنا۔" ہادی نے کہا۔

"سخت کیوں؟" رابیل نے پوچھا۔

"بس جیسا جیسا میں کہتا جاؤں گا آج کے بعد تم ویسے ویسے کرتی جانا۔ میری وجہ سے تمہیں تکلیف پہنچی ہے اور اب میں ہی اس کا ازالہ کروں گا۔ ہم اگر ایک دم سے پھوپھو کے سامنے اپنی شادی کا اعلان کریں گے تو یقیناً ان کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔ ہمیں آہستہ آہستہ ان کو قائل کرنا ہے۔ سب سے پہلے تو اُنہیں یہ جتانا ہے کہ ہماری بیچ میں کچھ بھی نہیں ہے آئی سمجھ؟" ہادی نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"ہاں سمجھ آگئی۔" رابیل نے کہا۔

"چلو میں چلتا ہوں۔اب اللہ کرے صبح تک تم اپنے ارادے پر قائم رہو۔" ہادی نے دعا کے انداز میں ہاتھ بلند کیے۔اور ہنسنے لگا۔

"اب جائیں۔۔ورنہ کسی نے دیکھ لیا تو کل نکاح کی بجائے میرا جنازہ نہ پڑھنا پڑ جائے آپ کو۔" رابیل نے کہا۔

ہادی کے جانے کے بعد وہ واشروم تک گئی اور اپنے ہاتھوں کو دھونے لگی۔باہر آکر ہاتھ تولیے سے پونچھے۔

پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

"اللہ ہمیں معاف کر دے۔ہم دونوں ایک کمزور لمحے کی زد میں آگئے اور ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لیے۔" رابیل نے اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا۔

"ہاتھ تو میں نے اس دن معاذ کا بھی پکڑا تھا، پھر مجھے یہ احساس اس وقت کیوں نہیں ہوا۔۔شاید اس لیے کہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے میرے دل میں چور نہیں تھا۔"رابیل نے سوچا اور بتی بجھا کر لیٹ گئی۔

نیند تو اس سے دور بھاگ چکی تھی۔ایک نئی آزمائش اس کی منتظر تھی۔

(میں معاذ کو کیسے بتاؤں گی یہ سب اور کیا ہو وہ راضی ہو گا؟)

(کیسے کیسے رنگ ہیں زندگی تیرے ہم سوچتے نہیں نہیں اور وہ سب ہو جاتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا ہے۔کل تک جس انسان سے میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھیں اب اسی کی زندگی میں ہمیشہ کے لئے شامل ہونے جا رہی ہوں۔اور وہ بھی مجھ سے نفرت کرتا تھا۔اس نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ اُسے مجھ سے محبت ہو جائے گی۔اور میں نے بھی نہیں سوچا تھا۔لیکن اس سے جدا ہو کر ان دس مہینوں میں مجھے یہ ادراک ہوا تھا کہ ہادی کی محبت یکطرفہ نہیں تھی۔

پھپھو کی باتیں سننے کے بعد میں نے یہ سوچا تھا کہ ہادی دنیا میں آخری انسان بھی ہوا تب بھی میں اس سے شادی نہیں کروں گی۔ لیکن آج اُسکی حالت دکھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ کیوں میں دوسروں کی وجہ سے اسے چھوڑ کر چلی گئی۔اور سارے رابطے ختم کر دیے۔اس بیچارے نے مجھے کتنے پیغامات بھیجے۔ کتنی معافیاں مانگی۔ کبھی کسی کے آگے نہ جھکنے والا عبدالہادی میرے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا تھا اس رات۔اس کے اندر عاجزی تھی۔

ہم سے نفرت کرنے والوں کی بات تو ہم منٹوں میں مان لیتے ہیں۔ لیکن جو ہم سے محبت کرتے ہیں جو ہمارے منتظر ہوتے ہیں۔۔۔ہم ان کو تنہا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں صرف اس لئے کہ ہمیں اپنی سیلف ریسپیکٹ عزیز ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اور ایسا کرتے وقت ہم محبت کرنے والوں کا نہیں سوچتے کہ وہ ہمارے پیچھے ہمارے لیے کتنا رو رہے ہوں گے۔)رابیل کو افسوس ہو رہا تھا۔

اُدھر عبدالہادی خوشگوار موڈ میں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔اور بیڈ پر لیٹ کر مسکراتا جا رہا تھا۔ نجانے کتنے سالوں بعد وہ دل سے مسکرایا تھا۔اسے تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ وہ آخری بار کب مسکرایا تھا اور کس بات پر مسکرایا تھا۔نہ جانے کب اسے مسکراتے مسکراتے ہی نیند آگئی۔

■■■■

"تو تم عبدالہادی سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔"ساری بات سننے کے بعد معاذ بولا۔

"عبدالہادی مجھ سے شادی کرنا چاہتا۔"رابیل نے تشریح کی۔

"ایک ہی بات ہوئی۔"معاذ بولا۔

"میں نے اسے ہاں تو کر دی ہے۔لیکن میں پریشان بہت ہوں۔میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے۔میں پھوپھو کا سامنا کیسے کروں گی؟"رابیل نے اپنی پریشانی بتائی۔

"رابیل ہم سے نفرت کا اظہار کرنے والے لوگ ہر قدم پر ہمیں ملتے ہیں لیکن ہم سے محبت کا اظہار کرنے والے لوگ زندگی میں صرف ایک ہی بار ملتے ہیں۔

ہاتھ جھٹکنے والے بہت ہوتے ہیں۔ لیکن ہاتھ تھامنے والا قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔

میرا ماننا ہے کہ جو محبت سے اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھادے فورا اس کا ہاتھ تھام لو۔

اور جہاں تک بات ہے آسیہ پھپھو کی تو وہ وقتی طور پر حسد میں مبتلا ہیں وہ بھی صحیح ہو جائیں گی۔ لیکن اگر تم نے اس شخص سے شادی نہیں کی جس سے تم محبت کرتی ہو تو تمہارے لئے بہت مسئلہ ہو جائے گا۔ کیونکہ پھر تمہیں ایک ایسے انسان کے ساتھ ساری زندگی گزارنی پڑے گی جس سے تم محبت نہیں کر سکتیں۔

اور میں معاذ صدیقی اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ محبت کے بغیر شادی نہیں اور شادی کے بغیر محبت کی کوئی اہمیت نہیں۔۔ محبت ہے تو شادی ہے محبت نہیں تو شادی بھی نہیں۔" معاذ نے کہا تو رابیل سوچ میں پڑ گئی لیکن بولی کچھ نہیں۔

"فرض کرو میں تمہاری بات مان لیتا. ہم دونوں ایک ساتھ اچھی زندگی بھی گزار لیتے. لیکن تم ساری زندگی عبدالہادی کا سوچتی رہتیں میرے ساتھ تو ہوتی تم لیکن تمہارا ذہن ہادی کی طرف ہوتا ایسی شادی کا کیا فائدہ؟" معاذ نے کہا۔ رابیل آج معاذ کے فلیٹ میں آئی تھی اس سے ملنے۔

"ویسے ایک بات عبدالہادی نے بالکل صحیح کی ہے تمہارا کوئی بھروسہ نہیں نہیں کب کیا فیصلہ کر دو۔" معاذ نے کہا اور ہنسنے لگا۔

"چلو اب زیادہ مت سوچو فیصلہ کر لیا ہے تو اب اس پر قائم رہو میں تمہاری خوشی میں خوش ہوں۔" معاذ نے کہا۔

"اور اسی خوشی میں مجھے ایک کپ چائے پلا دو۔ اتنی دیر سے بیٹھی ہوں چائے پانی تک کا نہیں پوچھا تم نے۔" رابیل نے کہا۔

"ایسا کرو تم ہادی کو فون کر کے یہاں بلا لو پھر ہم تینوں ساتھ میں چائے پیتے ہیں اور ڈسکس کرتے ہیں اس معاملے کو صحیح طریقے سے۔" معاذ نے کہا۔

"ہمم صحیح کہا میں ابھی اسے فون کرتی ہوں۔" رابیل نے کہہ کر ہادی کو فون ملایا۔

"اچھا معاذ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ ایک لڑکی اچانک تمہیں دیکھ کر تمھاری محبت میں گرفتاری ہو چکی ہے تو تمہارا کیا ردِ عمل ہو گا؟" رابیل نے پوچھا اور معاذ کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی۔

"مجھے دیکھ کر اب تک بہت سی لڑکیوں کو مجھ سے پہلی نظر کی محبت ہو چکی ہے۔ اور وہ اس بات کا اظہار بھی کے چکی ہیں۔ تم کوئی نئی بات کرو۔۔" معاذ نے بیزاری سے کہا۔

"ہاں لیکن اگر وہ عام سی محلے کی کوئی لڑکی نہ ہو۔۔ بلکہ کوئی محلوں میں رہنے والی لڑکی ہو تو..؟" رابیل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میرے لیے ایک عام سے لڑکی کی سچی محبت کی اہمیت زیادہ ہو گی بنسبت محلوں میں رہنے والی لڑکی کی وقتی محبت کی۔۔ جو دل بھر جانے پر ختم ہو جائے۔

"لیکن اگر اُسکی محبت واقعی سچی ہو تو؟" رابیل نے کہا۔

"تب بھی نہیں۔۔کیوں کے اس کو محل چھوڑ کر میرے اس غریب خانے میں آنا ہو گا۔اور مجھے یہ پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی سے آسائشیں چھن جائیں۔" معاذ نے کہا۔

"یہ تو غلط بات ہوئی نہ۔کیا محلوں میں رہنے والی کا دل سچا نہیں ہو سکتا؟ کیا اس کا قصور صرف یہی ہو گا کہ وہ محلوں میں رہتی ہے؟ صرف اسی وجہ سے تو اس کی محبت ریجیکٹ کر دوں گے؟ پھر کیوں تم مجھے محبت پر لیکچر دے رہی ہو صبح سے؟ کیا صرف امیر ہونا اس کا قصور ہو گا؟" رابیل نے کہا تو معاذ سوچ میں پڑ گیا۔

"سب سے پہلی بات یہ کہ ایسا ہو گا ہی نہیں۔اور جب ہوا تو دیکھا جائے گا۔خیر میں چائے بنا لو جب تک ہادی آ جائے۔" معاذ نے کہا اور کچن کی طرف چلا گیا۔

■ ■ ■ ■

معاذ کے فلیٹ سے واپسی پر انکورات ہو گئی تھی۔رات کے آٹھ بجے وہ گھر واپس آئے۔آسیہ بیگم دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر دیکھتی رہ گئیں۔رابیل بنا کچھ بولے کمرے میں گھس گئی۔

"کہاں گئے تھے ہادی؟"آسیہ نے حیرت سے پوچھا۔

"آپ کی چہیتی کو پک کرنے گیا تھا۔اپنے کزن کے فلیٹ میں تھی صبح سے۔پھر مجھے میسیج کیا کے آفس سے واپسی پر اسے گھر لیتا آؤں۔پھپھو اب میں اس کا ڈرائیور تو نہیں ہوں نا؟جو یوں مجھے آرڈر دے رہی ہے۔ایک تو تھکا ہوا ہوتا ہوں اوپر سے ان کو پک بھی کروں۔"ہادی کہتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا اور سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر بیزاری سے بولا۔

www.novelsclubb.com

آسیہ سوچ میں پڑ گئیں۔

"نوری سے کہیں میرے لیے ایک کپ چائے بنا دے۔سر دکھ رہا ہے میرا۔"
ہادی نے اپنی پیشانی کو اپنی انگلیوں سے مسلتے ہوئے کہا۔

آسیہ نے فوراً نوری کو ہدایت دی اور ہادی کے قریب آ کر بیٹھ گئیں۔

"اچھا تم پریشان مت ہو میں رابیل کو منع کر دونگی آئندہ تم کو زحمت نہ دے۔" آسیہ نے کہا۔

"ہاں کہہ دیں اس سے۔ میں نہیں دے سکتا اس میڈم کی نوکریاں۔ اچھا خاصا چلی گئی تھی۔۔ سکون تھا گھر میں کتنا۔۔ لیکن پھر واپس آ گئی۔ آپ سے کہا بھی تھا مت پالیں یہ رابیل نامی مصیبت۔۔ مگر آپکو تو خدمتِ خلق کا شوق ہے۔" ہادی نے بیزاری سے کہا۔ آسیہ حیران و ششدر اسے دیکھے جا رہیں تھیں۔

"آرام سے ہادی۔" آسیہ نے اُسکا سر دبانا شروع کیا۔

"بس بہت ہو گیا پھپھو۔ کوئی لڑکا دیکھ کر اسے چلتا کریں جلدی یہاں سے۔" ہادی نے کہا۔ آج وہ آسیہ کو حیرت کے جھٹکے دیتا جا رہا تھا۔

ہادی نے آسیہ کا اُلجھا ہوا چہرہ دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔اُسنے اَپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا۔

"ہاں ہاں لیکن ابھی تو میں اسے نہیں نکال سکتی نا ہادی۔ابھی تو وہ آئی ہے۔اور دکھی بھی ہے۔"آسیہ نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہمم چلیں جب محترمہ کا دکھ ختم ہو جائے تو معاملہ جلدی نپٹالیں۔"ہادی نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے کہا۔نوری چائے لے آئی۔

ہادی کمرے میں چلا گیا اور رابیل کو فون ملایا۔

"ٹینشن میں ہوں۔۔آج رات نیند نہیں آنے والی مجھے"رابیل نے فون اٹھایا تو آگے سے ہادی بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"رابیل نے پوچھا۔

"یار ہمارا نکاح ابھی تک پینڈنگ میں ہے۔"ہادی بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"کل ہو جائیگا نا۔" رابیل نے تسلی دی۔

"اگر تم کل تک اپنی بات پر قائم رہیں تو۔۔۔" ہادی نے کہا۔

"اب اتنی بھی ناقابلِ اعتبار نہیں ہوں میں۔" رابیل کو برا لگا۔

"اپنی شادی کے دن اب نہیں دور ہیں

لازمی ہے کہ تم مجھ سے پردہ کرو۔" ہادی نے گانا شروع کر دیا تو رابیل کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"واہ آپ تو سنگر بن گئے۔۔" رابیل نے کہا۔

"میں شاعر بھی بننے والا ہوں۔۔اور تمہارا شوہر بھی۔۔" ہادی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ پہلے انسان بن جائیں۔" رابیل نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔

ہادی نے فون کان سے الگ کیا اور اسے دیکھنے لگا۔

پھر موبائل سائڈ پر رکھا اور آسیہ کے کمرے کی طرف جانے لگا

****

صوفیہ غصّے سے بڑبڑاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔اس کے ساتھ آتا ہوا نوفل اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا ہوا صوفیہ بیٹا تم اتنے غصّے میں کیوں لگ رہی ہو؟"آسیہ نے پوچھا۔

"پھپھو آپ کا بھتیجا انتہائی بد تمیز انسان ہے۔اس نے مجھے کہا کہ ایسی جگہ شاپنگ کر آؤں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گی اور آپ کو پتہ ہے یہ مجھے کہاں لے کے گیا شاپنگ کے لیے؟"صوفیہ بولی۔

"کہاں؟"آسیہ نے پوچھا۔

"الہ دین والے لنڈے بازار میں لے کے گیا مجھے۔"صوفیہ کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"نوفل"آسیہ نے نوفل کو آنکھیں دکھائیں۔

"یہ خود ہی کہہ رہی تھی کہ مجھے ایسی جگہ لے چلو جہاں سے سارا کراچی شاپنگ کرتا ہے۔"نوفل نے معصومیت سے کہا۔

"تم پھر اسے بائیک پر لے کر چلے گئے؟"آسیہ نے کہا۔

"ہاں اب اسے عادت ہو گئی ہے بائیک کی اور بائیک پر بیٹھنے کی پریکٹس بھی ہو گئی ہے۔"نوفل نے بتایا۔

"نوری چائے بنادو۔"عبدالہادی نیند سے جاگا تھا۔اس نے نیچے آتے ہی نوری کو آواز دی چائے کیلئے۔

"ویسے نوفل تم گاڑی کیوں نہیں خرید لیتے اتنا پیسہ ہوتے ہوئے بھی بائیک پر گھومتے ہو۔"صوفیہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں ہواؤں میں اڑنے والا شخص ہوں۔گاڑی مجھے قید سی لگتی ہے۔جو مزہ بائیک کو چلانے کا ہے وہ گاڑی میں کہاں۔اور یہی تو عمر ہے میری بائیک چلانے کی۔جب یونی لائف ختم ہو جائے گی تو گاڑی لونگا۔"نوفل نے کہا۔

عبدالہادی نے جیب سے موبائل نکالا اور چیک کرنے لگا اسے ان کی گفتگو میں کسی قسم کی کوئی دلچسپی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"اچھا تو تم پڑھائی ختم ہونے کے بعد اپنا آفس جوائن کر لو گے؟"صوفیہ نے پوچھا۔

"نہیں میں جاب کروں گا۔مجھے بہت شوق ہے جاب کرنے کا۔"نوفل نے مزے سے کہا تو ہادی نے ایک دم سے اسے گھورا۔

"کیا مطلب ہے جاب کرو گے تم؟کوئی جاب واب نہیں کرنی تم نے سمجھے۔اپنی پڑھائی ختم کرو اور آ کر آفس میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔پچھلے نو دس سال سے مسلسل آفس میں کام کر رہا ہوں میں تھک گیا ہوں۔ہوش نہیں سنبھالا پورے طریقے سے کہ بزنس سنبھلنا پڑ گیا۔میرا بھی حق ہے کہ میں کچھ دیر آرام کروں۔اکثر ایسا ہوتا ہے

کہ میری طبیعت خراب ہوتی ہے لیکن پھر بھی مجھے آفس جانا پڑتا ہے صرف اس وجہ سے کہ مجھے وہاں پر کام کرنے والے لوگوں پر بھروسا نہیں ہے۔ تم آجاؤ گے تو کم از کم میں بے فکر ہو کر آرام تو کر سکوں گا۔ میرا بھی دل کرتا ہے کہیں گھومنے پھرنے کے لیے جاؤں ورلڈ ٹور پر جاؤں لیکن اس بزنس کی وجہ سے میں کہیں جاتا بھی نہیں ہوں۔ اب میں آرام کروں گا اور تم کام کرو گے سمجھے۔" ہادی نے کہا تو نوفل نے بیچاروں جیسی شکل بنا کر آسیہ کو دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس ظلم سے بچا لیں۔

" صحیح کہہ رہا ہے ہادی کا بھی حق ہے آرام پر۔ میں جلد ہی اس کی شادی کرنے والی ہوں۔ اس کے لیے اسے آفس سے چھٹی لینی ہو گی۔ اسی بھی حق ہے اپنی زندگی جینے کا۔ پھر بھلے چلا جائے اپنی بیوی کو ورلڈ ٹور پر لے کر۔" آسیہ نے چائے ہادی پیش کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور صبح تمھاری گاڑی نئی گاڑی آجائے گی۔لوگ تم کو بائیک پر دیکھتے ہیں تو مجھ سے پوچھتے ہیں کے تمہارا بھائی کیوں بائیک چلاتا ہے؟" ہادی نے کہا۔

"آپ کیوں لائیں نوری سے کہہ دیا ہوتا۔" ہادی نے چائے کا کپ آسیہ کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

شادی کی بات پر عبدالہادی کل والے منظر میں کھو گیا۔۔۔۔

■■■■

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے."

امام صاحب نے بنیادی نکات ادا کرنے کے بعد رابیل سے پوچھا۔رابیل نے ایک نظر عبدالہادی کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اس کے جواب کا منتظر۔۔۔پھر دوسری نظر معاذ پر ڈالی جیسے کہ اجازت مانگ رہی ہوں۔۔۔ایک پل کو اسے محسوس ہوا کہ یہ معاذ نہیں ریاض صدیقی بیٹھے ہیں جن کی طرف دیکھ کر وہ نکاح قبول کرنے کی اجازت مانگنا چاہ رہی ہو۔معاذ نے اس کے جذبات سمجھتے

ہوئے ہوں ہاں کے انداز میں سر کو جنبش دی۔وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کے وجود میں ریاض صدیقی کو اس وقت محسوس کر رہی ہے۔

"قبول ہے" رابیل تیسری مرتبہ کہا تو بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

نکاح قبول کرتے وقت یہی کیفیت عبدالہادی کی بھی تھی۔اس کی بھی آنکھ بھر آئی۔جن بچوں کے ماں باپ ان کی شادی سے پہلے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں تو اس پر اس لمحے ان کو شدت سے اپنے والدین کی یاد آتی ہے۔ایسے بچے خوشی کے لمحوں میں بھی مکمل طور پر خوش نہیں ہو پاتے۔اپنے دائیں بائیں دیکھتے ہیں کہ کاش اس وقت ان کے والدین ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہوتے ان سے گلے لگتے انہیں ماتھے پر بوسہ دیتے۔اس خوبصورت لمحے میں جب پہلو میں بیٹھنے والا ان دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو دل بھر آتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں نے آج اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت اقرار کیا تھا۔"قبول ہے"

■■■■

رات کا اندھیرا سورج کی روشنی کو الوداع کہتا ہوا غالب آچکا تھا۔صوفیہ آج صبح واپس اسلام آباد چلی گئی تھی۔آسیہ مایوس تھیں۔عبدالہادی نے صوفیہ میں کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں دکھائی تھی اور نہ ہی تو صوفیہ نے عبدالہادی میں کوئی انٹرسٹ لیا تھا۔

آسیہ بیگم کو یہ دال بھی گلتی ہوئی نظر نہیں آرہی تھی۔صوفیہ کے علاوہ بھی بہت ساری لڑکیاں ان کی نظر میں تھی لیکن بات عبدالہادی کے ماننے کی تھی۔

www.novelsclubb.com

رابیل جب سے آئی تھی آسیہ بیگم سے اس نے کوئی بات نہیں کی تھی ضرورت کی بات کے علاوہ۔

یہاں آتے ہی اس نے گھر کے کام شروع کر دیے تھے وہ کھانا بنانے میں نوری کی مدد کیا کرتی تھی۔اور بھی ایسے بہت سے کام تھے جو وہ کرتی تھی۔وہ چپ چاپ آسیہ بیگم کے ساتھ کچن میں کھڑی ہوتی تھی ان سے کوئی بات نہیں کرتی تھی لیکن باقاعدگی سے کام کرتی تھی۔

ایک دن اس نے میرے برتن اٹھا کر دونا شروع کر دیا تو آسیہ نے اسے ٹوکا۔

"رابیل چھوڑو نوری برتن دھو دے گی۔یہ تو ہمارے کرنے کے کام نہیں ہیں۔تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو تو زیادہ بہتر رہے گا۔" آسیہ کی بات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ برتن دھوئے جا رہی تھی آسیہ نے بھی مزید کچھ نہیں کہا لیکن ان کو بہت برا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک رات رابیل اُنکے کمرے میں آئی ان سے بات کوئی نہیں کی بس اُنکی دوائیاں سنبھال کر رکھیں اور پانی کا جگ بھر کر سائڈ ٹیبل پر رکھا اور جانے لگی تو آسیہ نے اُسکا ہاتھ تھام لیا۔

"پاؤں نہیں دباؤ گی میرے؟ درد رہتا ہے۔ کومل کو تو صحیح سے دبانا بھی نہیں آتا۔" آسیہ نے کہا تو رابیل چپ چاپ بیٹھ کر ان کے پاؤں دبانے لگی۔ لیکن ان کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ آسیہ اُس کے چہرے کو دیکھے جا رہیں تھیں۔

ایسے میں عبدالہادی بھی آگیا۔ رابیل اسے دیکھ کر وہاں سے چلی گئی۔ ہادی نے اسے جاتا ہوا دیکھا پھر آسیہ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اور دونوں باتیں کرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد رابیل پھر آئی اُسکے ہاتھ میں لفافہ تھا۔

"یہ لیں وہ ساری رقم جو آج تک آپ نے مجھ پر خرچ کی ہے۔" رابیل نے لفافہ ہادی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

آسیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

رابیل رکی نہیں۔۔ جلدی ہی واپس پلٹ گئی۔

ہادی نے لفافہ کھول کر دیکھا۔اسمیں پانچ ہزار والے نوٹ تھے۔وہ آسیہ کو دکھانا چاہ رہا تھا۔

"دیکھا آپ نے کتنی بد تمیز ہو گئی ہے یہ لڑکی۔کیسے پیسے میرے منہ پر مار کر چلی گئی۔کوئی لحاظ نہیں اسے۔ایسے دکھا کر گئی ہے جیسے میں نے مانگے ہیں اس سے پیسے۔"ہادی نے آسیہ سے کہا۔

"تم نے مانگے تھے کیا پیسے؟"آسیہ نے پوچھا۔وہ سوچ میں پڑ گئیں۔

"کیا میں آپ کو ایسا لگتا ہوں؟کہ اس لڑکی سے پیسے واپس مانگوں گا؟وہ پیسے جو آپ کے کہنے پر خرچ کیے میں نے اس پر؟"ہادی کو دکھ ہوا۔

"نہیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہی ہوں۔"آسیہ نے کہا۔

ہادی کے جانے کے بعد آسیہ سوچ میں پڑ گئیں۔

(کہاں سے جمع کیے رابیل نے اتنے پیسے؟اور کیسے؟کیا اس نے کسی سے قرضہ لیا ہے؟ضرور بینک سے لون لیا ہو گا۔)آسیہ نے اندازہ لگایا۔

اُن کو اب بہت دکھ ہو رہا تھا۔

(رابیل کے ساتھ اچھا نہیں ہو رہا اس گھر میں۔۔مجھ سے بھی ناانصافی ہو گئی۔اور ان پیسوں کا تو مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے۔۔یہ سب اُسنے میری اس رات والی باتوں کی وجہ سے کیا ہے۔پتہ نہیں کیسے اُسنے اکٹھے کیے ہونگے پیسے۔۔ضرور معاذ نے اسے دلائے ہونگے کہیں سے۔۔)آسیہ کی سوچوں کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔وہ ایک دم سے اداس ہو گئیں۔

■■■■

www.novelsclubb.com

پچھلے ایک ہفتے سے معاذ کو کوئی لڑکی انجان نمبر سے پیغامات بھیج رہی تھی۔اس لڑکی کا کہنا تھا کہ اس نے کہیں معاذ کو دیکھا ہے۔اور وہ اسے پسند کرنے لگی ہے۔وہ

سمجھ رہا تھا کہ شاید وہ اس کی کوئی پرستار ہے۔ یہ اس کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی آئے دن کوئی نہ کوئی لڑکی اسے اس طرح کے پیغامات بھیجتی تھی۔

وہ لڑکی کون تھی اسے اپنے بارے میں کچھ بھی نہیں بتانا چاہ رہی تھی بس اتنا کہہ رہی تھی کہ اس نے اسے سے پہلی نظر میں دیکھا اور پسند کیا اس کی شخصیت سے بے حد متاثر تھی۔

یہ بات بھی معاذ صدیقی کے لیے نئی بات نہیں تھی۔ لیکن ایک بات جس نے معاذ کو اس لڑکی کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ اس کی آواز تھی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے یہ آواز کہیں سنی ہے۔ اس لڑکی نے معاذ کی فرمائش پر اس سے فون پر بات کی کیوں کے معاذ کو لگ رہا تھا کہ شاید اُسکا کوئی دوست ہے جو اسے لڑکی بن کر تنگ کر رہا ہے۔ اسی لیے معاذ نے کہا کہ وہ اس سے کال کرے۔ کال کرنے پر اسے یہ تصدیق تو ہو گئی تھی کہ وہ لڑکی ہی ہے۔ لیکن اس لڑکی کی آواز نے اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی تقریباً سارا دن معاذ کو پیغامات بھیجتی رہتی تھی۔اور ساری رات بھی۔ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس کے جواب کی انتظار میں ساری رات جاگی رہتی ہے۔

پیغامات بھیجنے والی لڑکیوں کو معاذ کسی خاطر میں ہی نہیں لاتا تھا۔وہ ان باتوں کو صحیح نہیں سمجھتا تھا کہ لڑکی خود سے اپنی دلچسپی ظاہر کرے۔لیکن اس سارے عرصے بات کرنے کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ وہ یہ جان سکے کے یہ آواز اُسنے کہاں سنی ہے۔اور وہ لڑکی اُسکی ذاتی زندگی کے متعلق جو انکشافات کرتی جا رہی تھی وہ حیران کن تھے۔

معاذ صدیقی حیران تھا کہ یہ باتیں کہاں سے اس لڑکی کو معلوم ہوئی ہیں جن کا ذکر اُسنے کبھی اپنے کسی بہترین دوست تک سے نہیں کیا تھا۔یہ باتیں اُسکے اور رابیل کے بیچ کی باتیں تھیں۔اور پیغامات بھیجنے والی لڑکی رابیل نہیں تھی اتنا تو وہ جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب اسے اس لڑکی سے بات کرنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔ وہ لڑکی ہر وقت آنلائن رہتی تھی معاذ سے بات کرنے کے لیے۔ معاذ کو اندازہ ہوا تھا کہ وہ تھوڑی کم عقل ہے۔ مگر اچھی ہے۔ اُسکے بات کرنے کا انداز عام لڑکیوں سے الگ تھا۔ اور ایسی کیا بات تھی جو اسے اُسکا انداز الگ لگ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ کافی عرصے بعد اسے سمجھ آئی کے وہ مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والی لڑکی نہیں ہے۔ ورنہ باقی ساری لڑکیاں جو اسے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کرتیں تھیں وہ سب مڈل کلاس کی تھیں۔ لیکن اس لڑکی کے شاہانہ مزاج ہی اسے ہائی کلاس سے ہونے کا ثبوت تھے۔

اُسکا لہجہ مختلف تھا۔ کئی باتیں اس کے منہ سے ایسی نکل جاتیں تھیں انجانے میں جو اُسکے ہائی کلاس سے ہونے کا ثبوت دیتیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

معاذ صدیقی اس لڑکی کے متعلق سوچ سوچ کر تھک چکا تھا کہ آخر کون تھی یہ لڑکی جو اُسکی ذاتی باتیں جانتی تھی۔ جو ہائی کلاس سے تعلق رکھتی تھی۔ اور جسکی آواز پر اسے گمان تھا کے اُسنے کہیں سنی ہے۔

اُسکا یہ گمان اس دن یقین میں بدل گیا جب وہ رابیل سے ملنے گیا۔ وہاں ل لان میں ہی موجود کومل اپنی دوست سے فون پر محوِ گفتگو تھی۔

معاذ نے چونک کر اُسکی آواز پر پلٹا۔ کومل کو معاذ کے آنے کا علم نہیں تھا وہ لان میں موجود جھولے پر بیٹھی فون پر اپنی دوست سے باتیں کر رہی تھی۔ وہی آواز۔۔ وہی انداز۔۔ وہی جلترنگ سی ہنسی۔۔ افف

گھر واپس آکر معاذ نے سر پکڑ لیا۔۔۔

(یہ لڑکی کیا کر رہی ہے۔ عبدالہادی کو بھنک بھی پڑ گئی تو یہ اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی مروائے گی۔) معاذ اب واقعی پریشان ہو گیا تھا۔ وہ کافی عرصے سے کومل سے

رابطے میں تھا۔اگر اسے معلوم ہوتا کہ یہ عبدالہادی کی بہن ہے تو وہ ہر گز اسے جواب نہ دیتا۔مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

"تم کو اندازہ بھی ہے کہ تم نے اپنے اور میرے ساتھ کیا کیا ہے؟"معاذ نے اس رات کومل کو فون کر کے کہا تو آگے سے وہ حیران ہو گئی۔

"کیا کیا ہے میں نے؟"کومل نا سمجھی کے انداز میں بولی۔

"تم جانتی ہو تمہارا بھائی کیسا ہے۔۔پھر بھی تم نے مجھ سے رابطہ کیا۔اتنا عرصہ مجھ سے باتیں کیں۔اب اگر عبدالہادی کو معلوم ہوا کے میں اُسکی بہن کے ساتھ ساری ساری رات باتیں کرتا ہوں تو تم مجھ سے بہتر جانتی ہو کہ وہ ہم دونوں کا کیا حشر کرے گا۔"معاذ نے کہا تو کومل کو سانپ سونگھ گیا۔اسے معاذ نے پہچان لیا تھا۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ معاذ بس اتنا جانتی ہوں کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔"کومل نے روتے ہوئے کہا۔

"تم میرے ساتھ بھی نہیں رہ سکتیں کومل۔ہمارا کوئی جوڑ نہیں ہے۔" معاذ نے کہا۔

"کیوں؟ کیا یہ کافی نہیں کے میں آپ سے محبت کرتی ہوں؟" کومل نے کہا تو معاذ نے گہری سانس لی۔

"اب یہ محبت کہاں سے آگئی؟" معاذ کا انداز اب دھیما ہوا۔وہ کھڑا تھا اب آرام سے بیٹھ گیا۔

"تو آپ کو کیا لگ رہا ہے کہ میں دل لگی کر رہی تھی اتنے عرصے سے؟ کومل انصاری نے آج تک کسی کو خاطر میں نہیں لایا معاذ صدیقی۔۔یہ محبت ہی ہے کہ میں خود آپ سے کہنے پر مجبور ہوں۔" کومل نے کہا۔

معاذ نے سوچا وہ صحیح کہہ رہی ہے۔اسے کیا کمی تھی لڑکوں کی۔وہ امیر گھر کی خوبصورت اور اسٹائلش لڑکی تھی۔وہ ہر لحاظ سے اچھی تھی۔جسکے لیے ابھی سے رشتوں کی لائن لگ گئی تھی۔لیکن عبدالہادی کو کوئی رشتا اپنی اکلوتی بہن کے لیے

بھا ہی نہیں رہا تھا۔ایسی لڑکی اگر اتنے سارے لڑکوں کو چھوڑ کر معاذ صدیقی کے آگے بچھی جا رہی ہے تو وجہ صرف محبت ہی ہو سکتی ہے۔

"عشق نہ پچھے ذات

نہ ویکھے تخت نہ ویکھے تاج"

آج معاذ اس شعر کے اصل معنی سے واقف ہو چکا تھا۔

■■■■

بجلی کڑکنے کی آواز پر عبدالہادی نے کھڑکی سے پردہ ہٹا کر باہر دیکھا۔بارش زوروں سے برس رہی تھی اس قدر تیز تھی کہ لگتا تھا کہ سب کچھ آج ڈبو دینے والی ہے۔بارش سے اُسکی بدترین یادیں جڑی تھیں۔ایسی ہی بارش میں اُسکی مام اس سے جدا ہوئی تھیں۔وہ کب سے اس طوفانی بارش کے انتظار میں تھا۔

رابیل نے کچن کی طرف کھلنے والی کھڑکی کھول کر اپنا دست دراز کیا اور بارش کی بوندیں اپنی ہتھیلی میں بھریں۔اُسکے موبائل کی بیپ بجی۔ہادی کا پیغام تھا۔اُسنے پیغام کھولا۔

"بارش میں بھیگنا کیسا لگتا ہے تمہیں؟"ہادی نے لکھا اور offline ہو گیا۔رابیل سمجھی نہیں اس کا مطلب۔

عبدالہادی نے سگریٹ سلگائی اور کھڑکی سے بارش کا نظارہ کرتے ہوئے کش لے کر دھواں اڑانے لگا۔

وہ سگریٹ پینے کا عادی نہیں تھا لیکن کبھی کبھار ضرور پی لیتا تھا۔خاص کر تب جب وہ کوئی اہم کام کرنے والا ہو۔یہ پریشانی سے پہلے کا الارم ہوتا تھا اسے سگریٹ کی طلب محسوس ہوتی تھی۔

کھڑکی سے بارش کو دیکھتے ہوئے وہ بہت کچھ سوچ رہا تھا۔اور دل میں ایک فیصلہ کر کے پردہ گرایا۔سگریٹ کو پیروں تلے کچلا۔۔(اب یہ طویل ڈراما ختم کرنے کا

وقت آگیا ہے)اس نے خود سے کہااور آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے کے دروازے تک آیا۔اور دروازہ کھولا اس کے قدم بوجھل ہوتے جارہے تھے۔وہ آہستہ آہستہ سے سیڑھیاں اُترتا ہوا آرہا تھا۔

سیڑھیوں سے اتر کر اس نے زور سے سب گھر والوں کو آواز لگائی۔

آسیہ اور کومل باہر آئے اور حیرت سے دیکھ رہے تھے۔کہ آخر عبدالہادی کیوں اتنی زور سے چیختا جارہا ہے۔نوفل کانوں میں handfree لگائے گانے سن رہا تھا۔شاید اس نے آواز نہیں سنی۔

کیا بات ہے ہادی کیوں اتنی زور سے چلا رہے ہو خیر تو ہے آسیہ بیگم نے کہا تو ہادی نے عجیب نظروں ان کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ڈر گئی اس کی آنکھوں کے کنارے سرخ ہو گئے تھے اور ایسا تب ہوتا جب وہ شدید غصے میں ہو۔

ادھر کومل کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے پتہ نہیں کون سی قیامت آنے والی تھی اب اور کسی کی شامت آنے والی تھی۔

"رابیل۔۔رابیل۔"

عبدالہادی اپنی پوری قوّت سے چلایا اور رابیل کو پکارنے لگا۔

عبدالہادی کی آواز سن کر رابیل باہر آئی کمرے سے اور نا سمجھی کی کیفیت میں سب کو باری باری دیکھنے لگی۔

"کتنا میں نے سمجھا تھا آپ کو کتنا آپ کو کہا تھا کہ اس لڑکی کو اس گھر میں مت رکھیں مگر آپ نے میری ایک نہ سنی۔" ہادی نے آسیہ سے کہا اور پھر رابیل کی جانب لپکا۔

"نکلو تم میرے گھر۔۔سے ابھی کے ابھی نکلو." عبدالہادی ایک دم سے رابیل کی طرف بڑھا اور اس کا بازو زور سے پکڑ کر اسے باہر مرکزی دروازے کی طرف لے کے جانے لگا۔

رابیل نے حیرت سے سکتے کے عالم میں اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں دیکھتی جا رہی تھی پھر آسیہ کو دیکھا۔

"کیا ہو گیا ہے بھائی اتنی بارش میں کیوں اسے باہر نکال رہے ہیں؟" کومل نے آگے بڑھ کر رابیل کا بازو چھڑوایا۔

"کیا ہو گیا ہے عبدالہادی کیوں اتنے غصے میں ہو اب کیا کر دیا ہے اس نے؟" آسیہ پریشانی کے عالم میں بولیں۔

پھوپھو آپ کو میں نے کہا تھا کہ آپ آستین میں سانپ پال رہی ہیں مگر آپ نے میری ایک نہ سنی اس کو اپنے گھر میں رکھا۔" ہادی اب آسیہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن پہلے میں نے اپنی دراز میں بیس لاکھ رکھے تھے۔اب وہ نہیں مل رہے ہیں۔" ہادی نے کہا۔

"تو؟" آسیہ نے پوچھا اسے ہادی کی بات سمجھنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

"اور آپ جانتی ہیں نہ کہ آپ کے سامنے اس نے مجھے اٹھارہ لاکھ دیے تھے۔ پھپھو اس نے میرے ہی پیسے چرائے اور پھر مجھے ہی احسان جتانے آ گئی۔

یہ چور ہے اس کی نظر شروع سے میری دولت پر تھی میں نے آپ سے کہا تھا کہ یہ ایک لالچی ماں کی لالچی بیٹی ہے۔ مگر آپ نے میرا یقین نہیں کیا آپ کو تو شوق تھا اپنے گھر میں ایدھی سینٹر کھولنے کا۔" ہادی کہہ کر ایک بار پھر سے رابیل کی طرف بڑھا اور اسے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے باہر کی طرف لے کے جانے لگا۔

آسیہ پیچھے بھاگیں اسے چھڑوانے کے لیے، لیکن ہادی اسے باہر پورچ تک لایا اور پوری قوت سے اسے فرش پر پھینکا۔ رابیل لڑکھڑاتی ہوئی دور جا گری تیز بارش کی وجہ سے اسے بھیگنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگا تھا۔ بارش اب طوفانی بارش میں تبدیل ہو چکی تھی۔

"نکل جاؤ میرے گھر سے اور آئندہ قدم بھی رکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" ہادی نے رابیل سے کہا۔اور آسیہ کے گرد اپنے بازو حمائل کرتے ہوئے اسے اندر لے آیا۔وہ خد بھی تھوڑا بھیگ چکا تھا۔ہادی نے آکر دروازہ لاک کیا۔

"کہاں جائے گی ہادی وہ اتنی رات کو؟اتنی طوفانی بارش میں...کچھ تو خدا کا خوف کرو آسیہ نے کہا وہ بار بار باہر جانا چاہ رہیں تھیں لیکن ہادی اُنکا رستہ روکے ہوئے تھا۔۔کومل بے بسی سے دیکھتی جا رہی تھی۔وہ خود بے حد خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"کومل نوفل کو بلا کر لاؤ جلدی سے۔"آسیہ نے کومل سے کہا تو وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔

بجلی گرجنے کی آواز میں مزید تیزی آگئی تھی اور بارش پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی اور اب طوفانی ہوائیں بھی شروع ہو چکی تھیں۔

رابیل بارش میں بھیگتی جا رہی تھی۔جس طرح سے ہادی اسے پھینک کر گیا تھا وہ اسی پوزیشن میں پڑی تھی۔ہلی تک نہیں۔

"ہادی نے مجھے گھر سے نکال دیا؟" اُسنے زیرِ لب کہا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ہادی نے اسے گھر سے نکال دیا ہے۔وہ وہیں پورچ میں.یقینی کی کیفیت میں گھر کے مرکزی دروازے کو دیکھتی جارہی تھی۔

"اگر یہ اُسکا پلان تھا تو مجھے پہلے بتا دیتا۔۔لیکن نہیں۔۔۔یہ پلان نہیں ہے۔۔یہ حقیقت ہے۔۔اُسنے مجھے نکال دیا ہے۔۔ہاں اُسنے یہ سب مجھ سے اپنی ماں کا بدلا لینے کے لیے کیا ہے۔" اُسکا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔وہ بھیگ رہی تھی اور بھیگتی جا رہی تھی۔

"نہیں۔۔نہیں۔۔وہ میرا ہادی ہے۔۔وہ مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔۔وہ مجھے گھر سے نہیں نکال سکتا۔۔میرا ہادی میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔" اس کے دل نے گواہی دی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اُسنے مجھے کہا تھا کہ میں پھپھو کے سامنے اسے پیسے واپس کروں۔ کیا اس نے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا؟ تاکہ مجھے پھپھو کے سامنے چور ثابت کر سکے۔" وہ پھر بدگمان ہوئی۔

"نہیں۔۔ہادی۔۔ہادی۔۔ صرف میرا ہے۔ میں اسے کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی۔ میرا ہادی مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔" اُسنے ایک بار پھر سے خود کو دلاسا دیا۔اب وہ باقاعدہ کانپنے لگی تھی۔اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ موسم گرما شروع تھا لیکن زیادہ بھیگنے کی وجہ سے اسے اب کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

آپ نہیں جانتیں پھپھو یہ کیسی مکار اور چالاک لڑکی ہے۔اس نے مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسانا چاہا مجھے ٹریپ کرنا چاہتا تاکہ میری ساری دولت ہتھیا لے اور اس گھر کی مالکن بن سکے۔ میرے اور آپکے سامنے پیسے واپس کر کے خودداری کا ڈراما کیا۔ یہ اتنی گری ہوئی حرکت کر سکتی ہے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

آسیہ بیگم حیرت سے عبدالہادی کی طرف دیکھتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہادی لیکن وہ کہاں جائیگی؟ وہ بھی اتنی رات کو۔۔اس طوفان میں؟ جوان لڑکی ہے۔تم اسے ایسے نہیں نکال سکتے رات میں۔" آسیہ نے کہا۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کہاں جائے گی اتنی طوفانی بارش میں۔۔۔جہاں جاتی ہے چلی جائے میری بلا سے مر جائے کہیں جا کر۔۔" ہادی نے کہا۔

"ہادی اُسکے مرنے کی بات تو نہ کرو۔" ہادی کی بات پر آسیہ کا دل تڑپ اٹھا۔

"اس کی ماں نے میرے باپ کو ٹریپ کیا تھا پیسے کی لالچ میں اور اس نے مجھے۔۔۔ شکر ہے کہ مجھے وقت پر عقل آگئی اور میں اسے پہچان گیا اور آپ ابھی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔" ہادی کا غصّہ ہنوز قائم تھا۔

رابیل وہاں اسی انداز میں بیٹھی تھی۔اس انتظار میں کہ ہادی اسے لینے آیگا تھوڑی دیر میں۔۔لیکن۔۔اس تھوڑی دیر کو اب بہت دیر ہوتی جا رہی تھی۔

"عبدالہادی ہوش کے ناخن لو لڑکی ذات ہے انسان ہے اتنی بارش میری رات میں کہاں جائے گی کچھ تو خدا کا خوف کرو دروازہ کھولوں۔" آسیہ کہتے ہوئے اٹھیں اور دروازے تک آئیں۔

آسیہ نے دروازے کھولنے کی کوشش کی لیکن عبدالہادی پھر انہیں واپس لے آیا اور صوفے پر بٹھایا۔

آپ آرام سے یہاں بیٹھ جائیں آپ بارش میں بھیگیں تو آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔ تھوڑی دیر اس لڑکی کا پیچھا اور اس کی جان چھوڑ دیں۔ جہاں جاتی ہے اسے جانے دیں۔ لیکن میں اب اُسے ایک پل بھی اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میری برداشت ختم ہو گئی ہے۔ وہ ایک دھوکے باز لڑکی ہے اور کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

اسی طرح سے ایک دن اس کی ماں آئی تھی اس گھر میں۔ میرے باپ کو برباد کرنے کے لئے اور اب یہ مجھے برباد کرنا چاہتی ہے۔ پھپھو آپ نہیں جانتی اس نے اپنی خودداری کا ڈراما کر کے میرا دل جیتنے کی کوشش کی۔ اور میں واقعی وقتی طور پر

اسکی محبت میں گرفتار بھی ہو گیا تھا۔ لیکن میری آنکھیں تب کھلیں جب اسنے میرے پیسے چرا کر مجھے واپس کیے۔" ہادی نے اب آرام سے آسیہ کے قریب بیٹھ کر کہا۔

"اُسنے مجھ سے جلدی نکاح کیا۔۔ کیوں؟ کہیں میرا ارادہ نہ بدل جائے۔۔ کہیں اُسکا مقصد نہ ادھورا رہ جائے۔۔ مجھ سے بدلے کا۔" وہ اس طوفان میں بیٹھی اپنے اندر کے طوفان سے مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"رابیل چور نہیں ہے۔ وہ چوری نہیں کر سکتی۔ میں اسے جانتی ہوں۔" آسیہ نے کہا وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہیں تھیں۔

"آپ بہت سادہ ہیں۔۔ آپ اسکی مکاریاں نہیں سمجھ سکتیں۔" ہادی بولا۔

"یا اللہ مجھ سے سب کچھ تو لے لیا ہے۔۔ میری ماں۔۔ میرا باپ۔۔ میرا گھر۔۔ اب ہادی نہ لینا مجھ سے۔ اللہ میں مر جاؤں گی ہادی کے بنا۔ میں مر جاؤں گی۔ وہ میری زندگی بن چکا ہے۔" وہ اب بے بسی سے آسمان کو تکے جا رہی تھی۔

ہادی بیٹا لیکن ابھی تو اسے اندر لے آؤ۔ لڑکی ذات ہے، کہاں جائے گی اتنی رات کو؟ کس طرح سے جائے گی؟ کوئی سواری بھی نہیں ہے باہر مر جائے گی وہ اس بارش میں۔" آسیہ نے بے بسی سے کہا۔

"تو مر جانے دے اسے مر ہی جائے تو اچھا ہے اس کی وجہ سے میری ماں مر گئی اس کی وجہ سے میرا باپ مر گیا اچھا ہے وہ بھی مر جائے۔" ہادی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

عبدالہادی کی بات سن کر ایک بار پھر سے آسیہ کا دل تڑپ اٹھا "اللہ نہ کرے۔۔ بد دعا تو مت دو اسے۔"

رابیل پتھرائی انکھوں سے دروازے کو دیکھتی جا رہی تھی۔ لیکن اب اُسکی آخری امید دم توڑنے کو تھی۔ دروازہ نہیں کھلا ہادی نہیں آیا اسے نجانے کتنا وقت ہو گیا تھا۔ وہ بیٹھی رہی۔۔ بھیگتی رہی۔۔!

(ہادی مجھے جان سے مار دو۔ مگر مجھے خود سے جدا مت کرو۔ مجھے موت قبول ہے لیکن تم سے جدائی نہیں۔)رابیل سمٹ کر بیٹھ گئی۔

"چوری کی ہے اس نے میرے بیس لاکھ چرائے ہیں کہہ تو رہا ہوں آپ کو چور ہے وہ۔"ہادی ایک ہی بات بار بار دہرائے جا رہا تھا آسیہ کے سامنے۔

(میں نے تمہاری قربت محسوس کی ہے ہادی۔ تم سے جدائی اب میرے لیے موت سے بھی بدتر ہے۔)رابیل نے اب آنکھیں بند کر دیں۔

ہادی رابیل چوری نہیں کر سکتی۔ وہ بھی اتنی بڑی رقم۔"آسیہ نے کہا

"تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ پوچھیں اس سے کہاں سے آئے اس کے پاس اتنے سارے پیسے؟"ہادی نے کہا۔

"میں پوچھتی ہوں اس سے تم پہلے اسے اندر تو لے آؤ سب کچھ پوچھتی ہوں۔" آسیہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

نوفل نیچے آ چکا تھا۔

"نوفل رابیل کو اندر لے آؤ۔ہادی نے باہر نکال دیا ہے اسے۔"آسیہ نے نوفل کو دیکھ کر کہا۔

دروازہ کھلا۔۔رابیل نے آنکھیں کھول کر اُمید سے دیکھا۔لیکن سامنے نوفل تھا۔

"چلو بیلا۔اندر چلو۔"نوفل نے اسے سہارا دے کر اٹھانا چاہا۔

"ہادی کہاں ہے؟'رابیل نے پوچھا۔

"بھائی بہت غصے میں ہیں رابیل۔تم ابھی اندر آ جاؤ۔پھپھو بلا رہی ہیں۔"نوفل نے اسے سہارا دے کر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"نوفل میں ہادی کے بغیر مر جاؤں گی۔اُسنے مجھے چھوڑ دیا تو میں مر جاؤں گی۔اسے بولو میرے ساتھ ایسا نہ کرے۔"رابیل نے اُسکا ہاتھ جھٹکا اور اندر جانے سے انکار

کر دیا۔نوفل اُسکی بات پر حیران ہوا۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ رابیل کیا کہہ رہی ہے اور کیوں کہہ رہی ہے۔

"تم کیا بول رہی ہو؟ لگتا ہے کچھ زیادہ ہی shock لگا ہے تم کو۔۔فضول بولے جا رہی ہو۔"نوفل نے پھر اسے اٹھانا چاہا۔

"میں فضول نہیں بول رہی۔تمہارے بھائی نے نکاح کیا ہے مجھ سے۔میں اُسکی بیوی ہوں۔وہ میرا شوہر ہے۔وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے نوفل؟"رابیل اب رونے لگی۔نوفل نے اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔وہ بارش میں بھیگتا ہوا اسے حیرت سے دیکھتا جا رہا تھا۔

"رابیل ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ تم اور بھائی۔۔تم دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے۔"نوفل نے کہا۔

"اُسنے کہا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔میں نے اس کی بات کا یقین کر لیا۔"رابیل نے کہا۔

"یہ کیا کر دیا تم نے رابیل.." نوفل نے افسوس سے کہا۔

"بھائی نے تم سے بدلہ لیا ہے۔ تم کیسے یقین کر بیٹھیں ان پر؟ اُنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ تم سے نفرت کرتے ہیں۔ کیوں کے تمھاری ماں کی وجہ سے۔۔ رابیل تم جیسی ذہین لڑکی کیسے اتنی بڑی غلطی کر سکتی ہے؟" نوفل نے اسے اٹھایا۔

"نہیں۔۔ میرا ہادی مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔" رابیل نے سختی سے کہا۔

"آپ اس سے پوچھیں لیکن اُسکے پاس صرف آج کی رات ہے۔ صبح اسے یہاں سے چلتا کریں۔ آج بھی آپکی وجہ سے رکھ رہا ہوں اسے یہاں۔" ہادی نے کہا۔

"وہ کہاں جائیگی؟" اُسکا تو کوئی گھر بھی نہیں ہے۔" آسیہ نے کہا۔

نوفل رابیل کو اندر لیکے آرہا تھا۔ وہ مکمل بھیگ چکی تھی۔ نوفل نے اُسکے گرد بازو حمائل کیے ہوئے تھے۔ اور اسے سہارا دیا ہوا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ نوفل نے چھوڑ دیا تو وہ گر جائیگی۔

"تو وہ یہاں کس رشتے سے رہے گی؟ آپ خود بتائیں؟" ہادی نے کہا۔

"میں کل ہی اُسکا نکاح نوفل سے پڑھوا دونگی۔ وہ اسی گھر میں رہے گی۔" آسیہ نوفل اور رابیل کو یوں ساتھ دیکھ کر ٹرانس کی سی کیفیت میں بولیں تھیں۔

عبدالہادی سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

****

آسیہ بیگم کی بات سنتے ہی رابیل اپنے حواس کھو بیٹھی اور فرش پر گر گئی۔

ہاسپٹل کے کاریڈور میں کھڑے وہ سب بہت پریشان تھے۔ ایک گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا لیکن رابیل کو ہوش نہیں آ رہا تھا۔ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اگر صبح تک وہ ہوش میں نہیں آئی تو کوما میں جا سکتی ہے۔

عبدالہادی کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ سب ہو جائے گا۔

(مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھے رابیل کو پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔اگر پہلے ہی اسے بتا دیتا تو اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔)ہادی کو پچھتاوا ہو رہا تھا۔

"ہادی میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اگر رابیل کو کچھ ہو گیا تو ساری زندگی میری شکل مت دیکھنا تم۔"آسیہ بیگم مسلسل روئے جا رہیں تھیں۔

عبدالہادی اور اس یہ دونوں ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔نوفل تھوڑی دور پریشانی سے ٹہلتا جا رہا تھا۔کومل گھر پر تھی۔

(پھوپھو نے جو کچھ رابیل سے کہا مجھے سن کر بہت دکھ ہوا۔لیکن میں ان سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ میں ان سے محبت کرتا تھا۔تھا انہوں نے بہت برا کیا تھا بلکہ کے ساتھ اور میں انہیں ان کی غلطی کا احساس دلانا چاہتا تھا اس لیے میں نے یہ ڈرامہ کیا۔

پہلے میں نے سوچا کہ نے رابیل کو پہلے ہی خبر دار کر دو اس ڈرامے کے بارے میں لیکن میں ایسا نہ کر سکا میں چاہتا تھا اس کا ری ایکشن نیچرل ہو کیونکہ میں جانتا تھا کہ

وہ اس طرح سے ری ایکٹ نہیں کر پائے گی جس طرح سے میں چاہتا تھا کہ وہ کرے۔

اس کی آنکھوں میں وہ حیرانی نہیں آتی۔۔۔میں چاہتا تھا کہ پھوپھو اس کی آنکھوں میں حیرانی اور بے یقینی دیکھ لیں۔

میرے حساب سے رابیل بہت مضبوط اعصاب کی مالک تھی جو تھوڑی دیر بارش میں بھیگنے کی وجہ سے بیمار نہیں ہو سکتی تھی۔)ہادی اپنی سوچوں کی جنگ لڑ رہا تھا۔ انہیں ہوسپٹل میں آئے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔آسیہ مسلسل ہادی کو باتیں سنائی جا رہی تھیں۔پھر کافی دیر خاموش رہنے کے بعد ہادی کی وجہ خود کو موضوع الزام ٹھہرانے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"سب میری وجہ سے ہوا ہے میری وجہ سے وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی۔میں نے اس سے کہا تھا کہ اس نے تم کو محبت کے جال میں پھنسایا ہے اس لیے کہ وہ تمہارے گھر

اور تمہاری دولت پر قبضہ کر سکے۔"آسیہ نے ہادی سے کہا تو ہادی نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

"میں نے اس کے کردار پر انگلی اٹھائی ہادی میں نے اس کی نیت پر شک کیا۔تم جب اس کے کمرے میں تھے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسی اظہار محبت کر رہے تھے میں نے تم دونوں کی باتیں سن لی تھیں۔میں اس درد میں مبتلا ہو گئی تھی میرے دل میں شیطان نے گھر کر لیا تھا۔پتا نہیں اس وقت مجھے کیا ہو گیا تھا کہ اسے اتنی ساری حسد مجھے اپنی ہی بیٹی کے لیے آ گئی۔"آسیہ بیگم خود اعتراف کرتی جا رہی تھیں ہادی کے سامنے۔

"میری انہی باتوں کو سن کر اس نے پیسے جمع کی اور تمہیں واپس کر دیے جو اس پر خرچ ہوئے تھے۔پتا نہیں کہاں سے اس نے یہ پیسے جمع کیے۔اور تم نے اس پر چوری کا الزام لگا لیا۔میں نے اس کے کردار پر الزام لگایا تھا اور تم نے اس کو چور کہہ دیا۔بہت بڑی ناانصافی ہو گی ہم سے عبدالہادی رابیل کے معاملے میں ہم خدا کو

www.novelsclubb.com

اس کے والدین کو کیا جواب دیں گے ؟"آسیہ بولے جا رہی تھیں۔ لیکن عبدالہادی کیلئے اس وقت رابیل کی صحت اور زندگی سب سے اہم تھی۔اس سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا فی الحال۔

"تم رابیل سے محبت کرتے ہو نا عبدالہادی میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہاری شادی رابیل سے ہی کرواؤں گی۔بس میری خدا سے یہی دعا ہے کہ وہ زندہ سلامت اپنے گھر واپس آجائے۔میرا خدا اس بار مجھے معاف کر دے۔رابیل کو ٹھیک کر دے۔"آسیہ نے عبدالہادی کے دل کی بات کر دی تھی۔آسیہ کے منہ سے یہی سب سننے کے لیے اس نے اتنا بڑا ڈراما کیا۔لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ اگر کی یہ حالت ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

"مریض کو ہوش آگیا ہے۔"بھاگتی ہوئی آئی اور اس نے عبدالہادی سے کہا۔عبدالہادی اسی ایک جھٹکے سے کھڑے ہوئے۔

کچھ سال بعد۔۔۔

"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ رابیل۔۔پلیز میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر میں نہیں جی سکتا رابیل رکو پلیز "عبدالہادی اسے روکنے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا لیکن رابیل کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"آپ نے طوفانی بارش میں مجھے گھر سے نکال دیا تھا۔میں وہ سب ظلم نہیں بھولی۔ آپ نے بچپن میں مجھ پر ظلم کیا میں وہ بھی نہیں بھولی۔آپ نے میرے ساتھ اتنی ناانصافیاں کی ہیں۔آپ نے مجھے دھوکہ دیا آپ نے دھوکے سے مجھ سے نکاح کیا پھر گھر سے نکال دیا۔میں کچھ بھی نہیں بھولی۔میں کبھی آپ کو ان سب کے لئے معاف نہیں کروں گی۔میں ہمیشہ کے لئے آپ کی زندگی سے جا رہی ہوں۔اور اب مجھے آواز مت دینا۔معاذ میرے لیے ایک بہترین ساتھی ہے۔میں ساری زندگی اس کے ساتھ رہوں گی۔آپ اس قابل نہیں ہیں کہ میں آپ کے ساتھ زندگی گزاروں۔خُدا حافظ۔"رابیل نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے

www.novelsclubb.com

وہاں سے نکل گئی۔ہادی دیوانہ وار اُسکے پیچھے بھاگا۔آج بھی بارش زوروں سے برس رہی تھی۔ بلکل اس رات کی طرح۔ہادی نے دیکھا معاذ پہلے سے اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔رابیل بائیک پر بیٹھ کر چلی گئی۔اُسنے ہادی کو مڑ کر دیکھا تک نہیں۔ہادی وہاں ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر زور زور سے رونے لگا وہ بھیگتا جا رہا تھا اور روتا جا رہا تھا۔اچانک وہ حواس کھو بیٹھا اور زمین پر گر گیا۔

ایک جھٹکے سے ہادی کی آنکھ کھل گئی۔اُسنے جلدی سے ٹیبل لیمپ آن کیا۔دیکھا رابیل اس سے لپٹی سکون سے سو رہی ہے۔

پھر وہی خواب۔۔ہادی نے اپنے بال مُٹھی میں جکڑے۔اُسنے آرام سے خود کو رابیل کی گرفت سے آزاد کیا۔اور بیٹھ کر سامنے جگ سے پانی کا گلاس بھرا۔اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔پھر کافی دیر تک جاگتا۔رابیل اُسکے ساتھ تھی۔لیکن اس سے جدائی کا خوف ہادی کو کھائے جا رہا تھا۔یہ خواب مسلسل اسے پچھلے تین سال سے آ رہا تھا۔جو کسی طور اُسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

■ ■ ■ ■

میں نے ہمیشہ عبدالہادی سے نفرت کی۔اور مجھے لگتا تھا کہ میں ہمیشہ اس سے نفرت ہی کرتی رہوں گی۔ لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا یہ خیال عنقریب غلط ثابت ہونے والا ہے۔

میں اسے بددعا دیتی تھی کہ خدا اسے برباد کردے۔اور جب میری یہ دعا قبول نہیں ہوتی تھی۔۔وہ دن بہ دن ترقی کرتا جاتا تو مجھے خدا سے شکوہ ہونے لگتا۔میں خدا سے پوچھتی تھی کہ جس انسان نے مجھے اتنی اذیّت دی وہ اتنا کامیاب کیوں ہے؟

اُسکی کامیابی دیکھ کر مجھے دکھ ہوتا تھا۔آخری میری بدعا اسے کیوں نہیں لگتی؟میں یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔میں نے تو اسے دل سے بددعا دی تھی۔لیکن جو خدا جانتا تھا وہ میں نہیں جانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

عبدالہادی میری نظر میں ظالم تھا۔کیوں کے اُسنے مجھ پر ظلم کیا تھا۔لیکن اس کے ساتھ کیا ہوا یہ خدا ہی جانتا تھا۔آج سوچتی ہوں تو شکر گزار ہوتی ہوں اپنے رب کی کہ میری کوئی بد عا عبدالہادی کو نہیں لگی۔

میرے خیالات ہادی کے متعلق اس وقت بدلنا شروع ہوئے جب وہ اپنے کیے کی معافی مانگنے میرے پاس آیا۔نہ صرف معافی مانگ رہا تھا بلکہ سزا کاٹنے کو بھی تیار تھا۔اس پل ایک نیا ہادی مجھ اور آشکار ہوا تھا۔جو معافی مانگنا جانتا تھا، جسکو یہ احساس تھا کہ اُسنے غلط کیا ہے، جو میرے آگے۔۔ہاں میرے آگے۔۔ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

نہ مجھے اپنی بصیرت پر یقین آرہا تھا اس لمحے نہ سماعت پر۔میں کیا دیکھ رہی تھی۔۔ اور کیا سن رہی تھی۔۔مجھے بہت وقت لگا تھا یقین کرنے میں۔

امومن لوگ اپنی آخری سانسوں میں ایسے کیے کی معافیاں مانگتے ہیں۔لیکن وہ چلتی سانسوں میں میرے پاس خود چل کر آیا تھا۔ایک بار نہیں دو بار۔۔

ہم خدا سے چاہتے ہیں کے وہ ہمیں معاف کر دے۔۔ ہمارے بڑے سے بڑے گناہ معاف کر دے۔۔ ہمارے قتل۔۔ ہمارے ظلم، ہمارا کفر، زنا، چوری، جھوٹ، مکاریاں، دھوکے بازیاں، حرام کمائی۔۔ کیا کچھ نہیں جس کی معافی کے طلبگار ہم خدا سے ہوتے ہیں۔۔ لیکن اگر کوئی انسان ہم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے تو پھر کیوں ہم اس پل خود کو خدا سمجھ لیتے ہیں؟ کیوں ہم معاف نہیں کے پاتے؟ کیوں یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا تو معاف کر دیتا ہے۔۔ جب ہم معافی چاہتے ہیں تو معاف کرتے کیوں نہیں؟؟؟

خدا کہتا ہے۔ "تم اپنے گنہگاروں کو معاف کرو۔۔ تاکہ میں تم کو معاف کروں" یہیں سوچ کر میں نے ہادی کو معاف کیا۔۔ تاکہ خدا مجھے معاف کر دے۔

www.novelsclubb.com

اور محبت؟ مجھے ہادی سے محبت کب ہوئی؟ یہ مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔ لیکن آہستہ آہستہ ہوئی۔

اس پل جب اُسنے میری آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا کہ اسے مجھ سے محبت ہے۔ پھر میں گھر چھوڑ کر چلی گئی۔ وہاں جا کر اُسکے پیغامات مجھے تڑپاتے رہے۔ان دس مہینوں میں مجھے احساس ہوا کہ مجھے بھی اس سے محبت ہو گئی ہے۔ہاں یہ الگ بات تھی کہ ہادی کو جلدی ہو گئی۔۔۔مجھے آہستہ آہستہ۔۔۔!

میں راتوں کو پہلو بدلتی رہتی۔ہادی کا خیال میری جان نہیں چھوڑتا تھا۔میں جانتی تھی وہ دکھی ہے۔وہ سمجھ رہا ہے کہ میں اُسکی وجہ سے گئی ہوں۔یہ خیال مجھے سونے نہیں دیتا تھا۔

بار بار مجھے یہ خیال آتا تھا کہ کہیں اس نے مجھے دھوکہ دینے کے لئے تو یہ سب نہیں کہا تھا؟تاکہ مجھے میری ہی نظروں میں گرا سکے۔لیکن میرے دل نے ہر بار اس بات کی نفی کی تھی۔میں نے اس کی آنکھوں میں صداقت دیکھی تھی۔

پھر مجھے واپس وہاں جانا پڑا جہاں میں نہیں جانا چاہتی تھی۔میں نے ہر کوشش کی کے میں واپس نہ جاؤں۔میں نے معاذ کو ہر طرح سے قائل کرنے کی کوشش کی

www.novelsclubb.com

کے وہ مجھے اپنا لے۔ایسا میں نے صرف اس لیے کیا کہ میں واپس اس گھر میں نہیں جانا چاہتی تھی۔میں معاذ سے محبت نہیں کرتی تھی۔لیکن اس سے نکاح کرنا چاہتی تھی صرف اپنے مطلب کے لیے۔تاکہ میں آسیہ پھپھو کو دکھا سکوں کے میں نے ہادی کو ٹریپ نہیں کیا۔اور نے چھوٹے سے گھر میں اپنے غریب کزن کے ساتھ خوش رہ سکتی ہوں بنسبت اُنکے کروڑپتی بھتیجے کے محل سے۔میں جانتی تھی میں معاذ کو استعمال کر رہی ہوں۔اور معاذ بھی جانتا تھا کہ میں اسے استعمال کرنا چاہتی ہوں۔

لیکن میری تمام تر کوششوں کے باوجود میں اس گھر میں واپس آگئی تب میں نے یہ سوچ کر صبر کر لیا کے خدا مجھے کسی مصلحت کے تحت واپس لایا ہے۔جب ہادی نے مجھ سے شادی کا کہا تو میں اس کی مصلحت سمجھ گئی۔۔خدا مجھے عبدالہادی کے لیے واپس لایا تھا۔جتنے دکھ ہادی کو ملے تھے۔اب اُن دکھوں کے خاتمے کا وقت تھا۔

www.novelsclubb.com

جس طوفانی رات میں ہادی نے مجھے گھر سے نکالا تھا وہ رات میرے لیے قیامت سے کم نہیں تھی۔میرا دل یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ وہ مجھے دھوکا دے رہا تھا۔۔ وہ مجھ سے اپنی ماں کا بدلا لے رہا تھا۔۔اس سے جدائی کا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

■■■■

وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بنانے لگا۔رابیل اُسکا کوٹ لیکر اُسکے قریب کھڑی ہو گئی۔اُسنے پرفیوم سپرے کیا اور اس انداز میں کھڑا ہوا کہ رابیل اسے آسانی سے کوٹ پہنا سکے۔

"اکثر خواتین مجھ سے ہماری پہلی ملاقات کے مطلق سوال کرتی ہیں کہ ہم کیسے ملے۔۔اب میں انکو کیا بتاؤں کے پہلی ملاقات میں آپ نے میرا گلا دبانے کی کوشش کی تھی۔"رابیل نے اسے کوٹ پہناتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ ہے میری تم سے پہلی ملاقات کب ہوئی تھی؟" ہادی نے کالر درست کرتے ہوئے کہا۔ رابیل نے حیرت اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"جب تم اس گھر کے کاغذات مجھے واپس کرنے آئیں تھیں اور پہلی بار مجھ اور غصّہ کیا اونچی آواز میں۔ اس رات میں اصلی رابیل سے متعارف ہوا تھا۔ جو میرے آگے بولنے کی ہمت رکھتی تھی۔ جسنے آرام سے میری چیز مجھے ہی واپس لوٹادی۔ اور یہ بھی کہا کہ وہ میری تمام رقم واپس کردے گی جو میں نے اس پر خرچ کی۔ وہ پہلا لمحہ تھا جب میں نے تمہارے لیے الگ انداز سے سوچنا شروع کیا تھا۔ اُسکے بعد میری فیلنگز تمہارے لیے تبدیل ہونا شروع ہوئیں۔" ہادی نے کہا۔ پھر اُسکے ہاتھ کو دیکھا جو اُسکے دل کی جگہ اور رابیل نے رکھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم ہر بار مجھے کوٹ پہنانے کے بعد اپنا ہاتھ میرے دل پر کیوں رکھ دیتی ہو؟" آج ہادی نے پوچھ لیا۔

"چیک کرتی ہوں روز آنہ اس دل کی دھڑکن۔۔کہ کہیں بدلی تو نہیں ہوئی ہے۔۔ کہیں میری جگہ یہاں کوئی اور تو نہیں آگئی۔"رابیل نے کہا اسکا ہاتھ ہنز وہادی کے دل پر تھا۔

"تم تیار رہنا۔۔دھڑکن کبھی بھی بدل سکتی ہے۔اللہ نے ایک مرد کے دل میں بڑی گنجائش رکھی ہے۔چار بیویوں سے بیک وقت محبت کی گنجائش ہے اس دل میں۔" ہادی نے کہا تو رابیل نے اسے گھورا۔

"تم کیا سمجھیں؟میں روایتی شوہر والے ڈائلاگ بولوں گا؟"ہادی اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا اپنی ہنسی دباتے ہوئے۔

"نہیں جی میں اب آپ سے کچھ بھی امید کر سکتی ہوں۔آپ مجھے بنا بتائے کوئی بھی نیا ڈراما کر سکتے ہیں۔"رابیل نے جیسے یاد دلایا۔

"یہ اسی ڈرامے کا اثر ہے کے آج ہم دونوں ساتھ ہیں۔ تمہیں شکر کرنا چاہیئے کہ تمہیں میرے جیسا ہوشیار شوہر ملا ہے۔" ہادی نے کہا اور آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگا۔

"ہاں لیکن کم از کم مجھے پہلے بتا تو دیتے۔" رابیل نے کہا

"بتا دیتا تو پھو پھو کو شک ہو جاتا۔۔ وہ تمہارے رد عمل سے سمجھ جاتیں کے ہم ڈراما کر رہے ہیں تمہاراری ایکشن نیچرل نہیں ہوتا پھر۔" ہادی نے کہا۔

"اور کریں ڈرامے۔ میں مر جاتی تو پھر؟" رابیل منہ بنا کر کہا۔

"تو میں بھی تمہارے ساتھ ہی مر جاتا۔ میں کونسا زندہ رہ سکتا تھا تمہارے بغیر۔" ہادی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ نہ کرے۔ ایسی بات آئندہ مت کرنا۔" رابیل نے۔ اُسے ٹوکا۔

"بالکل روایتی بیوی والا ڈائیلاگ بولا ہے تم نے۔" ہادی نے کہا۔

"کیوں کے میں روایتی بیوی ہی ہوں۔" رابیل اب بیٹھ کر ہادی کو دیکھنے لگی۔

"ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم اتنی نازک ہو جو تھوڑی سی بارش میں بھیگنے سے بے ہوش ہو جاؤ گی۔" ہادی نے طنز کیا۔

"میں بارش کی وجہ سے نہیں آپ سے جدائی کا سوچ کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ ورنہ میں اتنی سخت جان ہوں کے گرمیوں کی حبس زدہ راتیں ایک اندھیرے سٹور روم میں گزار سکتی ہوں۔ رابیل نے یاد دلایا تو ہادی نے ایک لمبی سانس اندر لے جا کر باہر نکالی۔

"اور کتنے سال مزید مجھے اس اسٹور روم والے تانے دیتی رہو گی تم؟" ہادی نے ابرو اچکا کر کہا۔

"آٹھ سال۔" رابیل کا جواب تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم نے اپنی حالت کیا بنا رکھی ہے؟ اگر ایسا ہی چلا تو۔۔۔دل کی دھڑکن بدلنے میں دیر نہیں۔کچھ تو اپنا خیال رکھو۔"ہادی نے اُسکا حلیہ دیکھ کر کہا۔

"میں اپنا خیال رکھوں تو آپ کے اس لاڈلے کا خیال کون رکھے گا؟"رابیل کیری کاٹ پر سوئے ہوئے ڈیڑھ سالہ عبدالباری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"خیر شام کو گاڑی بھیج دیجئے گا مجھے کومل اور معاذ کی طرف جانا ہے آج ان کی شادی کی پہلی سالگرہ ہے۔"رابیل نے بتایا۔

"اچھا بھیج دوں گا گاڑی لیکن میری شام میں میٹنگ ہے میں نہیں آسکتا ان سے کہہ دینا۔"ہادی نے کہا۔

"انہوں نے کسی کو بھی انوائٹ نہیں کیا ہے سوائے میرے۔ان کا کہنا ہے کہ ان کی شادی کرانے میں سب سے بڑا ہاتھ میرا ہے۔اس لیے سارا کریڈٹ مجھے جاتا ہے۔وہ دونوں اکیلے ہی سیلیبریٹ کرنے والے تھے لیکن سوچا کہ میرے بغیر ان

کی شادی ممکن نہیں تھی۔اس لئے مجھے بھی شامل ہونا چاہیے۔یعنی کہ میں سپیشل گیسٹ ہوں۔"رابیل نے ابرو اچکا کر کہا۔

"میں بھی تمہاری ضد کے آگے ہار مان گیا۔ورنہ میں نے کیا کچھ نہیں سوچا ہوا تھا کومل کیلئے۔امریکہ میں میرے ایک بہت اچھے دوست کا بھائی ہے۔وہاں پر اس کا بہت بڑا بزنس ہے۔وہ انٹرسٹڈ تھے کومل سے شادی کرنے میں۔لیکن۔۔"ہادی نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"لیکن یہ محبت ہر جگہ ٹپک جاتی ہے نا۔۔آپ نے تو اپنے لئے بھی بہت کچھ سوچا ہوا ہو گا لیکن یہ محبت بیچ میں آ گئی۔"رابیل اُسکے کاندھے پر سے رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ محبت بادشاہوں کے تخت الٹ دیتی ہے صحراؤں میں رولتی ہے۔دودھ کی نہریں کھدواتی ہے۔نہر میں ڈبو دیتی ہے۔مل جائے تو قدر کھو دیتی ہے نہ ملے تو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔"رابیل نے کہا تو ہادی نے پلٹ کر اُسکی طرف دیکھا۔رابیل نے سر اٹھایا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا کہ مل جائے تو قدر کھو دیتی ہے؟" ہادی نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔

"اب دیکھیں نا آپ مجھے وقت نہیں دیتے پہلے جیسا۔" رابیل نے شکایت کی۔

"تمہارے پاس بھی تو میرے لئے وقت نہیں ہوتا ہر شام معاذ کے گھر چلی جاتی ہو۔" ہادی نے انداز میں کچھ تھا جسے رابیل سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آپکو میرا معاذ کے گھر جانا پسند نہیں آپکو اعتراض ہے اس بات پر؟" رابیل نے اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"پتہ نہیں۔" ہادی نے اپنی فائلز والا بیگ اٹھایا اور جانے لگا۔ رابیل نے اُسکا بازو پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"جواب دیتے جائیں۔ مجھے آپ کی بات نے اُلجھن میں ڈال دیا ہے۔" رابیل نے کہا۔

"میرے اندر ایک خوف ہے رابیل۔" ہادی نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"کیسا خوف؟" رابیل نے پوچھا۔

ہادی اُسکے قریب آیا اور اُسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"جب سے ہماری شادی ہوئی ہے میں نے تب سے لے کر میں نے بہت بار خواب میں دیکھا ہے کہ تم مجھے اور عبدالباری کو چھوڑ کر معاذ کے ساتھ جا رہی ہو۔" ہادی نے اُسکے بالوں کی لٹ کو چھیڑتے ہوئے کہا جو کے اُسکے جوڑے سے نکل کر آگے ڈھلک رہا تھا۔

"شیطان کا وار جب حقیقت میں نہیں چلتا تو وہ انسان کے خواب میں گھس جاتا ہے اور اسے گمراہ کرنے کے لیے ایسے خواب دکھا کر واہموں میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ انسان پریشان ہی رہے۔" رابیل نے کہا تو ہادی تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"کہاں سے سیکھ لیتی ہوں تم ایسی باتیں؟ تمہارے پاس ہر سوال کا جواب ہوتا ہے۔ تم ہمیشہ مجھے لاجواب کر دیتی ہو۔" ہادی نے اُسکا بایاں گال چھوتے ہوئے کہا۔ رابیل مسکرادی۔

"ویسے نوفل بھی تمہاری نظر میں ہیرو ہے نا۔۔۔" ہادی نے یاد دلایا۔ تو رابیل چونک گئی۔

"افّف۔۔ نوفل کی شادی ہو چکی ہے اور وہ اور صوفیہ آپس میں ایک آئیڈیل لائف گزار رہے ہیں۔ آپ کیوں پُرانی باتوں کو یاد کر کے خود کو ہلکان کرتے ہیں؟" رابیل نے سر پکڑ لیا۔

"میں تمہیں دوبارہ کھونے سے ڈرتا ہوں رابیل۔" ہادی نے اُسکے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا۔

"آپ چلیں آپ کو دیر ہو رہی ہے آفس کے لئے۔" رابیل نے ہادی کا بازو پکڑا اور اُسکے ساتھ نیچے جانے لگی جہاں ناشتے کی میز پر سب اُنکا ہی انتظار کر رہے تھے۔

■ ■ ■ ■

اٹھواب سال ہو گیا ہماری شادی کو۔۔میں مسلسل ایک سال سے تمہارے لیے خود صبح کی چائے اور ناشتہ بنا کر لا رہا ہوں۔کچھ تو شرم کرو۔"معاذ نے اُسکے سر سے کمبل کھینچتے ہوئے کہا۔لیکن کومل کی گرفت مضبوط تھی۔معاذ ہار کر بیٹھ گیا۔

"میں چار سال کے لیے امریکہ جا رہا ہوں۔کمپنی والے بھیج رہے ہیں۔"معاذ نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔کومل ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

"میں مر جاؤنگی اگر چار گھنٹے بھی آپ مجھ سے دور رہے تو۔۔"کومل نے رونا شروع کر دیا۔معاذ ہنسنے لگا۔معاذ کی ہنسی دیکھ کر کومل سمجھ گئی۔

"معاذ آپ بہت برے ہیں۔"کومل نے تکیے سے اسے مارا۔

"افسوس تم نے ایک برے انسان سے شادی کر لی چہ چہ۔۔۔"معاذ نے سر کو دائیں بائیں ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں اس برے انسان پر دل آ گیا تھا۔"کومل نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

معاذ نے اُسکے چہرے کو دیکھا۔وہ اپنے نام کی طرح کومل تھی۔نازک سی پیاری سی۔معصومیت سے بھرپور۔سارا دن معاذ سے اپنے ناز اٹھواتی، کبھی معاذ اس کے لیے چائے بناتا، کبھی کھانا،وہ آفس سے تھکا ہوا آتا لیکن پھر بھی شام کی چائے معاذ کو ہی بنانی پڑتی۔وہ یہ سب اپنی خوشی سے کرتا تھا۔اسے کومل کے ناز اٹھانا اچھا لگتا تھا۔

"بس میں نے سوچ لیا ہے آج کے بعد گھر کا سارا کام میں خود کروں گی۔آپ کچھ بھی نہیں کریں گے۔میں کوکنگ بھی سیکھ رہی ہوں میں سارا گھر سنبھالوں گی پھپھو نے مجھے سب سمجھا دیا ہے کہ گھر کیسے سنبھلتے ہیں۔"کومل نے چائے کا کپ ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

"پھپھو نے سمجھایا نہیں ہو گا انہوں نے ضرورت تمہیں ڈانٹا ہو گا کہ شوہر کام کر رہا ہے اور بیوی آرام کر رہی ہے۔"معاذ نے کہا تو کومل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ کو کیسے پتہ؟"کومل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔بے اختیار اس کے منہ سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب میں صحیح کہہ رہا ہوں پھپھو نے تمہیں ڈانٹا ہے نا؟ معاذ نے کہا۔

"ڈانٹنا نہیں تھا بس پیار سے سمجھایا تھا۔" کومل نے معصومیت سے کہا تو معاذ ہنسنے لگا۔

"ہنس کیوں رہے ہیں؟" کومل نے برا منایا۔

"تمہاری سادگی اور معصومیت پر ہنس رہا ہوں تمہاری یہ معصومیت کسی دن میری جان لے لے گی۔ تمہاری ہر بات ہر ادا نرالی ہے۔ کچھ تو رحم کرو اپنے اس محبوب شوہر پر۔" معاذ نے اُسکے چہرے سے لیٹیں ہٹاتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کوکنگ میں کیا بنانا سیکھ رہی ہوں اور کتنا سیکھ چکی ہو؟" معاذ نے دلچسپی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"انڈا بنانا سیکھ گئی ہوں۔" کومل نے کہا تو معاذ کو ہنسی آگئی۔

"اف اتنا مشکل کام تم نے کیسے سیکھ لیا۔؟" معاذ نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

"آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟" کومل سمجھ گئی۔

"نہیں میں تو خوش ہو رہا ہوں۔" معاذ نے پینترا بدلا۔

"ویسے نسیم کو میں نے کھانا پکانے کے لیے رکھا ہے تاکہ تمہارے نازک ہاتھ خراب نہ ہوں۔" معاذ نے اُسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

"پھپھو کہہ رہیں تھیں کہ بیوی کو شوہر کے لیے خود کھانا بنانا چاہیئے ایسے محبت بڑھتی ہے۔" کومل نے بھی معاذ کے ہاتھ مضبوطی سے تھام لیے۔

"اور کتنی محبت بڑھنی باقی ہے؟ پورا کا پورا روایتی عاشق بن گیا ہوں تمہارے پیچھے۔ تم سوچ نہیں سکتیں میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے۔ مجھے لگتا ہے میں دنیا کا سب سے خش قسمت انسان ہوں جسے تم جیسی چاہنے والی بیوی ملی۔" معاذ نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"لگتا ہے پھپھو نے کافی نصیحت کی ہے اس بار۔" معاذ نے اندازہ لگایا۔

"ہاں وہ میرے منہ سے نکل گیا کہ آپ میرے لیے چائے ناشتہ بناتے ہیں روز۔۔ اور بھی بہت سے کام کرتے ہیں۔۔تو پھپھو غصّہ ہوئیں۔" کومل نے سادگی سے بتایا تو معاذ ہنسنے لگا۔۔اتنا ہنسا کے اُسکی آنکھوں میں پانی آگیا۔

■ ■ ■ ■

میں نے ہمیشہ رابیل سے نفرت کی۔

لیکن میری یہ نفرت محبت میں کب اور کیسے بدل گئی مجھے کبھی یہ مجھے معلوم ہی نہیں ہو سکا کا۔

اس رات جب وہ میرے گھر کے کاغذات واپس کرنے میرے کمرے میں آئی تھی اسی رات میری ایک نئی رابیل سے ملاقات ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اس رات جب وہ میرے گھر کے کاغذات مجھے واپس کرنے آئی تو میں حیران و ششدر رہ گیا کیونکہ میں نے سوچا تھا کہ وہ کبھی بھی گھر میرے نام نہیں کرے گی

اس لیے میں نے پہلے سے بہت سارے طریقے سوچے ہوئے تھے کہ میں یہ گھر اسے واپس لے کر ہی رہوں گا ہر حال میں کیوں کہ اس پر میرا حق ہے۔

لیکن اتنی آسانی سے اس نے یہ گھر واپس مجھے لوٹا دیا یہ بات میرے لیے حیران کن تھی۔ صرف یہی نہیں اس کی ایک اور بات نے بھی اس رات مجھے چونکا دیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ میری پائی پائی واپس کر دے گی جو میں نے اس پر اس کی تعلیم پر خرچ کیا ہے۔

اس کی اس بات نے بھی مجھے حیران کیا تھا مطلب یہ کہ وہ پہلے سے طے کئے بیٹھی تھی کہ وہ میرے پیسے واپس کرے گی یعنی کہ اس کے اندر اتنی خودداری تھی کہ اس نے ایک ایک رقم یاد کر کے لکھی ہوئی تھی مجھے واپس کرنے کے لئے اور وہ تعلیم اسی لئے حاصل کرنا چاہتی تھی تاکہ وہ نوکری کر سکے اور مجھے تھی میرے پیسے لوٹا دے۔

www.novelsclubb.com

میں اس کی ماں کو لالچی کہتا تھا وہ چپ چاپ سنتی رہتی تھی میں اس سے کہتا تھا کہ اس نے میری ماں کا گھر برباد کیا ہے وہ یہ بات بھی چپ چاپ سنتی تھی مگر مجھے کوئی جواب نہیں دیتی تھی لیکن جب میں نے اس کی ماں کے کردار پر انگلی اٹھائیں تو ایک طرف سے چیخ پڑی وہیں رہیں جس کی میرے آگے بولنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی وہ میرے آگے چیخ رہی تھی

پہلی بار اس نے میرے سامنے اس طرح کا ردِ عمل ظاہر کیا تھا اور میں اس کے اس رد عمل پر بے حد حیران تھا

اس کے اندر کیا کچھ نہیں جمع تھا یہ مجھ پر آشکار ہو گیا تھا اس کے دل میں میرے لیے کتنی نفرت تھی یہ بھی مجھے معلوم ہو گیا تھا اس کے اندر کتنی خودداری تھی اور وہ اپنی ماں کے کردار کے بارے میں ایسی بات برداشت نہیں کر سکتی تھی یہ سب مجھ پر آشکار ہو گیا تھا اس رات ایک نئی رابیل مجھ پر آشکار ہوئی تھی اور میں اس کے بارے میں الگ طرح سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے اس طرح چیخنے پر اس طرح کی رد عمل پر مجھے احساس ہوا کہ مجھے اس سے معافی مانگنی چاہیے۔یہ سمجھے کیوں ہوا تھا میں نہیں جانتا تھا لیکن ہوا ضرور تھا۔اور میں سمجھنے سے قاصر تھا۔

کافی دیشو پنج میں رہنے کے بعد حماد مجھے ہمت دلائی اور میں اس کے پاس معافی مانگنے چلا گیا۔

لیکن پھر اس نے مجھے احساس دلایا کہ اسے صرف اس بات کی معافی نہیں مانگنی چاہیے بلکہ ہر اس مظالم کی معافی مانگنی چاہیے جو میں نے اس پر ڈھائے۔

میں حیران تھا کہ اسے وہ سارے ظلم یاد تھے جو میں نے اس کے ساتھ کیے۔اس نے ایک ایک کر کے مجھے وہ ساری باتیں یاد دلایا اور کہا کہ مجھے ان سب باتوں پر ندامت ہونی چاہئے نہ کہ صرف ایک بات پر۔

میں نے ایک ایک کر کے اپنے سارے ظلم کی معافی اس سے مانگی یہاں تک کہ میں اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اس سے کہا کہ وہ مجھے جو سزا دینا چاہتی ہے دے دیں مجھے قبول ہے۔

میں خود اپنے آپ پر حیران تھا کہ میں عبدالہادی انصاری رابیل کے سامنے یعنی اس لڑکی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا جس سے میں ہمیشہ سے نفرت کرتا آیا تھا جس کی ماں کو میں اپنی بربادی کا ذمہ دار ٹھہراتا آیا تھا جس کی میں ہمیشہ سے کردار کشی کرتا آیا تھا آج میں عبدالہادی اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کیوں کھڑا تھا۔ میں خود سے یہ سوال کر رہا تھا آخر ایسی کیا چیز تھی جس نے مجھے اتنا مجبور کر دیا تھا اس کے آگے جھکنے پر۔

www.novelsclubb.com

میں دل ہی دل میں اس کی مضبوط شخصیت کا مداح ہو گیا تھا۔ میں اس کی خودداری پر حیران تھا۔ وہ میرے گھر میں مفت کی روٹیاں نہیں توڑ رہی تھی بلکہ وہ ایک ایک نوالہ گن رہی تھی جو وہ میرے گھر میں کھا رہی تھی۔

میں اس کی سوچ پر حیران تھا۔اس نے سوچا بھی کیسے کہ اسے میرے پیسے واپس کرنے ہیں۔اس نے سوچا بھی کیسے کہ اسے یہ گھر مجھے واپس کرنا ہے۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے کیسے سوچ لیا کہ مجھے اپنے کیے پر شرمندہ ہونا چاہیے اور اس سے معافی مانگنی چاہیے اس کے اندر اتنی بہادری تھی کہ وہ خود مجھ سے کہہ رہی تھی کہ میں اس سے معافی مانگو اور میں اس کی بہادری سے متاثر ہو کر اس کے آگے ہاتھ جوڑ بیٹھا۔

میں نے بہت سوچا اور پھر مجھے احساس ہوا کہ ایسی ہی لڑکی کی مجھے تلاش تھی جو اتنی بہادر ہوں جو اتنی خوددار ہوں جو میری آنکھوں میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھ سے بات کرے۔

www.novelsclubb.com

وہ میرے سامنے بولتی نہیں تھی لیکن جب اس نے بولنا شروع کیا تو میرے پاس کچھ بولنے کے لیے رہا ہی نہیں۔

مجھے لگتا تھا کہ صرف مجھے ہی اس گھر میں بولنا آتا ہے صرف میں ہی صحیح ہوں اور صحیح فیصلہ کرتا ہوں۔ باقی سب غلط ہیں۔ گھر میں کسی کی بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ مجھ سے کہہ سکے کہ میں نے یہ کام غلط کیا ہے۔ میں غلط بھی کرتا تھا تو مجھے احساس نہیں ہوتا تھا کہ میں غلط کر رہا ہوں کیونکہ مجھے یہ احساس دلانے والا کوئی تھا ہی نہیں۔

جب میں نے اس سے اظہار محبت کی تو میں اس کے بعد صحیح سے سو نہیں سکا۔ کیونکہ مجھے میری ماں کا خیال آ رہا تھا۔ میں اندر ہی اندر اپنی ماں سے شرمندہ تھا اور ان کے خیال سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔ کہ میری ماں مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ تم نے اس لڑکی سے محبت کا اظہار کیا جس کی ماں کی وجہ سے میرا گھر تباہ ہوا۔ جس کی وجہ سے میں مر گئی۔ اور تم اسی لڑکی سے آگے اظہار محبت کر کے آئے ہوئے؟

www.novelsclubb.com

نہ جانے کتنی دن تک میرے اندر یہ جنگ چلتی رہی۔اب مجھے ایک انتخاب کرنا تھا۔یعنی اپنی ماں اور رابیل میں سے کسی ایک کا انتخاب۔۔اور میں حیران تھا میں نے رابیل کا انتخاب کیا تھا۔میں اپنی ماں کے خیال سے نظریں چراتا رہا۔

پھر رابیل گھر چھوڑ کے چلی گئی، تو مجھے بہت دکھ ہوا یعنی کہ جس لڑکی کی محبت میں آکر میں نے اپنی ماں کے خیال سے نظریں چرائی تھیں وہ لڑکی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔

میری ماں کا عکس بار بار میرے سامنے آتا تھا اور وہ مجھ پر ہنستی رہتی تھی کہ دیکھو عبدالہادی وہ تو تمہاری محبت کو ٹھکرا کر چلی گئی۔تم نے اس کی خاطر میرا خیال نہیں کیا۔دیکھو اس لڑکی نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔

www.novelsclubb.com

مجھے اپنے کیے پر ندامت ہونے لگی۔مجھے اپنے اظہار محبت پر ندامت ہونے لگا۔میں اس جذبے پر شرمسار تھا جو رابیل کے لئے میرے دل میں اٹھا تھا۔

لیکن میری یہ ندامت اس پل ختم ہو گئی جب رابیل نے اپنی عزت نفس کو بھلا کر میرا انتخاب کیا تھا۔

مجھے محسوس ہوا کہ میری ماں وہاں کھڑی مجھے دیکھ رہی ہے۔اُن کا عکس میں واضح دیکھ رہا تھا۔میں اور میری ماں کا عکس دونوں رابیل کے جواب کے انتظار میں تھے۔

جب رابیل نے کہا۔۔عبدالہادی۔۔تب میں نے فاتحانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر اپنی ماں کے عکس کو دیکھا۔وہ بھی میری خوشی میں خوش ہو گئیں۔اُن کا عکس مجھے دعائیں دیتا ہوا غائب ہو گیا۔

ختم شد۔

www.novelsclubb.com